إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

(غالب)

تا ز دیوانم کہ سرمست سخن خواہد شدن ❁ این می از قحط خریداران کہن خواہد شدن

کوکبم را در عدم اوج قبولی بودہ است ❁ شہرت شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

گلزار بادشاہ

تصنیف لطیف شاعر نازک خیال سخن سنج شیریں مقال

عالیجناب الحاج خطیب قادر بادشاہ صاحب بادشاہ مرحوم

رئیس وانمباڑی ضلع شمالی ارکاٹ

برادر بزرگ جناب نواب امین جنگ مولوی احمد حسین صاحب بہادر سی ایس آئی چیف سکریٹری حضور نظام خلد اللہ ملکہ

مرتبہ

جناب محمد اسمٰعیل سیٹھ صاحب المتخلص بہ معصوم ساکن مدراس

باہتمام خاکسار خطیب محمد عبد الرشید عفی عنہ فرزند مصنف مرحوم

سنہ ۱۳۳۷ھ

در مطبع نافع مدرس مطبوع گردید

فہرست مضامین گلزار بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترانۂ حمد الٰہی مین عندلیب خامہ سبز ہو رہے ہے جسنے گلزار سخن کو سرسبز و شاداب کیا اور نوع بشر کو اوس سے مستفید فرمایا شجر حجر سے اوسکے مدح سرائی کی شان نمایان مرغان چمن اسکی نغمہ سرائی مین تر زبان ہین جل جلالہ عم نوالہ نعت رسول مقبول مین زبان خامہ کا کیا یارا کہ لب کشائی کرے جسنے اپنے اعجاز سخن سے اقطاع عالم کو مسخر کرلیا اور اعداے دین کو اپنی سحر بیانی سے مطیع بنالیا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد خاکسار خوشہ چین ارباب علوم محمد اسمٰعیل متوطن ارباب علم و فن اور دلدادگان سخن کی خدمت مین عرض پرداز ہے چونکہ عرصہ دراز سے مجھے مصنف رسالہ ہذا کی ہمنشینی کا فخر حاصل ہے اور وہ میرے شفیق دوست اور میرے مونس و ہمدم تھے لہذا اونکے پاکیزہ خیالات اور نفیس جذبات سے مین جسقدر متاثر ہوا ہون غالبًا اوسکا ذکر بیان بیجا نہوگا نیز اونکی طبعزاد کو روشنی مین لانا ہی ایک ضروری امر ہے تاکہ ناظرین کو اونکے کلام کا موازنہ کرنے مین سہولت حاصل ہو اونکی پاک اور بے لوث زندگی کبھی لہو و لعب مین صرف نہوی مذہبی امور مین ایسے منہمک تھے کہ دنیاے فانی کی ذرہ بھر وقعت اونکے دل مین نہ تھی اگرچہ دنیا اونکے قدمون کے تلے تھی اور خدا نے اونکو مال و دولت سے سرفراز کیا تھا۔ مگر وہ حب دنیا سے ہمیشہ متنفر تھے مستحقین کو ہمیشہ اپنے بذل و ایثار سے فائدہ پہنچاتے تھے قومی کامون مین بہت بڑا حصہ لیا کرتے تھے اور بہت سی انجمنون کو اونکی

بنش بہا تائید کا فخر حاصل ہے بلکہ شہرہ انبارڈی ہیں بعضے انجمنوں کا وجود بہی انہیں کے دم سے ظہور پذیر ہوا صوم وصلوات کی پابندی اخیر دم تک قائم رہی اونکا مزاج افراط وتفریط سے بری تہا نہ وہ دقیانوسی خیالات کے بزرگ تھے کہ پرانی لکیر کے فقیر بنکر جدید تعلیم سے متنفر ہیں اور نہ جدید خیالات سے ایسے متاثر کہ مذہب کو خیرباد کہدیں بلکہ خیر الامور اوسطہا اونکا طغرائی امتیاز تہا مذہبی ضرورت اونکے پاس مقدم تھی اوسکے بعد بقدر ضرورت امور دنیوی کو ختیار کرنے اور انگریزی زبان حاصل کرنے مین چندان قباحت نہتی جسکا ثبوت جابجا اونکے اشعار سے ملیگا عجز وانکسار کا جوہر اونکی طبیعت سے نمایان تہا غرض خوشنودی خدا مین اونکی عمر بسر ہوئی اور خوف خدا اونکے دلمین جاگزین تہا چنانچہ وہ خود فرماتے ہین۔ ؎

اے بادشہ امیدین یون تو بہت ہین لیکن ہے حسن خاتمہ کی کافی امید واری

تقریبًا تین سال کا عرصہ ہوا کہ وہ جان بحق ہوے خداوندکریم اونکی پاک روح کو اعلیٰ علیین مین جگہ دے شعروسخن مین وہ اعلیٰ درجہ کی مہارت رکہتے تھے ہر ہر شعر اونکے دلی جذبات کا مرقع ہے مذاق سخن اونکا فطری عطیہ تہا اس سے پہلے اونکے دو دیوان شائع ہوکر بقائے دوام کا سرٹیفکیٹ حاصل کرچکے ہین۔ اونکی شہرت عالمگیر ہے یہ اونکے متفرق کلام کا مجموعہ ہے جو بعد وفات مصنف مرحوم ترتیب پایا جسمین ہر قسم کا مذاق اور سامان دلچسپی موجود ہے اس دیوان مین آپ تین قسم کے اشعار پائینگے ایک تو وہ جس مین بلند پروازی اور شوکت الفاظ کے ساتھ حسن بیان اور سلاست زبان کی شان نمایان ہے دوسرے اشعار وہ ہین جس مین سلاست بیان کیساتھ استعارات بدیع اور حسن بندش کو سادگی کا لباس پہنایا گیا ہے اور وہ اغراق وغلو سے مبرا ہین تیسرے اشعار وہ ہین جسمین نہ بلند پروازی ہے نہ دور از کار تخیل ہے نہ استعارات بدیع مین ہان حسن بیان اور سلاست زبان کیساتھ عام فہم الفاظ مین صرف اپنے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے جیساکہ وہ خود فرماتے ہین ؎

صرف اظہار خیالات دلی مقصود ہے بادشہ کا شاعری سے ورنہ کیا ہے مدعا

کلام فارسی ایک ہی سانچے مین ڈہلا ہوا ہے اور اپنی دلاویزی مین کشش کہربائی کا اثر رکھتا ہے جس سے مذاق سخن رکہنے والے حظ وافر اٹھا سکتے ہین آپ حیران ہونگے کہ اردو اشعار مین استقدر تبدیلی کیون واقع

ہوی اس سے یہ نہ سمجہا جائے کہ اونکے وسعت خیالات مین کمی آگئی یا جلات طبع باقی نرہی بلکہ وہ جمیع اصناف سخن پر قادر تھے اونکے خیالات ترقی پذیر تھے اونکے جذبات کا دریا موجزن تہا باوجود اوسکے اونکی یہ روش اونکی صداقت شعاری پر مبنی تھی اسلیئے کہ وہ فرضی عشق کے پارینہ داستان کو خیرباد کہہ چکے تھے اغراق و غلو سے طبیعت متنفر ہو چکی تھی یہ نہ کسیکے عاشق نہ اونکا کوئی معشوق مگر شاعری کی بدولت فرضی حسن و عشق کے اشعار مین ایک مدت تک زور طبیعت دکہایا گیا جس کا ثبوت اونکے اگلے دو دیوان سے ملسکتا ہے اگرچہ اونمین بھی نعتیہ اشعار کا ذخیرہ بہت کچھ ہے اور وہ بھی اپنی نرالی شان کیساتھ کیونکہ عشق حقیقی کا ذوق انکی طبیعت مین موجود تھا۔ خدا کی شان کہ ابہی عالم شباب باقی تہا اور اونکی طبیعت نے پلٹا کہائی فرضی عشق کی فرسودہ داستان سے تائب ہو گئے اور عہد کرلیا کہ سوائے حمد و نعت اور نصائح کے کچھ نہ لکھونگا جیسا کہ وہ خود فرماتے ہین ؎

حمد ہو نعت ہو یا کوئی نصیحت ہو رقم   بادشہ کی نہ کوئی اور سخندانی ہے

اس عہد کو اخیر وقت تک نباہا اور خلاف عہد ایک لفظ بھی اونکی زبان و قلم سے نہ نکلا مطبوعہ دیوان کے سوائے جسقدر اشعار اس مذاق مین لکھے گئے تہے یا تو چاک کر دئے گئے یا ردی کے نذر ہوے۔ بڑی تجسس کے بعد دو غزلیات جو ردی کی ٹوکری سے برآمد ہوے نمونتًا درج کئے گئے غرض ایک قلیل مدت تک نعتیہ اشعار کا رنگ وہی تہا جس سے اونکی خصوصیت نمایان ہوتی تہی جن کو مین نے پہلے قسم کے اشعار مین شمار کیا ہے۔ لیکن چونکہ ابتدا سے اونپر مذہبی رنگ چڑہا ہوا تہا لہذا رفتہ رفتہ انھون نے دور از کار تخئیل کو خیرباد کہدیا اور انداز بیان کو سادگی پر منحصر رکھکر اغراق و غلو سے اپنے قلم کو باز رکہا فی الحقیقت دور از کار تخئیل سے ایسی الجہنین پیدا ہو جاتی ہین کہ شعر کی غرض فوت ہو جاتی ہے بات وہی کہنی چاہیے جو کوئی مفید نتیجہ پیدا کرسکے معمولی باتون مین نتیجہ خیز مضامین پیدا کرنا ہی شاعری کا مابہ الامتیاز ہے دوسری بات جو اونکے دل مین پیدا ہوی وہ یہ کہ رضائے الہی اور خوشنودی رسول کے احاطے سے قدم باہر نہو چونکہ اونکے کلام کی شہرت اقطاع ہند مین پہیل چکی تہی لہذا وہ اس خواہش سے بھی بے نیاز ہو چکے تھے بلکہ طلب شہرت سے متنفر ہو چکے تہے اپنے تازہ کلام کی بنیاد صداقت شعاری پر رکہی اور اغراق و غلو

سے اجتناب اختیار فرمایا وہ جانتے تھے کہ حسن کلام کو ان باتوں کی ضرورت نہین چنانچہ وہ خود فرماتے ہین۔

حسن اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت بادشاہ — سادگی کو فخر ہے بالکل مرے اشعار پر

اونکو اپنی صداقت شعاری پر یقین تہا کہ وہ رنگ لائے بغیر نہ رہیگی اور اب نہین تو میرے بعد ضرور اوسکو فروغ حاصل ہوگا چنانچہ وہ خود فرماتے ہین

بادشہ فکر ہے کیا گر نہین اب قدر سخن — خلق کو میرے سخن کا ہے مزہ میرے بعد

جیتے جی قدر سخن ہوتی ہے کب ای بادشاہ — بعد میرے ہونگے سب میرے سخن کے قدردان

قدر سخن نہین اب ای بادشاہ کیا غم — یک روز قیمتی ہو ہر ہر سخن ہمارا

یہ اونکی پشینگوئی تھی جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی اور لوگ اونکے ہر ہر سخن کی قدر کرتے ہین نعتیہ اشعار کے ذوق کا یون اظہار کرتے ہین۔

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی بادشہ مجھکو — کہان رجحان تھا یون نعتیہ اشعار سے پہلے

بادشہ مین نہ لکھونگا کبھی جز نعت نبی — سارے اشعار ہین اس سانچے مین ڈھلنے والے

وہ اپنی تبدیلی خیالات کو بھی محسوس کرتے تھے اور جانتے تھے کہ کذب و غلو کے دلدادون کو میرا طرز بیان پسند نہ آئیگا مگر اونکو اسکی پروا نہتی چنانچہ متعدد اشعار مین اسکا ذکر ہے جس مین سے چند اشعار نقل کرتا ہون

سادگی پر منحصر تیرا سخن ہے بادشاہ — واقعی ہے بات لطف بیان کچھ بھی نہین

اغراق اور غلو اور جدت نہین ہے اسمین — مرغوب شاعران ہو کیونکر بیان ہمارا

لطف کیا اہل تکلف کو ملے اے بادشاہ　　بے تکلف بے تصنع ہے ترا ہر یک سخن

ـــه

مجھے معذور رکھیں باغ سخن کے گلچیں　　پہول گر کذب غلو کے مرے داماں میں نہیں

ـــه

سخن بادشہ کا ہے بس سیدہا سادہ　　یہ سچ ہے کہ لطف بیان کچھ نہیں ہے

غرض اونکو منظور نہ تھا کہ بوسیدہ خیالات کو اپنے دماغ میں جگہہ دیجاے ورنہ وہ قلم کے دہنی تھے خیال آفرینی میں وہ کسی سے کم نتھے وہ نہ صرف شاعر تھے بلکہ مضمون نگاری میں بھی ید طولی رکھتے تہے وہ ناظم شیرین زبان تھے تو نثار جادو بیان بہی تھے چنانچہ اکثر مضامین اونکے مختلف اخبارات میں شایع ہوا کرتے تہے اونکی تصنیف یادگار بادشاہ میں چند مضامین داخل کئے گئے ہیں۔ وہ نہ صرف فرضی شاعری کو ترک کیے بلکہ ایسی شاعری کی مذمت لکھنی شروع کردی جسمیں اونکے بہت سے اشعار موجود ہیں پہر شعرا کو نصیحت کیگئی ہے کہ ایسی شاعری سے باز آئیں اوسکے چند اشعار حسب ذیل ہیں ـــه

عشق جو سچا ہے مثل روز روشن ہے عیاں　　عشق فرضی تو نمونہ ہے شب دیجور کا

ـــه

مجنوں چھوڑ دو جہوٹے فسانے　　پڑہو قرآن اور تفسیر دیکھو

ـــه

گیا وہ اگلا زمانہ و شاعری بہی گئی　　قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں

ـــه

ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل　　پاک ہر موجو جدا ہم سے شریعت ہوجائے
چھوڑیں یکلخت وہ بوسیدہ خیالات کہنے　　فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہوجائے

ـــه

کرو سچی محبت شاعرو تا نفع ہو تم کو　　بھلا کیا پاؤگے عشق بتان میں مبتلا ہوکر

ع

پاک فرضی عشق سے ہے بادشہ کی شاعری　　مجھسے انکے رنگین مزاج لطف کیا پائینگے آپ

ع

ہتوں پر سب فدا ہین ہم فدا اپنے پیمبر پر　　کیا کا میرے دلپر کچھ اجارہ ہو نہین سکتا

ع

مجھے کیا کام فرضی عشق سے اور فرضی دلبر سے　　مین سچا ہون مجھے سچی محبت ہے پیمبر سے

ع

ہم مین نیاز مند نبی ہمکو کیا ضرور　　فرضی بتون کے ناز جو بیجا اوٹھائے

ع

خیالی شاعرون سے دور مداحان حضرت ہین　　یہ مشتاق نبی اور وہ بتون کے مبتلا ٹھہرے

تیسرے قسم کے اشعار وہ ہین جو اپنی خلاف خواہش اون لوگون کی درخواست پر لکھے گئے جو سخن شناس اور ذی علم تھے ان اشعار مین نہایت بے تکلفی سے کام لیا گیا ہے جسکا ثبوت اونکے مندرجہ ذیل اشعار سے ملسکتا ہے ع

روکھا پھیکا ہے بادشہ کا سخن　　کیا جمے رنگ اسکا محفل مین

استعارہ ہے نہ تشبیہ سخن مین تیرے　　بادشہ لطف سخن تو نے مگر چھوڑ دیا

ان تمام باتون سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ یہ اونکا اختیاری امر تھا۔ ورنہ وہ بلند پروازئ فکر مین کسی سے کم نتھے غرض مختلف طبائع کیلئے اونکا مختلف کلام موجود ہے جس سے ہر مذاق کے لوگ استفادہ حاصل کر سکتے ہین۔ بخلاف اونکے اگلے دو دیوان کے جو جملہ اشعار ایک ہی رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین نعتیہ کلام نے اونکے رہوار شوق پر تازیانے کا کام کیا اور عشق رسول کا رنگ ایسا چڑہا کہ زیارت روضۂ اطہر کے تمنا مین وارفتہ ہو گئے۔ اونکے نعتیہ اشعار بھی یا تقلیدی نہین بلکہ بیتابئ عشق اور طلب صادق کے جذبات سے لبریز ہین جو مشتاقان سخن کے دلپر نشتر کا کام کرتے ہین غرض ایک قلیل مدت کے بعد وہ بڑے ارمان سے عازم بیت اللہ ہوئے اور پھر روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اثنائے

سفر مین بہت سے اشعار لکھے ہین جسمین اونکے جذبات صادق کا اظہار ہے۔ بارگاہِ نبوی مین کمال سوز و گداز کیساتھ نعتیہ اشعار پڑھکر اپنی رقت قلب کا اظہار کئے ہین جو اس مجموعہ مین سب کے سب درج ہین دیباچے مین اوسکی گنجایش نہین ایک سفرنامہ بہی مرتب ہوکر شایع ہوچکا ہے جو سفر حجاز کے نام سے موسوم ہے۔ ۹ ماہ کے سفر کے بعد وطن کو مراجعت فرماتے اونکو تو یہ خیال تھا کہ اپنا دلی مقصد پورا ہونیکے بعد دل کو سکون حاصل ہوگا مگر برخلاف اوسکے اونکے جذبات کو چہیڑ ہوگئی آتش عشق بھڑک اٹھی رشتہ صبر ہاتھ سے جاتا رہا اور تادم مرگ یہ پشیمانی تہی کہ جوار رسول سے کیون جدا ہوا اوسی قلق نے اونکو دوبارہ اس مقدس سفر پر آمادہ کیا۔ مگر افسوس کہ اونکی تمنا پوری نہوی اور حسرت اپنے ساتھ لیگئے کیونکہ اونکا مزاج سخت علیل ہوگیا بارہا شوق نے آمادہ کیا۔ مگر امراض جسمانی نے باز رکہا۔ اظہار بیتابی اور دوبارہ شوق زیارت مین جو اشعار لکھے گئے ہین وہ قابل دید ہین جسکے ملاحظہ سے ایک سچا مومن تڑپے بغیر نہین رہ سکتا منجملہ اون کے چند اشعار حسب ذیل ہین ~

خدا کے واسطے اب اے اجل اتنی نہ جلدی کر
مدینے کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے

~

دوبارہ جاکے جب پہنچون مدینہ
کرونگا نالہ و فریاد کیا کیا

~

بلوالو پہر دوبارہ مدینے مین یا نبیؐ
ارمان بہت یہ بادشہ خستہ جاں کے ہین

~

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اوسجا مر سکے
ہائے کیا پایا تھا ہم نے ہم کیا جاتا رہا

~

ملک یثرب مین مجہے آئے اگر خواب اجل
مین کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر

~

ضعیفی مین لے بادشہ غم یہی ہے
رہا مین نہ یثرب کو جانے کے قابل

~

ہر آن تیرے شوق زیارت مین بابگی — سیماب کے طرح ہے مرا بیقرار دل

۵

دوبارہ دیکھہ لون آنکھون سے مین روضہ پیمبر — کوئی ارمان نہین دلمین یہی ارمان باقی ہے

۵

مین مدینہ جاکے آیا مرا مدعا نہ پایا — نہ تھے یہ نصیب میرے کہ وہان مزار ہوتا

۵

مجھے ہو یقین اگر دم ترے در پہ ہو رسائی — مری زیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا

ان اشعار سے اونکے دلی اضطراب او رحسرت کا اندازہ کرسکتے ہین پیشتر اونکو اپنا کلام ترتیب دینے کا خیال نتھا اور نہ چندان اوسکی حفاظت کیگئی چیدہ چیدہ کاغذون پر لکھا ہوا کلام کبھی کسی کاغذی بکس مین ڈالدیتے اور کبھی اوسکو یون ہی چھوڑ دیتے جو گم ہوجاتا۔ غرض اونکا بہت سا کلام تلف ہوگیا باقیماندہ کو سنہ ۱۹ء مین ترتیب دینے کا خیال پیدا ہوا۔ اپنے منتشر کلام کو باقاعدہ دفتر مین انھون نے درج کرنا شروع کیا۔ دیباچہ بھی لکھا گیا نام بھی تجویز ہوا **گلزار بادشاہ** انہین کا تجویز کیا ہوا نام ہے۔ جو سر ورق پر لکھا گیا ہے کچھ پانچ صفحے لکھے گئے کہ سفر حج درپیش ہوا جس سے ترتیب دیوان کا کام ملتوی ہوگیا دوبارہ بعد زیارت روضۂ مبارک پھر اسکی ترتیب مین مصروف ہوے اور اسکا دوسرا دیباچہ بھی لکھا گیا مگر دو چار صفحے لکھنے نہ پائے کہ ضعف بصر مین مبتلا ہوگئے اوسکے بعد قلیل عرصہ مین راہی عقبیٰ ہوئے۔ کام پورا نہوا تھا نہوا جون کا تون رہگیا اونکے لکھے ہوے ہر دو دیباچے درج کیے گئے ہین بعد اونکے انتقال کے جناب خطیب محمد عبد الرشید صاحب نے بمصداق اس شعر کے ؏
اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ اس کام کو اپنے ہاتھ مین لیا۔ یہ مرحوم کے لائق اور اکلوتے فرزند ہین۔ جو انوار سعادت سے بہرہ ور ہونے کے علاوہ لیاقت اور فراست مین بھی مرحوم کے سچے جانشین ثابت ہوئے اونھون نے صرف اونکے محفوظ کلام کو ترتیب نہین دیا بلکہ غیر محفوظ کلام کو بھی فراہم کرنے مین جو جانفشانی اون سے ظہور پذیر ہوی وہ مستحق داد اور سزاوار تحسین ہے انہون نے

مکان کا گوشہ گوشہ چھان ڈالا۔ اور کتب خانے کے ہر ہر کتاب کی ورق گردانی کیگئی جس سے بہت سا
کلام برآمد ہوا تجارتی کوٹھی کے ردی کاغذون کا انبار بھی دیکھے ہاتھ سے نہ بچا اور وہان سے بھی کچھ کلام
دستیاب ہوا علاوہ اوسکے پریس کتب اخبارات ماہواری رسالاون سے بھی کچھ کلام ملا جو اونکے پاس موجود نہ تھا
شعرا اور مرحوم کے احباب سے بھی کچھ کلام فراہم کرنے مین کوتاہی نہ کیگئی۔ بیرونجات کے احباب سے بذریعہ خطوط کچھ
کلام منگایا گیا غرض کامل یک سال تک کوئی کوشش ایسی نہتھی جو باقی رکھی گئی ہو اون کے تائب ہونیسے پہلے
کا عشقیہ کلام بالکل محفوظ نہتھا بڑی تجسس کے بعد صرف دو غزلین دستیاب ہوئین جو درج رسالہ کی گئین۔ نثر مضامین سے
صرف چار مضمون ملے جس مین دو مضمون تو محفوظ تھے اور دو رسالہ ترقی تجارت مدراس سے نقل کئے گئے۔ الحمدللہ
کہ اون کے لائق فرزند کی محنت ٹھکانے لگی جو مرحوم کے روح کی خوشنودی کا باعث
ہے بیشک سعادتمند فرزندون سے یہی امید رکھنی چاہیئے ع این کار از تو
آید و مردان چنین کنند۔ ناظرین سے التجا ہے کہ اس رسالے
سے مستفید ہونیکے بعد مصنف مرحوم کو دُعائے
خیر سے یاد فرمائین

پ

دیباچہ از مصنف

افسر فرق سخن ہے حمد خلاق جہان　　لمعہ حسن بیان نعت رسول انس و جان
بھیجئے روح پیمبر پر درود ای بادشاہ　　روز و شب ہر ایک ساعت ہر زمان ہر ایک آن

اما بعد بندۂ ہیچمدان کمج مج بیان خاکسار خطیب قادر بادشاہ متخلص بہ بادشاہ ارباب سخن کی حذمت مین عرض رسا ہے قبل سکے کہ مین اس نسخے کی وجہ تصنیف بیان کرون مناسب سمجھتا ہون کہ کچھ اپنے حالات مجملاً قلمبند کرون اگرچہ اس سے موجودہ ناظرین کیلیئے کوئی فائدہ متصور نہین بلکہ بعض لوگ اسکو خودستائی اور تعلی پر محمول فرمائینگے مگر مین انکو یقین دلاتا ہون کہ ہرگز ہرگز میرا یہ منشا نہین بلکہ آئندہ آنیوالی نسلین اس سے مستفید ہونیکی امید نے مجھے اسکے تحریر پر مجبور کیا ورنہ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی میرا اور میرے آبا و اجداد کا وطن وانمباڑی ہے جو قلمرو مدراس کے ضلع سلیم کی ایک بستی ہے جسکی آبادی از روئے مردم شماری سرکار سنہ ۱۹۰۱ء سولہ ہزار ہے میرے حقیقی چھوٹے برادر مولوی احمد حسین صاحب یم۔ اے۔ بی یل فی زماننا اعلیحضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے سرکار مین معتمد پیشی کے معزز عہدہ پر تین (۳۰۰۰) ہزار روپیہ کے تنخواہ سے مامور ہین سرکار نظام سے اونکے تعلق کی مدت تا الی الآن تقریباً ۱۸۔ اٹھارہ سال ہے اسکے آگے دو ڈہائی سال تک برادر موصوف گورنمنٹ انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ کے خدمت سے ممتاز تھے غرض اپنی خداداد ذہانت و لیاقت سے انکا اس اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا نہ فقط میرے لئے بلکہ میرے تمام اہل وطن کیلیئے باعث فخر ہے تحصیل زبانِ انگریزی مین انھون نے جو کچھ محنت کی اوسکا عمدہ ثمرہ انکو حاصل ہوا۔ میرے آبا و اجداد کا پیشہ خطابت و قضاوت اور تعلیم و تدریس تھا میرے والد ماجد حضرت خطیب حاجی محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی نے اس پیشہ سے قطع تعلق کرکے تجارت پارچہ آغاز کی۔ مدراس مین گریننگ گلی مشہور ہے جسمین ہزارون لاکھون روپیونکی تجارت پارچہ ہوتی ہے اسکے بانی مبانی میرے والد بزرگوار ہین یعنے انھون نے سنہ ۱۸۵۸ء مین پہلے وہان تجارتی کوٹھی قایم کی اگر اس مقام کی تجارت کو مثل عمارت فرض کیجئے تو اسکا بنیادی پتھر گویا میرے والد ماجد کا رکھا ہوا ہے اونکا

ظل حمایت میرے سر پر ہنوز قایم ہے خدا کرے کہ تا دم زیست یون ہی قایم رہے عمر انکی اسی سال سے متجاوز ہے خاصکر تجارتی ابواب مین جو مہارت اور تجربہ اونکو حاصل ہے اسکے تمام خاص و عام معترف ہین مین بھی ابتدائے عمر سے تجارت کیطرف مائل رہا شہر مدراس مین جناب ساہوکار الحاج قادر محی الدین صاحب مرحوم کے پارچہ کے کوٹھی مین چند سال تک شریک رہا بعد اسکے ساہوکار موصوف اپنے جلیل القدر خسر ملک التجار الحاج محمد بادشاہ صاحب مرحوم کے طرف سے کڑپہ مین خریدی نیل کے ایجنٹ مقرر کیئے گیئے اور مجھے بھی کڑپہ کو ہمراہ لیگیئے ہر سال دس بارہ لاکھ روپیون کی نیل وہان خرید کیجاتی تھی غرض ساہوکار ممدوح کے تمام داد و ستد اور کاروبار کا مین ہی معتمد تہا جو کچھ اونسے بطور کمیشن سالانہ ملا کرتا تھا وہی میرا ذریعہ معاش تہا تخمیناً تیس سال تک مین اس کام پر مامور رہا مجھہ پر ساہوکار ممدوح کی نہایت درجہ کی شفقت تہی اور وہ میرے بڑے محسن تھے اونکے عمر کے اخیر حصہ مین تجارت نیل مین بالکل کاہلی آگئی اسلیئے اُن سے قطع تعلق کرکے پھر مدراس کے اُسی گڈنگ گلی مین جسجگہ میرے والد ماجد نے تجارت پارچہ کی ابتدا کی تھی مین نے سنہ ۱۸۹۷ء مین مختصر پیمانہ پر ایک کوٹھی تجارت پارچہ کی اپنے نام سے کہولی ہے تقریباً آٹھہ سال سے کاروبار اسکا جاری ہے یون تو میرے متعدد اولاد کمسنی مین قضا کرگیئے مگر انمین میری ایک اٹھارہ سال کی دختر عین عالم شباب مین بعارضہ طاعون انتقال کی جسکا داغ مفارقت میرے دل پر تا دم مرگ باقی رہیگا دختر مذکور کے وفات کا قطعہ تاریخ اس نسخہ مین درج ہے فی الحال میرے دو اولاد ہین ایک میری بڑی دختر جسکی شادی جناب ملک التجار الحاج محمد بادشاہ صاحب مرحوم کے فرزند محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب سے سنہ ۱۳[illegible] ہجری ماہ ذیحجہ مین ہوی تھی خدا کے فضل و کرم سے اوسکے اولاد بھی ہین اور ایک میرا فرزند جسکا نام برخوردار خطیب محمد عبد الرشید ہے جسکی شادی مین نے سال گزشتہ کردی تھی مادۂ تاریخ نکاح خطیب عبد الرشید ۱۳۲۱ھ ہے علاوہ اردو اور فارسی کے انگریزی مین مٹرکیولیشن کے درجہ کی لیاقت رکھتا ہے اور یہی تجارتی کوٹھی کے کاروبار مین مصروف ہے جسکا ذکر ہوچکا۔ ناظرین سے امید ہے کہ مجھے اور میرے اولاد کو دعائے خیر سے محروم نفرمائینگے۔ تجارت پارچہ آغاز کرنے کے ایام مین میرے والد امجد ایک عرصہ دراز تک معہ اہل و عیال مدراس مین اقامت گزین تھے اسلیئے میرا اور میرے برادر مرحوم مغفور عبد القدیر کے عمر کا بڑا حصہ مدراس مین منقضی ہوا ہم دونون کی تعلیم و تربیت اسی مقام مین ہوی یون تو عالم طفلی مین متعدد استادون سے مین نے سبق لیا تھا

مگر خاصکر جن سے فارسی درسی کتب مین نے طے کئے اور جن سے فن انشا مین نے حاصل کیا اونکا اسم گرامی حضرت مولنا مولوی سید مرتضیٰ صاحب نور اللہ مرقدہ ہے حضرت ممدوح نواب کرناٹک کے مدرسۂ اعظم مین مشاہیر اساتذہ سے تھے اور اونکو اعلیٰ درجہ کا فضل و کمال اور تبحر و استعداد خدا نے عنایت کی تھی مین نے بتاریخ ۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۲ ہجری حضرت سید شاہ محمد امین الدین حسینی چشتی القادری المعروف بہ حضرت صاحبجو صاحب مدظلہ العالی ساکن مدم پٹی متصل ترپاتور سے سلسلۂ قادریہ مین بیعت کی چونکہ حضرت ممدوح کے والد امجد سے میرے والد نے بھی بیعت کی تھی اور اکثر میرے اجدادی بزرگونکا سلسلۂ بیعت اونکے ہی خاندان مین مدت مدید سے جاری ہے علاوہ اوسکے حضرت ممدوح کو مین نے علوم باطنی مین یگانہ پایا اونکے ارشاد و ہدایت مین کوئی امر خلاف شریعت نظر نہ آیا اسلیئے میرے دل نے اس شرف سے محروم رہنا نہ چاہا۔ میری عمر فی الحال باون سال کی ہے افسوس کہ مین نے اپنے گران مایہ عمر کی کچھ قدر نہ کی نہ مجھ سے احکام الٰہی کی پوری تعمیل ہوی نہ مین نے اپنے قوم کی فلاح کے قدمے درمے کوئی تائید کی بالکل میری عمر اس شعر کے مصداق رہی ۔ ؎

عمر عزیز ماست کہ بر بادمی رود   دانی کہ بر سمند سبکرو سوار کیست

ہان کم سے کم تیس سال سے مجھے شعر و شاعری کا شغلہ ہے اس شغلہ کے بطفیل جو نمایان کام ہوا وہ یہی ہے کہ مین نے یہ تین کتاب تصنیف کئے۔ دیوان بادشاہ۔ یادگار بادشاہ و جوہر خیال۔ یہ تین کتاب وقتاً فوقتاً زیور طبع سے مزین ہوکر شائع ہوگئے۔ علاوہ اسکے بعض بعض اوقات میرے قومی مفید مضامین اور تاریخین بعض شمالی ہند کے اخبارات۔ کرزن گزٹ۔ وکیل۔ وطن مین اور جنوبی ہند کے اخبارات مخبر دکن۔ نیر آصفی تحفۂ قیصری شمس الاخبار مین طبع ہوا کرتے تھے اب یہ چوتھی تصنیف ہے جسکو مین ناظرین تمکین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اسکا نام مین نے **گلزار بادشاہ** رکھا ہے اس نسخے مین ان تمام نظمون کو مین نے فراہم کیا ہے جو بعد طبع یادگار بادشاہ و جوہر خیال موزون کئے گئے تھے اس مین نہ کسی فرضی حسین کے حسن و جمال خط و خال کی داستان ہے۔ نہ کسی کے فراق و وصال عشق و عاشقی کا بیان ہے مین نے عرصہ دراز سے عشقیہ اشعار کا لکھنا ترک کردیا ہے لسان الغیب خواجہ حافظ شیراز کا یہ شعر میرے مدنظر رہا ۔ ؎

چون پیر شدی حافظا از میکدہ بیرون شو   رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

صرف دو ہی امر تھے جو مجھے اس نسخہ کے مرتب کرنے پر مجبور کئے پہلا امر جن دوست احباب کے شادی و غمی کے مین نے تاریخین لکھے ہین چونکہ انکے پاس ان کو ہمیشہ کا محفوظ رہنا دشوار امر ہے اگر کسی واقعہ کا سنہ دریافت کرنا مقصود ہو تو یہ مجموعہ فی الفور اوسکی ضرورت کو پوری کرسکتا ہے۔ دوسرا امر جن کی طبیعتون مین خدا نے سخن فہمی کا مادہ عطا فرمایا ہے اس مجموعہ کا کوئی ایک شعر یا کوئی ایک مصرع یا کوئی لفظ انکے پسند آجائے تو میری محنت چیز ہونے کیلیے کافی ہے یہی وجہ تصنیف ہے اور بس ۵

قبح کے دیکھنے والے تو بہت ہین لے یار پر یہان حسن شناسان سخن تھوڑے ہین

دیباچہ دوم از مصنف

دیباچہ مذکور مین لکھے گئے واقعات کے بعد جو واقعات گزرے ہین وہ یہان درج کئے جاتے ہین بتاریخ ۲۵ آگسٹ سنہ ۱۹۰۹ء مجھے سفر حرمین شریفین کا اتفاق ہوا جناب الحاج حکیم محمد عبد العزیز صاحب ساکن مدراس اور انکے ہمراہیون کیساتھ جنکی تعداد ۳۷ تھی مین بھی ہمسفر رہا میرے ہمراہ صرف میرے اہلخانہ اور میرا نسبتی ہمشیرہ زادہ عبد الشکور نامی تھے الحاصل ہم تینونکی شمولیت سے عازمان حج کی تعداد چالیس ہوگئی حکیم صاحب ممدوح ہم سب کے میر قافلہ تھے مکہ معظمہ مین مدت اقامت پانچ مہینے مدینہ منورہ مین مدت اقامت چالیس روز تھی یہ مبارک سفر نو مہینے کے عرصے مین اختتام پایا یعنے بتاریخ ۵ جون سنہ ۱۹۱۰ء ہم سب مع الخیر و العافیہ وارد مدراس ہوے مین اثنائے سفر مین واقعات سفر قلمبند کرکے مجز دکن نامی اخبار کو بھیجتا رہا وقتاً فوقتاً میرا سفرنامہ اخبار مذکور مین شایع ہوتا تھا جسکو لوگ نہایت شوق اور دلچسپی سے مطالعہ کرتے تھے جسوقت میری اقامت مکہ معظمہ مین تھی میرے والد بزرگوار حضرت خطیب حاجی محمد قاسم صاحب کے انتقال کی خبر کدورت اثر بذریعہ تار مجھے پہنچی جو کچھ صدمہ میرے دلپر گزرا وہ حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے تمام مقامات متبرکہ مین مین نے اونکے لئے دعائے مغفرت کی اونکے وفات کی مین نے جو تاریخ لکھی اس مجموعے کے تاریخات وفات کے فصل مین مندرج ہے بعد اختتام سفر حرمین شریفین مدراس سے جب مین اپنے وطن مالوفہ یعنے وانمباڑی پہنچا تنکوہ بخار سے سخت علیل ہوگیا سلسلہ علالت ڈیڑھ ماہ تک جاری رہا شدت مرض نے تمام خویش و اقارب کو میری زیست سے بالکل مایوس کردیا تھا بارے خدا کا فضل شامل حال ہوا مزاج میرا صحت پذیر ہوا مین اپنے پاک پروردگار کا کن الفاظ مین شکریہ ادا کرون کہ اوسنے مجھے نعمت صحت سے سرفراز کیا گویا ازسرنو مجھے زندگی عطا کی ۵

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسان است قربانت شوم

حمد باریتعالیٰ جلّ شانہ

یہ نظم ایک فاضل بزرگوار کے رسالہ کیلیے بطور تقریظ لکھی گئی تھی مناسب معلوم ہوا کہ اس مجموعہ کا فتح الباب اسی سے ہو

اے خالق عرش وارض وافلاک
جہت اور مکان سے ہے تو پاک

نزدیک نہیں ہے عرش سے تو
دوری نہیں اس زمین سے تجھکو

نزدیکی و دوری و مسافت
اجسام کے ہین یہ سارے نسبت

تو جسم ہے عرض ہے نہ جوہر
محدود نہیں ہے تو اے داور

بیچون و چرا ہے ذات جیسی
ایسی ہر ایک صفت ہے تیری

ہے ذہن مین کیفیت جو ہر ایک
پاک اس سے تری صفت ہے بیشک

بیشک عالم سے تو جُدا ہے
مفہوم بھی جُدائی کا ہے

یعنے عالم کے جو ہین صفتین
ہرگز ہرگز نہیں ہین تجھمین

تیرے صفتین نہیں بعالم
کہتے ہین جدائی اسکو ہی ہم

اجسام کی جیسی ہے جدائی
ہرگز نہیں یون جدائی تیری

اجسام کی کیفیت ہر ایک دم
رکھتے ہین جو اپنے ذہن مین ہم

پس ہم جو کرین قیاس اُسپر
بیجا یہ قیاس ہے سراسر

تجنے کوئی نہ تجھ سے متصل ہے
اور تو نہ کسی سے منفصل ہے

فوق عرش برین بھی ہے تو
ہے قرب بھی بندگون سے تجھکو

اس فوق کی قرب کی حقیقت
ہمکو نہیں جاننے کی طاقت

تو ہی بھید اس کا جانتا ہے
انسان کا حوصلہ ہی کیا ہے

جیسا تیری ذات کو ہے لائق
تیری ہر ایک صفت ہے فائق

یارب تو کرم سے اپنے یکسر
توفیق ایسی ہمین عطا کر

تیرے ذات وصفت کی دایم | تنزیہ ہر ایک طرح کرین ہم

افزون ہو ہمارا فہم و ادراک | ہر حال مین اعتقاد ہو پاک

ایمان سے ہو خاتمہ ہمارا | ہے اس سے بہی بڑھکے مدّعا کیا

ایمان رہے جب ہمارا محکم | ہر طرح سے خوش نصیب ہین ہم

کر ختم سخن اے **بادشہ** اب
جو کچھ تھا ادا ہوا ہے مطلب

تاج فرق سخن ہے حمد خدا | لذت ہر دہن ہے حمد خدا

عرش و کرسی و آسمان و زمین | اختر و آفتاب و ماہ مبین

حور و غلمان و دیو جن و بشر | گوہر و لعل و بحر و نخل و حجر

تر زبان سب ہین حمد مین اسکے | دو جہان سب ہین حمد مین اسکے

ذرہ ذرہ اسی کے حمد مین ہے | پتا پتا اسی کے حمد مین ہے

ہو ادا کس سے کس کی طاقت ہے | بے نہایت ہے بے نہایت ہے

نعت بہی حمد سے نہین کچھ کم | رحمت جان ہے ذکر شاہ امم

مثل اسکے جہان مین کون ہوا | نہوا ایسا پہر نہ ہوویگا

جتنے دنیا مین انبیا آئے | جتنے حق سے وہ مرتبے پائے

ذات اقدس وہ سبکی جامع تھی | تو بفیض خدا سے لامع تھی

دین اسکا تہا ناسخ ادیان | اسکے تابع ازل سے کون و مکان

روح پر اسکے ہو صلوٰۃ و سلام
آل و صحاب پر بہی اسکے مدام

یہ غزل قومی مشاعرہ اردو سوسائٹی کیلئے لکھی گئی اور رسالہ ترقی تجارت" مدراس مین طبع ہوی

مصرع طرح - "اگر کچھ ہے تو اکدن قوم کے مٹنے کا سامان ہے"

تری توحید و یکتائی الٰہی تجھکو شایان ہے
ترے توصیف کا ہمکو نہ یارا ہے نہ امکان ہے

تو واجب اور ہم ممکن تو باقی اور ہم فانی
مبرا تو ہے سب عیبون سے ہم ہین عیب و نقصان ہے

نہ تو ہے منفصل ہم سے نہ ہم ہین متصل تجھ سے
ہے اعلیٰ تیری ہستی تیری برتر عزت و شان ہے

ترے قہر و غضب سے کوئی ہرگز بچ نہین سکتا
ہے احسان جسپہ تیرا اسپہ کُل عالم کا احسان ہے

نہ جوہر ہے عرض ہے تو نہ ہے جہت و مکان تجھکو
عیان ہے سب پہ تو لیکن نہ تجھسے کوئی پنہان ہے

نہ تو ہمسر کسیکا ہے نہ کوئی مثل ہے تیرا
ترے دریائے وحدت کا نہ ساحل ہے نہ پایان ہے

ہے تو ہی اول و آخر ہے تو ہی ظاہر و باطن
یہی فرمان ہے تیرا یہی بس اپنا ایمان ہے

تری عظمت تری قدرت تری حکمت تری صنعت
وہ وسعت رکھتی ہے جس سے ہماری عقل حیران ہے

فرشتے پا نہین سکتے ہین کنہ ذات جب تیری
ہے دعویٰ جسکو دانائی کا اسکا سخت نادان ہے

پیمبر تیرا سچا دین سچا اور تو سچا
ترے احکام سچے اور سچا تیرا قرآن ہے

عوض قومی غزل کے حمد لکھی **بادشہ** تو نے
سمند خامہ تیرا کسلئے یون آج جولان ہے

یہ غزل مشاعرۂ مدراس کیلئے لکھی گئی اور گلدستۂ خورشید مدراس مین طبع ہوئی

مصرع طرح "مثل خورشید چمکتی ہوئی پیشانی ہے"

ذات حق باقی ہے سب اسکے سوا فانی ہے
فانی چیزون سے محبت ہو یہ نادانی ہے

مبتلا عشق مجازی مین رہوگے کب تک
لذت عشق حقیقی بھی تو کچھ پانی ہے

دست و پا لاکھ ہلائین بھی تو کیا ہوتا ہے
بات پیشانی کی جو ہے وہی پیش آنی ہے

خود پسند آئینہ سے تیرے ہوا ہے عالم
عقل پر تیرے سکندر مجھے حیرانی ہے

خوب تھا کھینچتے اعمال کی سیر کے تصویر
بات یہ مانی و بہزاد نے کب مانی ہے

جیسا بے مثل ہر یک وصف مین تو ہے یارب
انکساری ترے بندون کی بھی لاثانی ہے

درم صیاد نے چھوڑا نہ کسی بلبل کو
چشم نرگس کی یہ بے سود نگہبانی ہے

سجدۂ خالق بچون کی یہ دیکھی تاثیر | مثل خورشید چمکتی ہوی پیشانی ہے

حمد ہو نعت ہو یا کوئی نصیحت ہو رقم
بادشہ کی نہ کوئی اور سخندانی ہے

یہ غزل مشاعرۂ مدراس کیلیئے لکھی گئی اور گلدستۂ "خورشید" مدراس مین طبع ہوی

مصرع طرح "ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا"

پہلا پہولا نہ کیون گلشن رہے دنیا کی خلقت کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
ہر یک پتا چمن کا گویا دفتر ہے حقیقت کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
اشارہ ہے یہی ہر دم مری چشم بصیرت کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
تماشا کیون نہ دیکھین عالم کثرت مین وحدت کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
وہ کیا جانے نہین ہے مادہ جسکو فراست کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
محل ہے یہ تعجب کا نہ موقع ہے یہ حیرت کا | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا
صد اقت کے قلم نے لوح دل پر لکھدیا مصرع | ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا

زبان بادشہ اور حمد تیری اس سے ثابت ہے
ہر یک ذرہ مین جلوہ ہے ترے نیرنگ قدرت کا

یہ غزل میدان عرفات کی تعریف مین لکھی گئی اور اخبار "بحر دکن" مدراس مین شائع ہوی

نہ پوچھو ہے یہ کیا میدان عرفات | ہے دربار خدا میدانِ عرفات
فراہم آج ہین لاکھون مسلمان | زہے عالم خوشا میدانِ عرفات
گدا و شاہ سب یک رنگ مین ہین | ہے کیا حیرت فزا میدانِ عرفات
خدا کے اب خدائی کا تماشا | ہے کیا دکھلا رہا میدانِ عرفات
کہان ہین منکرین حشر آئیں | ادہر دیکھین ذرا میدانِ عرفات
صدا لبیک کی پہنچا رہا ہے | زمین سے تا سما میدانِ عرفات

عنادل ہم ہین نغمہ اپنا لبیک — چمن ہے دین کا میدان عرفات
مقدر کھینچ لایا ہے وگرنہ — کجا ہم اور کجا میدان عرفات
تو وہ بارعب منظر ہے جہان کا — نہین ثانی ترا میدان عرفات
طفیل حج بجے اللہ اکبر — عجب رتبہ ملا میدان عرفات
ملایا آدم و حوا کو حق نے — اسی جا پر بجا میدان عرفات
زمین پر تیرے ہی یک روز ہوگا — عیان روز جزا میدان عرفات

تمنیگا دل سے کیونکر بادشہ کے
یہ خوش منظر ترا میدان عرفات

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نہین جز نعت نبی الفت ہے گویائی کا — سب سے بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا
دیکھے عالم جو ترے روضے کے زیبائی کا — عمر بہر دل رہے حیرت مین تماشائی کا
غافلو عشق پیمبر کو سمجھتے کیا ہو — پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا
آنکھہ سے دیکھہ لیا روضۂ حضرت مین نے — مدعا ہوگیا حاصل مری بینائی کا
پہر مدینہ مین دوبارہ مجھے بلوا لیجے — یا نبی اب نہین یارا ہے شکیبائی کا
عشق لیلی ہے وہان عشق پیمبر ہے یہان — قیس کسطرح ہو ہمسر ترے سودائی کا
سجدہ گر غیر خدا کیلیے ہوتا جائز — فخر کرتا مین ترے در کے جبین سائی کا
رشک ہر وقت کیا کرتی نہین نسوان قریش — تہا مقدر مین حلیمہ کے شرف دائی کا
حشر تک عشق پیمبر ہے رفیق دل و جان — گو مین ہون مجھے کچھ غم نہین تنہائی کا
ہوگی توحید پہ کسطرح سے غالب تثلیث — ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا
مین ہون مداح نبی مجھہ سے نہ پوچھو ہرگز — اسقدر ناز ہے کیون آپکو یکتائی کا

وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا میں کیا عجب
دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشم حور کا

سارے ہشیاروں کو قربان کیجیے اس مست پر
کیا مقدر ہے تمہارے عشق کے مخمور کا

شوق یثرب اور ہے خوف سفر کچھ اور ہے
شہد کے طالب کو بیجا ہے خطر زنبور کا

راز اس کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم
شہرہ دنیا میں ہے نفخ صور تک منصور کا

کیا مصفیٰ مسجد نبوی ہے جسکے وصف کو
آئینہ کا غذ ہو خامہ چاہیے بلور کا

جب شفاعت کی تمہاری دہوم محشر میں مچے
کیوں نہ دل اچھلے خوشی سے خاطر رنجور کا

شاعرو للہ فرضی عشق بازی چھوڑ دو
میں موافق ہو نہیں سکتا ہوں اس دستور کا

عشق جو سچا ہے مثل روز روشن ہے عیان
عشق فرضی تو نمونہ ہے شب دیجور کا

دل ہے میرا عندلیب گلشن توحید حق
ہے مرا مرغ نظر پروانہ شمع طور کا

بعد بیہوشی کے موسیٰ نے زبان سے یہ کہا
ہے مرا مرغ نظر پروانہ شمع طور کا

آستانِ مصطفےٰ کا ہوں گدائی **بادشاہ**
سیر سے آگے کیا ہے رتبہ قیصر و فغفور کا

یہ غزل گلدستہ عروج خیال" مدراس کیلیے لکھی گئی

مصرع طرح ،، علاج دردِ دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا،،

کسی سے وصف شاہِ انبیا کا ہو نہیں سکتا
کبھی قطرہ کے منہہ سے وصف دریا ہو نہیں سکتا

مریض عشق احمد ہوں معالج سے یہ کہدونگا
علاج دردِ دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا

رخ حضرت سے اے شمس و قمر تشبیہ کیونکر دوں
کرو تم لاکھ بھی بنت یہ اصلا ہو نہیں سکتا

تنِ اقدس پہ زیبا خلعت ختم رسالت ہے
قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا

تمہارے قدر و عزت کا مدارج کا مراتب کا
بجز اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا

یہاں محبوب حق ہے اور وہاں سب حور و غلمان ہیں
مدینے سے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا

ڈلاتے خوف کیوں ہو واعظو تم روز محشر کا
شفیع المذنبین کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا

بتون پر سب فدا ہین مین فدا اپنے پیمبر پر
کسی کا میرے دل پر کچھہ اجارا ہو نہین سکتا

نبی کے عاشقون سے قبین ہمسر ہو یہ بیجا ہے
خذف پارہ کسی دن دُر یکتا ہو نہین سکتا

ملا دے خاک میری بعد مردن خاکِ طیبہ سے
صبا کیا تجھہ سے اتنا کام میرا ہو نہین سکتا

ہے انکی یک نگاہِ لطف کافی **بادشہ** مجہکو
جوادنی امتی ہون کیا مین اعلی ہو نہین سکتا

یہ غزل مشاعرہ مدراس کیلئے لکھی گئی اور گلدستہ خورشید مدراس مین طبع ہوی

مصرع طرح "بیگانہ سب سے ہے جو ترا آشنا ہوا"

مجھہ سے رقم جو وصف شہ انبیا ہوا
ہر ایک حرف قابل صل علیٰ ہوا

ہر تو فگن جو عشق حبیب خدا ہوا
دل میرا گویا آئینہ حق نما ہوا

مین دل سے آستانِ نبی کا گدا ہوا
نام اپنا بادشہ جو ہوا کیا بجا ہوا

جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی
تجھہ سا نہ دوسرا مین کوئی دوسرا ہوا

تیری نظر نے کر دیا ذرہ کو آفتاب
قطرہ ترے کرم سے دُر بے بہا ہوا

تیرے سحاب فیض و ہدایت کا ہے طفیل
توحید کا ہے باغ جو پہولا پہلا ہوا

کرتا ہے قصد بلدہ طیبہ جو میرا دل
رہتا ہے شوق دو قدم آگے بڑہا ہوا

اپنی خبر ہے مجہکو نہ غیروں کا ہے خیال
بیگانہ سب سے ہے جو ترا آشنا ہوا

بخشش خدا مین جاونگا محشر مین **بادشاہ**
نعت نبی کا ہاتھہ مین دفتر لیا ہوا

مندرجہ ذیل غزلین گلدستہ "عروج خیال" مدراس کیلئے لکھی گئین

مصرع طرح "اک دل ہمدم مرے پہلو سے کیا جاتا رہا"

ہجر احمد مین نہ پوچھو مجہہ سے کیا جاتا رہا
صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا

وائے ناکامی پڑے ہین ہند مین مایوس ہم
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا

ای بادشہ شفیع محشر نبی ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے بیحد جرم و قصور تیرا

مصرع طرح "کسکی گردن کو جھکاتا نہین احسان تیرا"

یا نبی کس کے نہین دل مین ہے ارمان تیرا
کون مداح نہیں صاحب ایمان تیرا

سرفرازی ہے ہدایت سے ترے عالم کو
کسکی گردن کو جھکاتا نہین احسان تیرا

کون ہوں کیا ہوں کروں عشق کا دعویٰ کیونکر
عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحمان تیرا

حمد سے نعت یہی کہتی رہی صبح و مسا
حد نہین میری کوئی اور نہ پایان تیرا

عاصیان حشر مین یون تجھکو پکار اٹھینگے
ایک وسیلہ ہمین بس دین کے سلطان تیرا

کسترین اسکی ہے کہ ہے اگر نسبت دون
فوقیت رکھتا ہے دارا پہ بھی دربان تیرا

قیمت اب کچھ بھی یہ تیرے لئے دی عشق نبی
جسم تیرا ہے بہا نقد دل و جان تیرا

کیون سکندر بھی نہ ششدر ہو صفائے رخ سے
آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیران تیرا

مصر مین اسلئے کھلایا عزیز عالم
نور رکھتا تھا جبین پر مہ کنعان تیرا

نار گلزار بھلا کیون نہوا ای ابراہیم
نور سے کسکے تھا عارض یہ درخشان تیرا

فخر کرتے ہین رسل ذات معلیٰ پہ ترے
یا نبی تجھ پہ ہر ایک وصف ہے نازان تیرا

بلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا
ہو مبارک تجھے رضوان یہ گلستان تیرا

بادشہ کو نہین کونین مین کچھ خوف و ہراس
حشر مین ہاتھ مرا اور ہے دامان تیرا

مصرع طرح "تڑپتا ہے دل ناشاد کیا کیا"

مدینے کی ہے مجھکو یاد کیا کیا
تڑپتا ہے دل ناشاد کیا کیا

سنیے تیری حشر مین امداد کیا کیا
ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا

منادی تو نے کی توحید کی جب
مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا

ہدایت سے ہوا معمور عالم
ضلالت ہوگئی برباد کیا کیا

بہار وحدت حق کا ہے جلوہ
ہے پھولا گلشن ایجاد کیا کیا

لکھا ہے مین نے وصف چشم سرور
ہے استاد ونکا اسیر صاد کیا کیا

ہزارون سیکڑون ہیت مین تیرے
ہوے اقطاب اور اوتاد کیا کیا

نبوت کسکو ہے جن و ملک مین
معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا

طپان ہون غمزدہ ہون مضطرب ہون
تری فرقت کی ہے بیداد کیا کیا

دوبارہ جاکے جب پہنچون مدینہ
کرونگا نالہ و فریاد کیا کیا

مین مداح نبی ہون **بادشہ** آج
ملیگی شاعرون سے داد کیا کیا

مصرع طرح "یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا"

ترے روضہ پر دوبارہ جو مرا قرار ہوتا
مری جان صدقے ہوتی مرا دل نثار ہوتا

مین مدینہ جاکے آیا مرا مدعا نہ پایا
نہ تھے یہ نصیب میرے کہ وہان مزار ہوتا

تری دید خواب مین بھی نہوی مجھے میسر
مرا بخت خفتہ شاید نہین ہوشیار ہوتا

کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہان نے
تو نبی جہان مین کیونکر کوئی زینہار ہوتا

کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی
نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا

مری آنکھ کیون نہ سمجھے اسے سرمہ جواہر
ترے گور کا میسر جو مجھے غبار ہوتا

مین درود پڑھکے ہردم ترا نام لے رہا ہون
یہ لحاظ مین نہ کرتا تو قصوروار ہوتا

تری ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستاتی
کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بیقرار ہوتا

مجھے ہو یقین اسدم ترے در پہ ہو رسائی
مری زیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا

دم گریہ وصف کرتا جو ترا اے بحر خوبی
مرا اشک قطرہ قطرہ دُر شاہوار ہوتا

تری یک نظر جو پڑتی اے سحاب لطف رحمت
مرا گلشن مقاصد ابھی پر بہار ہوتا

نہ رہے اگر یہان تو مجھے خلد ہے بیابان
گل تر ہر ایک وہان کا مرے حق مین خار ہوتا

یہی فخر بادشہ کو [illegible] بس تہا
ترے خادمون مین شاہا جو مرا شمار ہوتا

یہ غزل مجلس مشاعرہ مکہ معظمہ مین پڑہی گئی اور اخبار مخبر دکن مدراس مین شایع ہوی

مصرع طرح "لینا تہا دل یہ مجہہ سے ہی خانہ خراب کا"

ہون شیفتہ لقائے رسالت مآب کا
جلوہ ہے داغ دل مین مرے آفتاب کا

یاد آرہا ہے وہ گل عارض جناب کا
آنسو کو میرے آج ہے رتبہ گلاب کا

نشہ ہے مجھکو عشق [illegible]
عالم [illegible] کباب کا

[illegible]
[illegible] ہون غلام شافع یوم الحساب کا

نوبت زوال کی پہنچی کہان کہان
ڈنکا بجا ہے دین کے نبی رعب داب کا

سیماب پارہ پارہ ہو غیرت سے کیا عجب
[illegible] سینہ مین سمان اضطراب کا

ہم کیسکے منتی ہین ای دوست تو تو [illegible]
وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا

شیرین ہوا ہے چاہ انس کا وہ آب شور
ادنی سا یہ اثر تہا نبی کے لعاب کا

افسوس بحر حرص و ہوا مین ہین غرق ہم
ہستی زندگی ہماری نہو نہ حباب کا

لے نفس [illegible] یہ خوب نہین دل لگی تری
لینا تہا دل یہ مجہہ سے ہی خانہ خراب کا

مکہ مین آئین او لکھین شوخیہ غزل
ای **بادشاہ** کام نہین یہ ثواب کا

مندرجہ ذیل غزلین گلدستہ عروج خیال مدراس کے لئے لکھی گئین

مصرع طرح "حضرت دل [illegible] مین کیا رنگ دکہلا ئینگے آپ"

اللہ اللہ حشر مین کس شان سے آئینگے آپ
رستگاری امت عاصی کو دلوائینگے آپ

کیسی ہمدردی نوازش کسقدر ہمت یہ [illegible]
گر نہ ہون ہمراہ یہ جنت مین کب جائینگے آپ

نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب ملک — کہتے تھے اس دہر مین تشریف اب لائینگے آپ
خوش نصیبی پر مری کیا اس سے بڑھکر فخر ہو — گر دوبارہ پھر مجھے یثرب مین بلوائینگے آپ
جب مدینہ مین تھا بحد جوش اظہار طرب — حضرت دل ہجر مین کیا رنگ دکھلائینگے آپ
بیگیان حق کی اطاعت ہے اطاعت آپ کی — گویا فرمان الٰہی ہے جو فرمائینگے آپ
کسکو تھا معلوم یون ہوگی ضلالت کالعدم — اور یون نور ہدایت اپنا چمکائینگے آپ
یا نبی ہے گلشن فردوس کو میرا اسلام — خاک کو میرے مدینے مین جو پہنچائینگے آپ
رشک رخ سے آپکے خورشید ہوگا زرد رو — پارہ پارہ ہو قمر انگلی جو بتلائینگے آپ
جو مصدق آپکے ہین خوش رہینگے حشر مین — جو مکذب ہین وہ دل ہی دل مین پچتائینگے آپ

پاک فرضی عشق سے ہے **بادشہ** کی شاعری
مجھ سے ای رنگین مزاج لطف کیا پائینگے آپ

مصرع طرح "میرے پہلو مین ہے وہ رشک قمر آجکی رات"

شب معراج ہے اے اہل نظر آجکی رات — کسقدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات
پردۂ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے — ہو مبارک اے مسافر یہ سفر آجکی رات
کیا کرے سدرہ سے پرواز پر روح امین — ہے پرے عرش کے حضرت کا گذر آجکی رات
سرنگون کیون نہون انجم یہی کہتا ہے براق — پشت پر میرے ہے یک رشک قمر آجکی رات
بیک تجلی سے ادہر طور پہ بیخود تھے کلیم — ہم کلامی ہوی خالق سے ادہر آجکی رات
خلق کین خالق عالم نے بہت سی راتین — رکھتی ہے شان مگر شان دگر آجکی رات
حورین جنت مین فلک پر یہ ملک کہتے ہین — صدقے تم پر ہین دل وجان وجگر آجکی رات
قاب قوسین او ادنی کا جو کچھ تھا مفہوم — ہے مکمل اے شہ جن وبشر آجکی رات
نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیغمبر کو — تم نے پایا ہے جو کچھ عز وقدر آجکی رات
نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ — اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات

بست ہفتم ہے رجب کی یہ مبارک تاریخ
طاعت حق مین رہین تا بہ سحر آچکی رات

قدر کیا ہوگی صدف کی نہ ہو جب اس مین گہر
صدف ماہِ رجب مین ہے گہر آچکی رات

بادشہ پاؤگے کسطرح جزا کل کے دن
خواب غفلت مین اگر ہوگی بسر آچکی رات

مصرع طرح "اے دل یہی تو وقت ہے ہمت نہ ہار آج"

کس کا ہے نام وردِ زبان بار بار آج
میرا دہن ہے میری زبان پر نثار آج

نعت نبی پہ ہے میرا دارو مدار آج
صل علی کی کیون نہو ہر جا پکار آج

اے طبع دیکھ آج ترا امتحان ہے
اے دل یہی تو وقت ہی ہمت نہ ہار آج

سینہ ہے میرا ہجر پیمبر سے داغ داغ
کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج

جنت مین بھی کہونگا تری دید بس مجھے
حور و قصور کا مین نہین خواستگار آج

با صدق دل غلام شہ انبیا ہون مین
کیا یہ زمین فلک پہ ہے میرا وقار آج

لکھتا ہون وصف نکہت گیسوئے مصطفٰے
صدقے مرے سخن پہ ہے مشک تتار آج

امت یہی کہیگی قیامت مین یا نبیؐ
تیرے سوا ہے کون ہمین غمگسار آج

کیا جانون مین کہ کب مجھے مدینہ کا پھر سفر
مدت سے گذر گیا ہے مرا انتظار آج

تعداد اہل فہم کی انمین قلیل ہے
شاعر ہین یون جہان مین ہزار ہزار آج

مداح مصطفٰے ہون تخلص ہے بادشاہ
غیرون کی مدح سے ہے مجھے ننگ و عار آج

مصرع طرح "نہ رہی رونق بزم شعرا میرے بعد"

شوق دیدار نبی ساتھ رہا میرے بعد
گل نرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد

لطف کچھ مدح نبی کا نہ ملا میرے بعد
نہ رہی رونق بزم شعرا میرے بعد

یا نبیؐ داغ محبت ترا لیجا تا ہون
بس ہے اس شمع کی مرقد مین ضیا میرے بعد

دست و پا میرے گناہوں کی گواہی دینگے | یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد
کہا حضرت نے کہ دنیا میں ہوں چھوڑا دو چیز | ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد
یہی دو چیز تمہارے لیئے ہیں حبل متین | یہی دکھلائیں تمہیں راہ ہدا میرے بعد
نیک اعمال فقط حشر میں کام آئینگے | ہیں عبث قصر و مکان سیم و طلا میرے بعد
خاک کو میرے ذرا خاک مدینہ میں ملا | اتنا احسان کرا رے باد صبا میرے بعد
میں اٹھوں حشر میں عشاق نبی کے صف میں | یہی کافی ہے میرے حق میں دعا میرے بعد
آہ کس درد سے فرمائینگے محشر میں نبیؐ | میری امت ترا کیا حال ہوا میرے بعد

بادشہ فکر ہے کیا گر نہیں اب قادر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

یہ نظم جلسہ جشن عید المیلاد سنہ ۱۳۳۱ ھ کے لیئے لکھی گئی —

میلاد مصطفےٰ کی ہے کیا پُر بہار عید | یہ عید وہ ہے جسپہ فدا ہیں ہزار عید
یہ عید وہ ہے جس سے ہے اسلام کی بنا | یہ عید وہ ہے جس سے ہوئیں بیشمار عید
یہ عید وہ ہے جس سے طرب کو بھی ہے طرب | یہ عید وہ ہے فخر دہ روزگار عید
اس عید کے تھے مژدہ رسان اگلے انبیا | بتلاؤ اس سے اور کوئی باوقار عید
اس عید کی تو دھوم بہت کم ہے ہند میں | ملک عرب میں ہے یہی با افتخار عید
قربان اسپہ کیوں نہو عید الضحیٰ مدام | عید الفطر کو کرتی ہے یہ شرمسار عید
توحید پھیلی کفر ہوا جس سے پائمال | یہ عید ہے ہمارے لیئے استوار عید
جسدن رسول پاک کا دنیا میں ہو ظہور | اسدن کی کیوں منائیں نہ ہم شاندار عید
جنبش ہوی عمارت کسریٰ میں یکبیک | کیا بہر کفر تھی یہ تزلزل شعار عید
آتشکدہ مجوس کا فی الفور بجھ گیا | تھی گویا ابر رحمت پروردگار عید
سب مومنوں کی آنکھ ہے نرگس کیطرح وا | یوں تیرا سال بھر سے ہمیں انتظار عید

عینک لگا کے پیر فلک مہر و ماہ کی
نظارہ تیرا کرتا ہے لیل و نہار عید

بیشک دل اسکا حب نبی سے بعید ھے
اس عید کو نہ سمجھے اگر دیندار عید

جوش دلی سے آج مناتے ہین ہم خوشی
کل حشر مین ہماری ہے یہ غمگسار عید

کہائین کھلائین دیوین دلائین خوشی کرین
ہم سے بس ان امور کی ہے خواستگار عید

ازروئے شرع کام کوئی ناجواز ہو
کرتی نہین ہے اسکی طلب زینہار عید

حورین جنان مین ارض پہ ہم چرخ پر ملک
کرتے ہین آج تیری خوشی بار بار عید

دارم ما زطرز خیالات او چہ کار
اکنون ہر آنکہ گفت بنامدیکار عید

ہر وقت لفظ عید زبانپر ہے **بادشاہ**
میری زبان کو کیون نکرے شکبار عید

یہ نظم بھی اوسی جلسے کیلئے لکھی گئی

مرحبا آئی ہے عید المیلاد
کیا خوشی لائی ہے عید المیلاد

سرور ہر دو جہان کی تجھہ مین
جلوہ افزائی ہے عید المیلاد

دل مین جسکے ہے نبی کی الفت
تیرا شیدائی ہے عید المیلاد

پائی کس عید نے عزت ایسی
تو نے جو پائی ہے عید المیلاد

جان معمور ہے الفت سے ترے
دل تمنائی ہے عید المیلاد

دیکھکر اپنے طلبگارون کو
آج اترائی ہے عید المیلاد

آج کس شان سے اس جا پہ تری
محفل آرائی ہے عید المیلاد

کھب گئی آج نظر مین سب کے
تیری زیبائی ہے عید المیلاد

خوب اسے منتظمین مجلس
تم نے دکھلائی ہے عید المیلاد

نعت مین آج زبان ہر یک کی
وقف گویائی ہے عید المیلاد

بادشہ غل یہی ہر جا ہے بپا

آئی ہے آئی ہے عید المیلاد

یہ نظم جلسۂ جشن عید المیلاد ۱۳۳۳ھ کیلئے لکھی گئی

مرحبا خوب ہے عید المیلاد
کیا خوش اسلوب ہے عید المیلاد

امتی ہم ہین حبیب حق کے
ہم کو محبوب ہے عید المیلاد

ہے ہر یک عید کی ہر یک کو طلب
ہم کو مطلوب ہے عید المیلاد

یا نبی جسکو ہے الفت تیری
اسکو مرغوب ہے عید المیلاد

جسکو الفت نہین ہان اسکے لئے
سخت معیوب ہے عید المیلاد

ہم اسی کے ہین غلامون کے غلام
جس سے منسوب ہے عید المیلاد

سب پہ غالب ہے تو تجھہ سے ہر عید
آج مغلوب ہے عید المیلاد

نزد حق جو ہین معظم ایام
انمین محسوب ہے عید المیلاد

بادشہ کے ہے یہی وردِ زبان
خوب ہے خوب ہے عید المیلاد

یہ نظم جلسۂ جشن عید المیلاد ۱۳۳۳ھ کیلئے لکھی گئی جسکا تاریخی نام ''مدحت رحمۃ العالمین'' ہے ۱۳۳۲ھ

کیا مہ میلاد آیا صورت باد بہار
غنچہا ئے دل ہمارے ہین شگفتہ بار بار

ہم بھی ہین ہر رنگ مین اپنے نبی کے مدح خوان
باغ مین ہین بلبلون کے جسطرح نغمے ہزار

مثل سنبل تھے پریشان ہم اسی مہ کیلئے
آمد آمد کا تہا اسکے مثل نرگس انتظار

اللہ اللہ آج وہ دن وہ مہینا آگیا
اللہ اللہ بخت خوابیدہ ہوا پھر ہوشیار

یہ خوشی وہ ہے مقابل اسکے کیا کوئی خوشی
یہ خوشی وہ ہے اثر اسکا ہے تا روز شمار

اس خوشی سے واقعی خالی نہ رہنا چاہیئے
کوئی گھر کوئی محلہ کوئی وہ کوئی دیار

مرحبا صد مرحبا کہتی ہین حورین خلد مین
چرخ پر صل علیٰ کی ہے ملایک مین پکار

وہ نبی پیدا کیا جسکے لئے خلاق نے
مہر و مہ ارض و سما جن و بشر لیل و نہار

وہ نبی! جسپر نبوت اور رسالت ختم ہے
مثل اسکے کب ہوا کوئی نہ ہوگا زینہار

وہ نبی! کفر و ضلالت کو کیا جس نے تباہ
کردیا برپا علم توحید حق کا استوار

وہ نبی! در کا گدا جسکے ہے سلطان زمن
سب سلاطین کو گدائی پر ہے جسکے افتخار

وہ نبی! پل مین زمین سے لامکان تک جو گیا
قاب قوسین کا ملا جسکو وہان عز و وقار

وہ نبی! کفار بہی قایل تھے جسکے حلم کے
جسکے تہا خلق و تواضع کا مسخر روزگار

وہ نبی! جسکے فضایل کی نہین کچھ انتہا
وہ نبی! جسکے خصایص کا نہین حد و شمار

وہ نبی! انگلی سے جسکے ہوگیا شق القمر
عالم علوی پہ جو اپنا دکہا یا اختیار

وہ نبی! بہر شفاعت جب زبان اسکی کھلے
کیون نہون لاکہون گنہگاران امت رستگار

وہ نبی! جسکے تن اقدس کو سایہ ہی نتہا
تہا سر اطہر پہ جسکے ابر دایم سایہ دار

وہ نبی! دنیا مین جس نے بہر سیرابی فوج
انگلیون سے اپنی جاری کردیا ہے آبشار

وہ نبی! مہر نبوت جسکے پشت پاک پر
صاف تر موجود تہی کالشمس فی النصف النہار

وہ نبی! جس راہ جس کوچے سے کرتا تہا گزر
وہ گلی وہ راہ ہو جاتی تہی یکسر مشکبار

وہ نبی! جسکی نظر تہی دور و نزدیک ایکسان
پیش و پس کا حال یکسان دیکھتے تہے آشکار

وہ نبی! جسکا پسینہ تہا معطر سربسر
وہ نبی! تن پر مگس بیٹھی نہ جسکے زینہار

دوستو مطلوب کل عالم کو ہے حقکی رضا
لیک طالب ہے رضا کا اسکے دایم کردگار

وہ نبی! جسکا محمد مصطفے ہے پاک نام
رحمتہ للعالمین جسکا لقب ہے شاندار

یہ وہی دن ہین کہ وہ پیدا ہوا اس دہر مین
ان دنون ظاہر ہوا اسکا وجود باوقار

کسکو اس دن کے فضیلت کا نہین ہے اعتراف
اسکے عظمت کا ہو منکر کون ہے وہ دیندار

یا الٰہی تو طفیل اس دن کے ہم پر رحم کر
ہمکو ہر مقصد مین کیجے کامیاب و کامگار

صدق دے اخلاص دے ایمان سے ہو خاتمہ
شرع کے احکام پر ہون منحصر قومی شعار

ہمین سے اس دن کے ہمسے دور کر بغض و نفاق
اتفاق و یکدلی دے ہم مین یارب پایدار

بین سے اس روز کے میری بصارت کا فتور — ہو اگر زائل عجب اسکا نہین ہے زینہار
قول فعل مصطفے کی کچھ نہین ہے پیروی — اور کہلاتے ہین اسکے امتی ہم جان نثار
کیسی یہ غفلت ہماری اور کیسی کاہلی — اپنی غفلت پر نہین ہوتے ہین مطلق شرمسار
یا الٰہی اس دعا کو دیجیے شرف قبول — آمین آمین! اکہتے سارے سامعین نامدار
کوئی جدت ہے نہ رنگینی نہ اغراق و غلو — ہے ہمیشہ نظم کا میرے سلاست پر مدار

مدح خوان کس کا ہون مین کیا غم ہے مجھکو **بادشاہ**
میری محنت کا صلہ دیگا مجھے پروردگار

مندرجۂ ذیل غزلین گلدستہ "عروج خیال" مدراس کیلیے لکھی گئی تہین

مصرعہ طرح "بہت پچھتائیگا اے بیوفا ہمسے جدا ہوکر"

رہون مین بحر نعت مصطفے سے آشنا ہوکر — مرا ہر یک سخن چمکیگا در بے بہا ہوکر
پڑا ہون ہند مین اب مین مدینہ سے جدا ہوکر — یقین ہے شوق پھر لیجائیگا مجھکو رہنما ہوکر
خیال گلشن یثرب رہیگا بعد مردن بہی — عجب کیا روح جا پہنچے وہان باد صبا ہوکر
ترا عز و شرف کس سے بیان ہو یا رسول اللہ — ہوا مقبول تجہسا کون ختم الانبیا ہوکر
شب معراج پایا تونے رتبہ قاب قوسین کا — گیا اور آگیا یک پل مین تو عرش علا ہوکر
اسی کا دہیان ہو دل مین اسیکا ذکر ہو لب پر — رہون تا مرگ یارب محو عشق مصطفے ہوکر
تصور مین گل رخسار حضرت کے جو روتا ہون — ٹپک پڑتی ہین میرے اشک عطر موتیا ہوکر
تن مردہ مین مشتاقان حج کے جان آئی ہے — ملا ہے آب زمزم کیا انہین آب بقا ہوکر
سماں اسوقت محشر مین رہیگا دید کے قابل — کہڑے ہین جب سیکڑون عاصی ترے زیر لوا ہوکر
شفاعت کیلیے یک جنبش لب تری کافی ہے — ہزارون جائینگے جنت کو دوزخ سے رہا ہوکر
جہان مین تیرے انوار ہدایت ہین عجب پہیلے — ہر یک ذرہ درخشان ہے یہان شمس الضحی ہوکر
کرو سچی محبت شاعرو نانغع ہو تم کو — بہلا کیا پاؤگے عشق بتان مین مبتلا ہوکر

خطاب **بادشہ** مشہور ہے میرا جو عالم مین
شرف پایا یہ مین نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

مصرع طرح "ہے چراغان آج کعبے کے در و دیوار پر"

داغہائے عشق پیغمبر ہین قلب زار پر
ہے چراغان آج کعبے کے در و دیوار پر

شیفتہ ہون دل سے حسن احمد مختار پر
کب نظر میری پڑیگی اب کسی دلدار پر

داغہائے دل و دہرا ئین دہین اشکبار
سچ تو ہے بارش بہی ہونی چاہیے گلزار پر

جا پہنچتا اوڑکے طیبہ مین پیمبر کے حضور
بازوؤن مین گر عطا کرتا خدا دو چار پر

شربت دیدار پلوا دو مسیحائی کرو
یا نبی کیجیے کرم اس ہجر کے بیمار پر

شوق سے جب یا محمد کا کرون نعرہ بلند
زلزلہ ڈالون زمین پر دشت پر کہسار پر

ملک یثرب مین اگر آئے مجہے خواب اجل
مین کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر

دوست اور دشمن پہ تہی یکسان توجہ کی نظر
لطف تہا تیرا برابر یار پر اغیار پر

فر جمشیدی کو کیا سمجہین غلامان نبی
شوکت دارا فدا ہے آپکے دربار پر

وصف ہے توحید کا شایان اگر حق کیلئے
ختم ہے شان رسالت سید ابرار پر

حسن اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت **بادشاہ**
سادگی کو فخر ہے بالکل مرے اشعار پر

مصرع طرح "یہ گلشن نہین دل لگانے کے قابل"

زبان نعت کے ہے سنانے کے قابل
ہے دل اپنا قربان جانے کے قابل

بنانا تہا جیسا بنایا ہے حق نے
ہے پہر کون تجہسا بنانے کے قابل

شفاعت کے محتاج عاصی ہین ورنہ
خدا کو ہین کیا منہ دکہانے کے قابل

نبوت ہوی ختم اب مثل تیرے
نہین کوئی دنیا مین آنے کے قابل

پس ذات خالق جو کچہ ہے بزرگی
فقط تو ہی تہا اسکے پانے کے قابل

نہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ
ترا روضہ تہا سر جہکانے کے قابل

عبث دینداری کا دعویٰ ہے سب کو
بہت کم ہین اسکے نبہانے کے قابل

خزان اسکو برباد کردیگی یک دن
یہ گلشن نہین دل لگانے کے قابل

جتا دو کوئی جا کے سب بلبلون کو
یہ گلشن نہین دل لگانے کے قابل

تم اے شاعرو عشق فرضی کو چہوڑو
یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل

ضعیفی مین اے بادشہ غم یہی ہے
رہا مین نہ یثرب کو جانے کے قابل

مصرع طرح "جہسا نہ دے زمانہ کو پروردگار دل"

عشق رسول پاک مین ہے بیقرار دل
ہے رشک لالہ زار مرا پر بہار دل

سردار مرسلین پہ ہے میرا نثار دل
کعبہ سے عرش سے ہی فزون باوقار دل

لگتا نہین ہے دل مرا جز نعت مصطفےٰ
صدقے ہوں میرے دل پہ نہ کیوں ہوشیار دل

دنیا کی خواہشین نہ مسخر کرین اسے
پہلو مین دیکھ لیتا ہوں مین بار بار دل

اعدا کو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا
اللہ رے ترا وہ عطوفت شعار دل

اس دل کو نذر کرنے کے قابل ہے چیز کیا
امت کا نزع تک جو رہا غمگسار دل

کیونکر ہوں منکران نبی میرے روبرو
میدان عشق مین ہے مرا شہسوار دل

معدوم نیکیان ہین ہجوم گناہ سے
کیا لیکے جاؤں پیش خدا شرمسار دل

محکم ہین جو عشق خدا و رسول مین
ڈہونڈین تو ایسے سو مین ملینگے دو چار دل

ہر آن تیرے شوق زیارت مین یا نبی
سیماب کے طرح ہے مرا بیقرار دل

یکسان فراق و وصل مین مضطر ہے بادشاہ
جہسا نہ دے زمانہ کو پروردگار دل

یہ نظم جلسۂ جشن عید المیلاد سنہ ۱۳۳۱ ہجری کیلئے لکھی گئی

ہین کہ ہر آج محبان ربیع الاوّل — دل و جان کیجیے قربان ربیع الاوّل
خیر و برکت ہے جلو مین تو سعادت برین — آیا کس شان سے مہمان ربیع الاوّل
پہر نئے سر سے لگی آنے بہار عشرت — پہر ہوا تازہ گلستان ربیع الاوّل
پہر لگے ہونے کو مولود کے جلسے ہر جا — پہر ہوے جمع ثنا خوان ربیع الاوّل
محو نظارہ ہے پہر دیدۂ انجم سے فلک — پہر منور ہین چراغان ربیع الاوّل
رنگ و بو گل کو تو بلبل کو مبارک گل ہو — ہم تو ہین زمزمہ سنجان ربیع الاوّل
اے زہے جلوۂ ایام ظہور رحمت — اے خوشا دورۂ دوران ربیع الاوّل
کیسی یہ نعمت عمدہ ہوی حاصل ہم کو — حشر تک ہمپہ ہے احسان ربیع الاوّل
ساری تاریخون مین ہے بارہوین تاریخ ایسی — گویا ہے جسم ہین وہ جان ربیع الاوّل
یہ وہ تاریخ ہے پیدا ہوے سرور جسمین — ہے یہی مرکز فیضان ربیع الاوّل
یہ وہ تاریخ ہے عزت ہے جہان کو جس سے — پائی کس ماہ نے یہ شان ربیع الاوّل
سال بہر مین فقط یکبار ہے جلوہ اسکا — پورے کیا نکلینگے ارمان ربیع الاوّل
ہمکو کیا کام ہے گلہاے جنان سے ضیون — بس ہمین نکہت دامان ربیع الاوّل
دلمین جنکے ہے پیمبر کی محبت محکم — ہین وہی رتبہ شناسان ربیع الاوّل
خم کیا سر پئے تعظیم فلک نے اپنا — دیکھکر رفعت ایوان ربیع الاوّل
حورین جنت مین ملک چرخ پہ یون کہتی ہین — ہم ہین سب حلقہ بگوشان ربیع الاوّل

رتبہ ہے طالع کہ ہوا **بادشہ** ہیچمدان
داخل مدح سرایان ربیع الاوّل

یہ غزل گلدستۂ "عروج خیال" مدراس کیلیے لکہی گئی

مصرع طرح "یک تماشا جانتے ہین تیرے ترسانیکو ہم"

سوئے طیبہ ای فلک ہین پہر سفر جانے کو ہم — یک تماشا جانتے ہین تیرے ترسانے کو ہم

دہر مین آئے غم عشق نبی کہانے کو ہم
خلد مین جانے کو ہم ہین نعمتین پانے کو ہم

رکہتے ہین سینے مین اپنے سکہ ہائے داغ عشق
نذر دربار نبی مین ساتھہ لیجانے کو ہم

دل مین عشق مصطفی ہے کب ہے اچہا دخل غیر
کسطرح کعبے مین رکھین آہ تبخانے کو ہم

تہی یہی حسرت ترے شمع مزار پاک پر
کاش کردیتے تصدق دلکے پروانے کو ہم

خیریت کا لقب ہمکو ہے اے خیر الوریٰ
خوش نصیبی پر ہین اپنے خوب اترانے کو ہم

تو شفیع المذنبین ہے ہم ہین عاصی پُر خطا
جز ترے کسکو سُناتین اپنے افسانے کو ہم

پیروی کرتے نہین کچھہ تیرے قول و فعل کی
کیا فقط ہین امتی دنیا مین کہلانے کو ہم

آفرین ہے جوش پر وحشت پہ اسکے مرحبا
سب سے دانا جانتے ہین تیرے دیوانے کو ہم

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اُسجا مر مٹے
عمر بہر تقدیر پر ہین اپنے پچتانے کو ہم

بادشہ عاجز نہ کرتا گر بصارت کا فتور
تہے بہت رنگ سخن عالم مین دکہلانے کو ہم

یہ غزل مشاعرۂ وامنیاڑی کے لئے لکھی گئی

مصرع طرح "گشتۂ یاس ہون مقتول تمنا ہون مین"

موج ہون سیل ہون قلزم ہون نہ دریا ہون مین
ہان مگر طبع روان نعت مین رکہتا ہون مین

طالب دید ہون مشتاق ہون شیدا ہون مین
ہون فقط اپنے نبی کا نہ کسی کا ہون مین

روضۂ سرور دین آنکھہ سے دیکہا ہون مین
چشم بد دور عجب مرتبہ رکہتا ہون مین

دوستو چلیئے ذرا دیکہیے یثرب کی بہار
تم نہ ہو جاؤ فدا اُسپہ تو جہوٹا ہون مین

قاب قوسین کے اسرار کہون مین کیونکر
چہوٹا مُنہہ بات بڑی اسلئے ڈرتا ہون مین

کیا جلائیگی تو اے آتش دوزخ مجہکو
پہلے تو غور یہ کر امتی کس کا ہون مین

کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہین میری رضا
یا نبی تیری رضا چاہنے والا ہون مین

نہین امید فقط حشر مین ہے مجہکو یقین
بات بنجائیگی گو لاکہہ بہی بگڑا ہون مین

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستان | دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہون مین
پھر دوبارہ نہ کیا حیف مدینہ کا سفر | کشتۂ یاس ہون مقتولِ تمنا ہون مین
نہ رہی مجھپہ کسی تیغ وسنان کی منت | کشتۂ یاس ہون مقتولِ تمنا ہون مین
لحدِ داغ سے ہر دم یہ نکلتی ہے صدا | کشتۂ یاس ہون مقتولِ تمنا ہون مین

بادشہ ہون مین فقط ملکِ سخن کا اپنے
نہ فریدون نہ سکندر ہون نہ دارا ہون مین

مندرجۂ ذیل غزلین گلدستہ "عروج خیال" مدراس کیلئے لکھی گئین

مصرع طرح "ہم اونکو سینہ سے لپٹا کے پیار کرتے ہین"

نبی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہین | چمن کو دین کے ہم پُر بہار کرتے ہین
عطا کیا ہے خدا نے ہمین رسول ایسا | کہ جسپہ سارے رسل افتخار کرتے ہین
جنون ہے عشق پیمبر کا مومنو ہم کو | ہم اپنا دامن دل تار تار کرتے ہین
نہین فلک پہ یہ پھرتے ہین مہر و مہ دونون | طواف روضہ کا با انکسار کرتے ہین
ہمین یقین ہے کہ اعمال نیک عالم مین | پیادہ جو ہے اسے شہسوار کرتے ہین
فرشتو چھوڑ دو ہمت مین ہون محمد کے | شمار کیون مجھے روز شمار کرتے ہین
سلام جلد حضور نبی مین پہنچا دے | ترا اے باد صبا انتظار کرتے ہین
نکالو فرضی محبت کو شاعرو دل سے | جو دیندار ہین وہ اس سے عار کرتے ہین
گیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی | قدیم طرز کو کیون اختیار کرتے ہین
سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میدان | امور فرضی پہ کیون انحصار کرتے ہین

اے **بادشاہ** نہین لطف طول گوئی مین
سخن کو اسلئے ہم اختصار کرتے ہین

مصرع طرح "فلک دیتا ہے جنکو عیش اونکو غم بھی ہوتے ہین"

صف عشاق پیغمبر مین داخل ہم بہی ہوتے ہین
مدینہ کو گئے پھر آگئے ہم حیف یہ سچ ہے
نہ جائین خلد مین ہر گز نہو ہمراہ گر امت
ادہر ہے عالم دنیا اودہر ہے عالم عقبیٰ
نہین ہے یک رسالت کا شرف ذات محمد مین
ہے یہ حکمت خدا کی پیروان ملت اسلام
احادیث نبی بہر ہدایت ہی نہین ہر گز
وہی مومن ہین جو دل سے فدا ہین نام حضرت پر
ترا رتبہ ہے اعلیٰ ای سرشک عشق مصطفوی
یہ وہ دین نبی کی ہے صداقت روبرو جسکے

فقط مضطر نہین دل چشم اپنے نم بہی ہوتے ہین
فلک دیتا ہے جنکو عیش اونکو غم بہی ہوتے ہین
بھلا روز جزا ایسے کوئی ہمدم بہی ہوتے ہین
یقین ہے بہرہ ور تم سے یہ دو عالم بہی ہوتے ہین
خدا کے خاص وہ اسرار کے محرم بہی ہوتے ہین
کسی جا پر زیادہ ہین کسی جا کم بہی ہوتے ہین
وہی زخم دل عشاق کے مرہم بہی ہوتے ہین
وہی احکام کے تعمیل مین محکم بہی ہوتے ہین
کہان تیرے مقابل کو ثر و زمزم بہی ہوتے ہین
ہزارون سرکش و مغرور کے سر خم بہی ہوتے ہین

جو سنتے ہین کلام **بادشہ** وہ داد دیتے ہین
نہ حاصل ذوق کرتے ہین خوش و خرم بہی ہوتے ہین

مصرع طرح "جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین"

خواہان نہ فرضی حسن کے فرضی بتان کے ہین
محشر مین وہ شفیع تمام عاصیان کے ہین
ہر ذرہ مین ظہور ہے نور رسول کا
سب کچھ طفیل رحمت عالم کا ہے یقین
ہمکو یہان کے ذلت و عزت سے کام کیا
لعل و گہر جواہر و زر سے ہین قیمتی
دل کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زمان
طیبہ کے مدح خوان سے نہو ہمسری کبھی

وارفتہ ہم ازل سے شہ انس و جان کے ہین
غمخوار جملہ عاجز و بیچارگان کے ہین
جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین
دنیا مین جو مزے ہین امن و امان کے ہین
عزت کے خواستگار فقط ہم وہان کے ہین
الفاظ نعتیہ جو ہمارے زبان کے ہین
اور مشغلے زبان کو آہ و فغان کے ہین
اے واعظو جو مدح کنان تم جنان کے ہین

دوزخ یہ گرمیان توکسی اورکو بتا
ہم امتی پیمبر آخر زمان کے ہین

کہنے لگے ملک شب معراج یاخدا
کیا کیا تواضع آج تری میہمان کے ہین

بلوالو پھر دوبارہ مدینہ مین یا نبی
ارمان بہت یہ **بادشہ** خستہ جان کے ہین

مصرع طرح "وہ دیکھنے والون کی نظر دیکھ رہے ہین"

ہم عشق پیمبر کا اثر دیکھ رہے ہین
بیتاب دل و جان و جگر دیکھ رہے ہین

مرقد سے ہمین خیر البشر دیکھ رہے ہین
وہ دیکھنے والونکی نظر دیکھ رہے ہین

روضہ پہ تصدق ترے ہوتے ہین ہمیشہ
گردش مین جو ہم شمس و قمر دیکھ رہے ہین

پرتو ہے یہ شاید لب و دندان نبی کا
سنگریزون کو ہم لعل و گہر دیکھ رہے ہین

اے مصحف رخسار نبی تیری بدولت
عشاق کا دل زیر و زبر دیکھ رہے ہین

امت مین ہین ہم شافع محشر کے وہ ہین اور
جو نار جہنم کا ضرر دیکھ رہے ہین

اللہ رے شادابی گلزار شریعت
ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہین

آتا ہے نظر جلوۂ توحید الہی
ہم چشم بصیرت سے جدھر دیکھ رہے ہین

کب صاحب زر عازم حرمین ہوا ہے
بے زر کو مگر بستہ کمر دیکھ رہے ہین

افسوس نہ کیون فہم خلائق پہ ہو ہمکو
جب بے ہنری کو یہ ہنر دیکھ رہے ہین

صد شکر ہے ہم **بادشہ** ہیچدان کو
مداح نبی شام و سحر دیکھ رہے ہین

یہ غزل مشاعرۂ مدراس کیلئے لکھی گئی اور گلدستۂ خورشید مین طبع ہوی

مصرع طرح "وہ دل نہین وہ جان نہین وہ جگر نہین"

اسلام کیا ہے دین ہے کیا کچھ خبر نہین
دل مین اگر محبت خیر البشر نہین

خالی کوئی زمین نہین بحر و بر نہین
امت نبی کی ہمکو بتاؤ کدھر نہین

یثرب کو جاؤ راہ مین کوئی خطر نہین
دنیا مین اس سفر سا مبارک سفر نہین

مین مالا مال دولت عشق نبی سے ہون
کیا غم ہے میرے پاس اگر سیم و زر نہین

دونون جہان مین تیرے طرح کوئی یا نبی
ہادی نہین رسول نہین راہبر نہین

تیری ہی شان وہ تیرے آگے کسی کو بھی
عظمت نہین ہے جاہ نہین ہے وقر نہین

پھنچا ہے تو وہان شب معراج یا نبی
جس جا پہ جبرئیل امین کا گزر نہین

سن سن کے مژدہ تیرے شفاعت کا ہمکو اب
محشر کا خوف کچھ نہین دوزخ کا ڈر نہین

شیطان کو کیون نہ جنت دل سے نکالدون
بدلہ اگر پدر کا نہ لے وہ پسر نہین

دلچسپیان ہین ملک عدم کے عجیب تر
جاتے ہین سب ادہر کوئی آتا ادہر نہین

آزاد جو ہین دین سے کیا اونسے نفع قوم
سرو چمن کو دیکھئے اسمین ثمر نہین

کس منھ سے دعوی کیجئے اصلاح قوم کا
دل مین بہت ہے جوش زبان مین اثر نہین

نیت اگر ہو خیر کی ہر طرح خیر ہے
عمدہ ترین بشر ہے وہی جسمین شر نہین

پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر
گو تیرے نعمتوں کا الہی حصر نہین

اشعار کیا سناؤ گے پیری مین بادشہ
وہ دل نہین وہ جان نہین وہ جگر نہین

یہ غزل مشاعرہ دانسباڑی کے لئے لکھی گئی

مصرع طرح ”نہین بنتی کوئی تدبیر دیکھو“

ریاض نعت کی تاثیر دیکھو
گل افشان ہے مری تقریر دیکھو

ہوے ہین کس کے ہم امت مین پیدا
ہماری خوبی تقدیر دیکھو

نہین لاتی ہے اب بوے مدینہ
صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو

بھرا ہے دل مرا عشق نبی سے
نہو باور تو اسکو چیر دیکھو

یہان کیا قدر عشاق نبی کی
تم انکی حشر مین توقیر دیکھو

قدم کیونکر اٹھے اب سوئے یثرب
پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو

فقط یک جنبش مژگان حضرت
دل کفار کو ہتی تسخیر دیکھو

شفاعت کی ادہر امید ہم کو
گناہون کی ادہر توفیر دیکھو

کرو رحم ہم پہ اے عالم کے رحمت
یہ امت ہے پر از تقصیر دیکھو

محبو چہوڑدو جہوٹے فسانے
پڑہو قرآن اور تفسیر دیکھو

ای فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور
عبث ہے آپ کی تحریر دیکھو

درخت سرو سے زنہار زنہار
نہ کہاؤگے کبھی انجیر دیکھو

کہالت طبع کی کہتی ہے ہم سے
نہین بنتی کوئی تدبیر دیکھو

کرو کوشش مگر ایسا نہ کھئے
نہین بنتی کوئی تدبیر دیکھو

مدینہ دیکہنے ای **بادشہ** پھر
نہین بنتی کوئی تدبیر دیکھو

مندرجۂ ذیل غزلین گلدستہ "عروج خیال" مدراس کیلیئے لکھی گئین۔

مصرع طرح "چلیگی تیغ سر رہ ذرا سنبہل کے چلو"

سنمبھو رونہ کبھی یون مچل مچل کے چلو
یہ راہ نعت نبی ہے یہان سنبہل کے چلو

مدام شرع نبی پر قدم رہے ثابت
عتاب حق ہو نہین گر ذرا پہسل کے چلو

سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش
چلو تو ساتھ مگر توشۂ عمل کے چلو

نہین ہے خوب گناہونکی یہ گرانباری
خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے ہل کے چلو

شفیع اپنا ہے محشر مین احمد مرسل
طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو

نہین ہے کوئی بہی مشکل رہ اطاعت مین
یہ نفس بد ہے عدو اسکا سر کچل کے چلو

بنی کے امتی ہونیکا فخر بیجا ہے
ذرا بہی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو

جہان مین نام تمہارا ہو شمع سا روشن
جو سوز عشق نبی مین پگہل پگہل کے چلو

اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کر لو
ملال و حزن سے فرد انہ ہاتھ مل کے چلو

اجل یہ سر پہ کھڑی کہہ رہی ہے شام و سحر
چلیگی تیغ سر رہ ذرا سنبھل کے چلو

ای **بادشاہ** لکھو سادہ سادہ نعت نبی
کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

مصرع طرح "مسیحا ہو جو بیماروں کو دم بھر دیکھتے جاؤ"

نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ
خدا کے پاس درجے اپنے برتر دیکھتے جاؤ

لکھا نعت نبی کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ
فدا سب قدسیاں ہیں آج اسپر دیکھتے جاؤ

کرم سے امت اپنی روز محشر دیکھتے جاؤ
مسیحا ہو جو بیماروں کو دم بھر دیکھتے جاؤ

بہار روضۂ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شئی
نظر کھنچتی ہے ساری عمر اکثر دیکھتے جاؤ

شب معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے
تمہاری عظمت و شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ

مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے
ہمارے بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ

مبارک قبر سے اپنے نکلکر یا رسول اللہ
اس امت کا تمہارے حال ابتر دیکھتے جاؤ

ربیع الاول آیا غلغلہ صل علیٰ کا ہے
مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ

سمجھ لو شکر خوف الہٰی کی ہے فیروزی
تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ

ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے
نہ کہلائے جو خدا تمکو برابر دیکھتے جاؤ

فلک پر **بادشہ** دیکھو گے کیا عقد ثریا کو
ہمارے شاہد معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

مصرع طرح "تمہیں سے پوچھتے ہو جان نثار کیسے ہو"

خدا کی شان ہے تم باوقار کیسے ہو
حبیب حضرت پروردگار کیسے ہو

شفیع کون قیامت میں ہے تمہارے سوا
گناہگار ہیں تم غمگسار کیسے ہو

جو خاصگان خدا ہیں تم انکے ہو سرتاج
رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو

تمہارے گیسو ورخ پر فدا ہین ہم دلسے
نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو

خجل جو تم سے ہین حورین تو منفعل غلمان
ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو

خدا کے بعد ہو تم سب سے افضل و اعلیٰ
مین کیا بتاؤن کہ با افتخار کیسے ہو

تمہارا سرمہ ہین سرمہ جواہر ہے
تم اے مدینہ کے گرد و غبار کیسے ہو

نہ محو ہونگے کبھی داغہائے عشق نبی
مکان دل کے ای نقش و نگار کیسے ہو

خستہ حال اس امت کا یا نبی دیکھو
اوٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو

نبی کے قول کی یارو نہو اگر تقلید
پھر انکے امتی جان نثار کیسے ہو

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ پہنچو گے
ای **بادشاہ** کہو بے قرار کیسے ہو

مصرع طرح ہوے انجان دل لیکر کہ ایسے دلربا تم ہو

شفیع المذنبین تم ہو محمد مصطفے تم ہو
مریضان گنہ ہم ہین دوا تم ہو شفا تم ہو

خدا کے بعد افضل کوئی تب مین نہین تم سا
صفت ہر ایک ہے تم مین سزاوار ثنا تم ہو

خدا کی ہے قسم ہمکو نہین طوفان کا خدشہ
یقین ہے کشتی امت کے اپنے ناخدا تم ہو

خدا کے گو کہ ہو بندے خدا و ندا اپنے ہین لیکن
خدا سے ہے جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو

نبی کا عشق ہے ہمکو نبی کے مدح خوان ہم ہین
عجب ہے شاعرو فرضی بتون کے مبتلا تم ہو

تمہین ہو باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم
نبی اعظم و اکرم رسول رہنما تم ہو

اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم اسکے
نہین خورشید کو گر دین ہم اسکے ضیا تم ہو

خدا نے کیسے پیغمبر کے امت مین کیا داخل
ای امت شک نہین ہے جسے منا بحث رسا تم ہو

مقرب بارگاہ ایزدی مین کون ہے ایسا
جہان مین جتنے مرسل آتے اونکے پیشوا تم ہو

فنا کے اور بقا کے بھید سے جو کوئی واقف ہے
وہ یہ کہتا ہے ہم عین فنا عین بقا تم ہو

گدائی مین در احمد کے لطف بادشاہی ہے

ہزاران شکر ہے ای بادشہ اسکے گدا تم ہو

یہ قصیدہ ایک دوست متوطن بنگلور کے فرمایش سے لکھا گیا

فدا ہو کیون نہ دل تجھہ پر ہمارا یا رسول اللہ
نہین تجھہ سا کوئی خالق کا پیارا یا رسول اللہ

تمنا ہے نہ جنت کی نہ شوق حور و غلمان ہے
ہمین بس ہے ترے رخ کا نظارا یا رسول اللہ

رہیگا سرخ رو بیشک وہی مومن قیامت مین
ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ

جو کچھہ ہے آرزو دل مین مدینے کے سفر کی ہے
نہین ہے خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ

عروج عظمت توحید تہی منظور سرتاسر
جو تجھہ پر حق نے قرآن کو اوتارا یا رسول اللہ

ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہوگا
کرے کیا ہمکو دوزخ کا شرارا یا رسول اللہ

پسندیدہ تہی یکتائی تری کسدرجہ خالق کو
نہ تہا سایہ کا ہونا بہی گوارا یا رسول اللہ

عبث ہین یہ مری آنکھین عبث میری بصارت ہے
نہ دیکھا آج تک روضہ تمہارا یا رسول اللہ

ادب سے سرنگون رہتا ہے کلک بادشہ ہر دم
ہے تیری نعت کب لکھنے کا یارا یا رسول اللہ

یہ غزل حضرت رسول مقبولؐ کے روضۂ مطہرہ کے روبرو مصنف مرحوم نے پڑھا تھا

بر آئی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ

کہان ہون کون ہون کیا دیکھتا ہون آج آنکھون سے
مجھے اس خوش نصیبی پر ہے حیرت یا رسول اللہ

بہار گنبد خضرا کا نظارہ جو پایا ہون
نہ کیون ہو سبز میری کشت قسمت یا رسول اللہ

نہ تہا مین بندۂ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ

نہین پہولا سماتا ہون خوشی سے اپنے جامہ مین
ملی ہے جیتے جی اب سیر جنت یا رسول اللہ

ملائک کر رہے ہین در پہ تیرے جبہہ فرسائی
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ

ہے واقف جسطرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
خدا ہی جانتا ہے تیری عظمت یا رسول اللہ

کمالات و فضایل جسقدر سب انبیا مین تہے
ملی ان سبکی تجھکو جامعیت یا رسول اللہ

میان عالم و حق برزخ کبریٰ ہے تو بیشک
تری کچھ اور ہے شان رسالت یا رسول اللہ

کہوں کیا مین ہے تجھپر منکشف حالت مری یکسر
نہین کچھ عرض حاجت کی ہے حاجت یا رسول اللہ

ہوی افسوس کچھ مجھسے نہ پابندی شریعت کی
نہ مین نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ

نہ رغبت نیک کامون سے نہ نفرت تھی گناہوں سے
رہا کسدرجہ مجھکو خواب غفلت یا رسول اللہ

سراپا مجرم و عاصی ہوں نادم ہوں پشیمان ہوں
مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ

تری امت مین ہونیکا نہ کیونکر فخر ہو مجھکو
تھی سارے انبیا کو جسکی رغبت یا رسول اللہ

شفیع المذنبین ہے رحمتہ للعالمین ہے تو
نگاہ لطف سے ہے تیری کفایت یا رسول اللہ

ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقے
قیامت مین مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ

زبان کو کس لب شکر کے ہے تری توصیف کا یارا
قلم کو کس کے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا **بادشہ** کہتے ہین سب مجھکو
یہ کافی ہے مجھے دنیا مین عزت یا رسول اللہ

مصرع طرح "بندہ پرور کبھی مجھ پر بھی عنایت ہو جائے"

پھر دوبارہ مجھے یثرب کی زیارت ہو جائے
اوج پر پھر جو مرا نیر قسمت ہو جائے

کسلئے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے
یا نبی امت عاصی کی شفاعت ہو جائے

جائین ہم خلد مین کفار جلین دوزخ مین
غم ادہر انکو ادہر ہمکو مسرت ہو جائے

حمد کا لیکے لوا حشر مین جب تو نکلے
انس و جن کیا ہین فرشتونکو بھی حیرت ہو جائے

اشک عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل
کیا عجب کوثر و تسنیم پہ سبقت ہو جائے

تیری شیرین سخنی کی جو لکھوں مین توصیف
میرے ہر لفظ مین مصری کی حلاوت ہو جائے

گنج قارون کی مرے پاس حقیقت کیا ہے
گر میسر تری دیدار کی دولت ہو جائے

اگر ہو ثابت قدمی میری رضا کے حق مین
جو مصیبت ہو مرے واسطے راحت ہو جائے

ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل
یک سر مو جو جدا ہم سے شریعت ہو جائے

چہوڑین پاک لخت سے وہ بوسیدہ خیالات اپنے
فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہوجائے

شاعری سے یہی مقصود ہے اے شاہ رسل
بادشہ کی ترے مداحوں مین شہرت ہوجائے

مصرع طرح "بس ہوچکی نماز مصلّٰی اوٹہائے"

عشق رسول پاک کا بیڑا اوٹہائے
قرب خدا کا اس سے نتیجا اوٹہائے

نام اپنا دینداری مین اچہا اوٹہائے
خلد برین کا لطف دوبالا اوٹہائے

مقدم کی خیر رحمت خالق منائیگی
اپنا قدم جو سوئے مدینہ اوٹہائے

رغبت نہین ہے دین سے جنکو کہینگے وہ
بس ہوچکی نماز مصلّٰی اوٹہائے

محشر مین کیا جواب وہ دینگے جو کہتے ہین
بس ہوچکی نماز مصلّٰی اوٹہائے

دل مین ہمارے گویا ہے یہ نقش کالحجر
کیونکر خیال یثرب وبطحا اوٹہائے

ہم ہین نیاز مند نبی ہمکو کیا ضرور
فرضی بتون کے ناز جو بیجا اوٹہائے

آیا ہے جو کہ عہد مین دیکہیگا وہ لحد
اس زندگی کا دل سے بہروسا اوٹہائے

دیدار دوست کی ہے تمنا اگر تمہین
غفلت کا اپنی آنکہ سے پردا اوٹہائے

غیرونکا عشق اور ہے عشق نبی ہے اور
کھو سنگ برنیسا اور دریکتا اوٹہائے

منظور گر مسرت عقبیٰ ہے بادشاہ
بار غم رسول ہمیشہ اوٹہائے

مصرع طرح "ستم سے باز آظالم قیامت ہونے والی ہے"

ترے عشاق کی محشر مین عزت ہونے والی ہے
اونہین حاصل ہر یک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے

نہ گہبراؤ گنہگارو تمہین اپنے پیمبر سے
عنایت ہونے والی ہے شفاعت ہونیوالی ہے

معزز تر وہی ہین جنکے دل مین نور ایمان ہے
یقین کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے

مبارک ہے وہ دل جس مین تری معمور الفت ہے
مبارک وہ زبان ہے جس سے مدحت ہونیوالی ہے

ڈرو اللہ سے اے منکرین دین پیغمبر
تمہین یکدن قیامت مین قیامت ہونیوالی ہے

کہا حق نے تو ختم المرسلین بیشک ہے تیرے بعد
نہ دنیا مین نبوت اور رسالت ہونیوالی ہے

گھمنڈ عظمت کا تھا گردون کو لیکن یہ نہ تہا معلوم
زمین پر پائینی تیری ولادت ہونیوالی ہے

مزاحم ہو نہین سکتے کبھی اسباب دنیاوی
دوبارہ گر مدینہ کی زیارت ہونیوالی ہے

ہمین اے نفس بد تونے ہی ڈالا قعر ذلت مین
ستم سے باز آ ظالم قیامت ہونیوالی ہے

بتون کے عشق کے اشعار کا خواہان نہین کوئی
مہذب سلسلے مین اس سے نفرت ہونیوالی ہے

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبی کا بادشہ ہرگز
طفیل اس کے رسا اپنی طبیعت ہونیوالی ہے

مصرع طرح "نہایت رابطہ گردن کو ہے قاتل کے خنجر سے"

مرے دل کو ہے نسبت اسطرح عشق پیمبر سے
جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جوہر سے

نہین مقصود جنت سے نہ جنت کے کسی گھر سے
مری آنکھونکو دلچسپی مدینہ کے ہے منظر سے

مجھے کیا کام فرضی حسن سے اور فرضی دلبر سے
مین سچا ہون مجھے سچی محبت ہے پیمبر سے

ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہین ہرگز
نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے

بجز قلب سخنور کب کوئی قدر سخن جانے
صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زرگر سے

ہے اپنے نفس کا کشتہ عدو جو ہے شریعت کا
نہایت رابطہ گردن کو ہے قاتل کے خنجر سے

لکھون کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا
بنالون روشنائی مین نہ جبتک مشک وعنبر سے

نہ رو کو خلد سے مجھکو نبی کا امتی ہون مین
جو پرسش ہو فرشتو پوچھ لو تم اپنے داور سے

غم ہجر نبی مین اشک جو بہتے ہین آنکھون سے
فزون رتبہ ہے اونکا آب زمزم آب کوثر سے

مری امید کی کھیتی ابھی سرسبز ہو جائے
ذرا سا پانی تیرا اگر ابر کرم برسے

نبی کے آستان کی ہے گدائی بادشہ حاصل
مجھے ہے برتری جمشید و دارا اور سکندر سے

مصرع طرح "فنا کے بعد بھی دل مین خیال یار باقی ہے"

نہ کوئی شوق و ارمان دل مین اب نہار باقی ہے
فقط عشق جناب احمد مختار باقی ہے

عجب کیا گر صدا اصل علی کی قبر سے نکلے
فنا کے بعد بھی دل مین خیال یار باقی ہے

بہار خلد پر رضوان تجھے یہ فخر بیجا ہے
زمین پر کوچۂ احمد کا جب گلزار باقی ہے

دماغ اپنا نہین محتاج ہرگز مشک و عنبر کا
خیال زلف حضرت اس مین جب ہر بار باقی ہے

فنا ہونیکو آتے ہم ہر یک لائق فنا کے ہین
اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے

مین کہدونگا فرشتون سے نہ لیجاؤ جہنم کو
ابھی دل مین امید رحمت غفار باقی ہے

تصدق گر نہین ہے تو نبی کی پاک تربت پر
تری گردش یہ کیون ای مہر پر انوار باقی ہے

نبی کی وصف کا حق کب ہوا پورا ادا مجھسے
مرے پہلو مین دل منھ مین زبان بیکار باقی ہے

خدا کے واسطے اب ای اجل اتنی نہ کر جلدی
مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے

گناہون پر گنہ کرتے رہے شام و سحر افسوس
نہ توبہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے

رہو گے گر نہ تم باقی تو غم کیا **بادشہ** اسکا
جہان مین جب تمہاری شہرت اشعار باقی ہے

مصرع طرح "اس ایک جان پر مری لاکھون ستم ہوئے"

اوصاف مصطفے نہ کسی سے رقم ہوئے
عاجز تمام اہل قلم یک قلم ہوئے

الفت مین مصطفے کے جو ثابت قدم ہوئے
دنیا مین آخرت مین وہی محترم ہوئے

پرسش کا خوف کیا ہمین دوزخ کا کیا خطر
محشر مین جب شفیع وہ شاہ امم ہوئے

برپا جو تو نے دین متین کا علم کیا
کفار سرنگون ہوئے بت منہدم ہوئے

خلق عظیم حق نے کہا شان مین تری
اعدائے دین مسخر خلق و کرم ہوئے

کہدو یہ انسے جو رہ حق مین ہوئے نثار
تم کامیاب ہوگئے محروم ہم ہوئے

توحید حق سے ہوگیا پر نور یک جہان
روشن فقط نہ کشور عرب و عجم ہوئے

فکر معاش حرص و ہوا خواہشات بد
اس ایک جان پر مری لاکھوں ستم ہوے

ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستان
جتنا بڑھے ہوسے تھے ہم اتنا ہی کم ہوے

سچا ہو عشق چاہیے سچا کلام اب
فرضی جو عاشقان تھے وہ سب کالعدم ہوے

جز نعت پاک کچھ نہیں لکھتے ہو **بادشاہ**
تم شاعران دہر میں کیا مغتنم ہوے

مصرع طرح "وہ کہتے ہیں کہ لو پھر آگیا کیا بھیجا دل ہے"

جہان کے عشق بازون مین ہمارا کچھ جدا دل ہے
ہر یک شام و سحر پابند عشق مصطفےٰ دل ہے

طفیل عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے
سکندر طبع ہون مین اور میرا آئنہ دل ہے

ہر یک دم تا دم آخر جو دم امت کا بھرتا تھا
اسی کا مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے

رسول اللہ کا رتبہ ہے یون سارے رسولون مین
تمام اعضائے انسانی مین جیسا مقتدا دل ہے

یقین ہے مجھکو لیجائیگا پھر یکدن مدینہ کو
تن اپنا مثل کشتی ہے تو اسکا ناخدا دل ہے

وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا
نبی کا نام ہے ورد زبان محو ثنا دل ہے

نہ متحمل ہوے ارض و سما بار امانت کے
جو متحمل ہوا اسکا تو وہ انسان کا دل ہے

جہان مین جسکو غفلت رہتی ہے احکام شرعی سے
سزا پائیگا وہ محشر مین اسکا ناسزا دل ہے

کسی دن نرم ہوتا ہی نہین خوف الٰہی سے
یہ کیا پہلو مین میرے سخت پتھر سے سوا دل ہے

نہ فرضی عشق ہے مجھکو نہ جھوٹا ہے سخن میرا
مین سچ کہتا ہون ان باتون سے میرا بدمزا دل ہے

نہ کیون تفویض کرون **بادشہ** ہر کام خالق پر
وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

مصرع طرح "ہوے بدنام الفت مین وصال یار سے پہلے"

ہے دل وابستہ کوئے سید ابرار سے پہلے
ہون شیدا اوسکا ای رضوان تیرے گلزار سے پہلے

نہ ہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایمان کی
مین پوچھونگا یہی ہر مومن و دیندار سے پہلے

محبت مین نبی کے پائی ہے انصار نے سبقت
مہاجر گرچہ ایمان لائے تھے انصار سے پہلے

مجھے جنت مین بجانیکی کوشش بعد اسکے ہو
بچا لو یا نبی مجھکو عذاب نار سے پہلے

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مرے لب پر
لبون کو چوم لیتی ہے زبان کس پیار سے پہلے

بشارت آپکی سب دیتے آئے ہر زمانہ مین
پیمبر جتنے آتے احمد مختار سے پہلے

فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیرونکا
نہین اسلام پھیلایا گیا تلوار سے پہلے

ادھر ظلم و ستم تہا اور ادہر لطف و عنایت تھی
پڑا تھا آپ کو کیا سابقہ کفار سے پہلے

مسیحا آپ ہو سب کے مین بیمار محبت ہون
مجھے سیراب کردو شربت دیدار سے پہلے

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی **بادشہ** تجھکو
کہان رجحان تہا یون نعتیہ اشعار سے پہلے

مصرع طرح "فنا کیسی بقا کیسی جب اسکے آشنا ٹھہرے"

شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفٰے ٹھہرے
دل امت مین خوف حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے

تفاوت ہے یہی اپنے نبی مین اور عیسٰی مین
پرے وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے

نہ نکلے منھہ سے کچھ ہان نعت حضرت دمبدم نکلے
نہ ٹھہرے دل مین کچھ ہان عشق شاہ انبیا ٹھہرے

جو منکر دین کا ہے تنزد حق نزد رسول حق
برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے

جگر مین دل مین جان مین تیرا جب عشق و ولا ٹھہرے
نہ کیون ہر دم زبان پر یا محمد کی صدا ٹھہرے

نہ کیونکر وصف گیسو سورۃ واللیل کو کہئے
ترے رخسار کی توصیف مین جب والضحٰی ٹھہرے

غبار روضۂ اطہر جو یثرب سے صبا لائے
ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ توتیا ٹھہرے

کرم سے یا نبی ہمکو مدینہ جلد بلوا لو
دل عشاق مین صبر و تحمل تا کجا ٹھہرے

طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہم کو
شریعت مین نہ مستحکم قدم جب دایما ٹھہرے

خیالی شاعرون سے دور جاہان حضرت مین
وہ مشتاق نبی اور یہ بتون کے مبتلا ٹھہرے

مدینہ کی سفر کی کسطرح رغبت مکمل ہو
نہ جبتک شوق خود مانند خضر رہنما ٹھہرے

غریق بحر الفت تیرے یہ ہر وقت کہتے ہین
فنا کیسی بقا کیسی جب اسکے آشنا ٹھہرے

قلم تیرا چلے کیا **بادشہ** نعت پیمبر مین
یہان ہر صاحب طبع رسا جب نارسا ٹھہرے

مندرجہ ذیل غزلین مشاعرۂ مدراس کیلئے لکھی گئین اور گلدستۂ خورشید مین طبع ہوئین

مصرع طرح "بے اختیار آنکھہ سے آنسو نکل گئے"

منھہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے
الفاظ سارے نور کے سانچے مین ڈہل گئے

ہجر نبی مین آہ کے شعلے نکل گئے
خرمن قرار و صبر کے یکلخت جل گئے

عشاق مصطفےٰ مین ہو روشن نہین کا نام
جو سوز دل سے شمع کی صورت پگھل گئے

چھٹتا نہین ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
گر آج بچ گئے تو سمجھ لو کہ کل گئے

صحبت بدون کی کرتی ہے نیکو نکو بھی خراب
کیچڑ ہوا زیادہ تو پاؤن پھسل گئے

حق ادب ادا نہوا ہم سے دوستو
روضہ پہ مصطفےٰ کے جو ہم سر کے بل گئے

رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسین پر
لرزہ ہوا زمین کو فلک سارے ہل گئے

دایم رہے سعید ازل دین پہ استوار
جو تھے شقی وہ دین متین سے بدل گئے

اے **بادشاہ** اپنے گناہون کو کرکے یاد
بے اختیار آنکھہ سے آنسو نکل گئے

مصرع طرح "آسمان پر اپنے نالے جائینگے"

پوچھو مت دنیا سے کیا لے جائینگے
نام اچھا یا برا لے جائینگے

گور مین ہم کیا ضیا لے جائینگے
شمع عشق مصطفےٰ لے جائینگے

تم جو جا ہو لے چلو اے شاعرو
ہم پیمبر کی ثنا لے جائینگے

غور کیجے امتی کس کے ہین ہم
کیسے ہم دوزخ مین ڈالے جائینگے

قرب حق پائینگے عشاق رسول
ہین جو منکر وہ نکالے جائینگے

جلد بلوا لو مدینہ یا نبی
دل کو ہم کب تک سنبھالے جائینگے

شائق دیدار حضرت ہون مجھے
حورین آنکھون مین بٹھالے جائینگے

سوئے یثرب میرے دل کے ساتھ ساتھ
شوق وارمان کے رسالے جائینگے

شرمساری عذرخواہی عاجزی
ہم یہی پیش خدا لے جائینگے

گو زمین پر ہم ہین لیکن ایک دن
آسمان پر اپنے نالے جائینگے

کوئی اس عظم کا ذرا دیکھے عروج
آسمان پر اپنے نالے جائینگے

روکنے والے فرشتے تو نہین
آسمان پر اپنے نالے جائینگے

خالی جاوینگے نہ ہم ای **بادشاہ**
اہل محفل کی دعا لے جائینگے

مصرع طرح "تھم ذرا او روش ناز سے چلنے والے"

ہم کبھی عشق نبی سے نہین ٹلنے والے
مثل پروانہ ہین اس شمع پہ جلنے والے

دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے
کف افسوس ہین وہ حشر مین ملنے والے

یاد آئیگی وہان بھی ہمین یثرب کی فضا
گلشن خلد سے کب ہم ہین بہلنے والے

حب دنیا نہین بعضونکو نکلنے دیتی
یون تو یثرب کو نکلتے ہین نکلنے والے

راستہ قرب الٰہی کا وہی پائینگے
دل سے جو شرع پیمبر پہ ہین چلنے والے

بادہ خوارون کا سنبھلنا تو ہے بالکل آسان
ہین کہان نشۂ دولت مین سنبھلنے والے

قلزم دہر مین مداح پیمبر گویا
صدف قلب سے موتی ہین اگلنے والے

نفع کیا ان سے جو ہین دین نبی سے آزاد
سرو گلشن نہین ہوتے کبھی پھلنے والے

بادشہ مین نہ لکھونگا کبھی جز نعت نبی
سارے اشعار ہین اس سانچے مین ڈھلنے والے

یہ غزل مشاعرۂ اردو سوسائٹی مدراس کیلئے لکھی گئی اور رسالہ ترقی تجارت مین طبع ہوئی

مصرع طرح "میرے حضور مجھکو تو نگر بنا ئینگے"

دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنا ئینگے
ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنا ئینگے

ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خلق کو
طبع رسا کو آج سکندر بنا ئینگے

اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھینگے ہم
رگہائے جان کے تار کا مسطر بنا ئینگے

آنکھین بچھاتے جائینگے یثرب کی راہ مین
ہم سر کو اپنے پاؤن کا ہمسر بنا ئینگے

دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستان
بگڑا ہے بخت اسکو مکرر بنا ئینگے

رگڑینگے وہان جبین کو پئے سجدۂ خدا
داغ جبین کو غیرت اختر بنا ئینگے

کرتے ہین وصف نکہت گیسو کا ہم ترے
محلس کو سارے آج معنبر بنا ئینگے

اعدائے دین کے دل مین خلش کیون نہو فزون
ای نوک خامہ ہم تجھے نشتر بنا ئینگے

ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیان
ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنا ئینگے

ہر خار مین عیان گل رعنا کا ڈہنگ ہو
ہر یک خذف کو رو کش گوہر بنا ئینگے

رو ئینگے گر نہ پا ئینگے جنت مین تیری دید
آنکھون کو اپنے چشمۂ کوثر بنا ئینگے

جب ہم سنا ئینگے تری رحلت کا واقعہ
ہر صف کو خلق کے صف محشر بنا ئینگے

حق نے کہا کہ تجھسا کوئی ذی شرف نبی
ہم نے نہین بنایا نہ اپسر بنا ئینگے

خوبان بھی وصف احمد مرسل کے واسطے
صل علی کے لفظ کا زیور بنا ئینگے

میلاد کی خوشی مین چراغان کرینگے ہم
ہر یک مکان کو خلد کا منظر بنا ئینگے

چرچے رہینگے وعظ و قصاید کے جابجا
عقبیٰ کے زاد راہ کو بہتر بنا ئینگے

بیشک طفیل در نہم و دنیار داغ عشق
میرے حضور مجھکو تو نگر بنا ئینگے

ہمکو ذریعہ نعت نبی کا ہے مکتفی
یثرب مین قبر اپنی مقرر بنا ئینگے

اشعار **بادشاہ** یہ کہتے ہین بار بار
ہم مومنون کے دل کو مسخر بنا ئینگے

مائل نعت ہے ہر وقت طبیعت میری
اندنون رشک ملائک ہے سعادت میری

یک نظر اسکے کرم کی ہو تو پھر محشر مین
حور و غلمان مرے کوثر مزاحمت میری

آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام
ہائے غفلت یہ مری حیف یہ قسمت میری

چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری
کیون نہ قربان ہو بصیرت پہ بصارت میری

اس لب پاک کے صدقے کہ کہا تہا جس نے
زائر روضہ پہ واجب ہے شفاعت میری

صورت بلدۂ طیبہ کا ہون شائق یا رب
آرزو جلد یہ بر لا کسی صورت میری

مانع راہ ہین ہر چند کہ اسباب جہان
شوق کو اور بڑہا دیتی ہے ہمت میری

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دونگا ہرگز
ماہ و خورشید کرین لاکھ لجاجت میری

بادشہ مجھکو ہے شاہان جہان سے کیا کام
در احمد کی گدائی مین ہے عزت میری

جہان مین تم سا کوئی صاحب جمال ہی ہے
کہ جسکا عاشق شیدا وہ ذوالجلال ہی ہے

ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے ہین عشاق
رضائے حق سے کوئی عمدہ تر مآل ہی ہے

ہمیشہ مست ہین ہم عشق سرور دین مین
یہ وہ شراب ہے جو پاک ہے حلال ہی ہے

تصدق اس شہ والا کے ذات مین جسکے
کرم ہے قہر ہے لینت ہے اعتدال ہی ہے

صحابی دونون ہین دونون ہین جان نثار نبی
اگر صہیب اودہر ہے ادہر بلال ہی ہے

ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز
کمال جسکو ہے آخر اوسے زوال ہی ہے

نبی کے خال سے حیرت ہے نجم تابان کو
خجل اس ابروئے خمدار سے ہلال ہی ہے

فقط تمہاری محبت نہین ہے سینہ مین
متاع شوق سے دل میرا مالامال ہی ہے

شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب
نجات پانے مین کیا ہم کو احتمال ہی ہے

دوبارہ مجھکو مدینہ مین جلد بلوا لو
یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال ہی ہے

دماغ مین ہین خیالات سارے دنیا کے
بہلا کسیکو کبھی موت کا خیال ہی ہے

ہمارے واسطے تاحشر بس ہین یہ دو چیز
کلام پاک ہے یک ایک تیری آل بہی ہے

نظر کرم کی ہو اس **بادشاہ** عاصی پر
حقیر و عاجز و بیکس ہے خستہ حال بہی ہے

یہ نظم جلسۂ میلاد شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۲۹ھ ہجری کے لئے لکہی گئی

رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن بہتر ہے
دل و جان نام پر اونکے جو ہو قربان بہتر ہے

انہی سے ہمکو عزت ہے انہی کی ہمکو الفت ہے
انہین کا ذکر ہے پیارا انہی کا دہیان بہتر ہے

وہی سرتاج ہین سب کے وہی محبوب ہین رب کے
انہی کی شرع اچہی انکا ہر فرمان بہتر ہے

خدا کے بعد افضل جز محمد کے نہین کوئی
اگر ایمان کی پوچہو تو یہ ایمان بہتر ہے

کہینگے اہل محشر دیکہکر اعزاز پیغمبر
خدا کی سلطنت مین واہ کیا دیوان بہتر ہے

سلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و حشمت سے
گدایان در احمد کی عز و شان بہتر ہے

مدینہ اپنا مسکن ہو مدینہ اپنا مدفن ہو
یہی ہے آرزو عمدہ یہی ارمان بہتر ہے

مبارک ذات حضرت اسطرح ہے جملہ مرسل مین
خدا کے سب کتب مین جسطرح قرآن بہتر ہے

کیا ہے تو نے پیدا ہمکو امت مین محمد کی
الہی تیرے احسانون مین یہ احسان بہتر ہے

منائین کیون نہ شادی آج ہم اسکے ولادت کی
نہ ہرگز ایسی نعمت کا ہمین کفران بہتر ہے

یہان خوشتر ہے ہمکو سیر گلزار مدینہ کی
وہان شاید تجہے فردوس ای رضوان بہتر ہے

یہی جنت مین عشاق نبی حورون سے کہدینگے
جو کچہہ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے

پلادو شربت دیدار اب اے ساقی کوثر
مریضان محبت کو یہی درمان بہتر ہے

جنون ہے عشق احمد کا ہون پرزے دامن دل کے
ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے

شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلی تر
ہے جسکو خوف عقبی کا وہی انسان بہتر ہے

خلاف شرع داخل گر کوئی بہی بات ہو اسمین
نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے

ہے ساری محفلون مین محفل میلاد یون افضل
ہمارے جسم مین جیسی ہماری جان بہتر ہے

یہاں موجود اب علما ہین شاعر ہین مقرر ہین
عنادل وہ ہین اور انکو یہ چمنستان بہتر ہے

یہ وہ محفل ہے جس مین خیر و برکت ہے سعادت ہے
دل مومن کو بیشک اسطرف میلان بہتر ہے

مبارک ہو یہ جلسہ آج منتظمین جلسہ کو
نجات آخرت کا انکے یہ سامان بہتر ہے

یہی ہے آرزو ہر سال یہ جلسہ رہے قائم
ہمارے دین کا ہر کیطرح اعلان بہتر ہے

ہے جنکے پاس اس دنیا کی وقعت دین سے افزون
ہمین کیا کام ہم ان سے رہین انجان بہتر ہے

الٰہی **بادشہ** کو رکھیے محکم حب احمد مین
ہمیشہ خانۂ دل مین یہی مہمان بہتر ہے

یہ نظم جلسۂ عید المیلاد ۱۳۳۳ ہجری کے لیے لکھی گئی

آج میلاد پیمبر کا مبارک دن ہے
آج کیا رحمت داور کا مبارک دن ہے

آج دنیا مین ہوے باعث دنیا پیدا
آج ہم سب کے مقدر کا مبارک دن ہے

آج کی عید ہے سرتاج تمام عیدون کی
آج سب نبیون کے افسر کا مبارک دن ہے

دن یہ مسعود نہین ہے فقط انسان کیلیے
ملک و جن کے بھی لشکر کا مبارک دن ہے

حورین جنت مین فلک پر ہین ملایک کہتے
آج پیدائش سرور کا مبارک دن ہے

کسقدر جوش پہ ہے فرحت عید المیلاد
آج مومن کے ہر ایک گھر کا مبارک دن ہے

کون ہے وہ جو نہین نعت نبی مین مصروف
آج ہر ایک سخنور کا مبارک دن ہے

ایضاً

زبان جبتک دہن مین اور تن مین جان باقی ہے
رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن باقی ہے

قسم حق کی ہے بیشک ہم چلے جاینگے جنت مین
ہمین کیا خوف محشر ہے اگر ایمان باقی ہے

نبی باقی نہین دنیا مین لیکن اسنے چھوڑا ہے
ادہر آل اسکی باقی ہے ادہر قرآن باقی ہے

نہ ہو تعظیم گر انکی نہ ہون گر انکے ہم پیرو
تو پھر کیا دین کی عظمت ہے پھر کیا شان باقی ہے

دوبارہ دیکھلون آنکھون سے مین روضہ پیمبر کا
کوئی ارمان نہین دلمین یہی ارمان باقی ہے

خوشی مین اس مہ میلاد کے ہین سب کے سب داخل
ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے

طفیل احمد مرسل الٰہی بخشدے اسکو
جہان مین بادشہ نیک عبد نافرمان باقی ہے

غزلیات حسن و عشق

یہ غزل جناب محمد عبدالرزاق صاحب راسخ صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ گلبرگہ کے مصرع طرح پر لکھی گئی

تیرا سودا نہو جس سر مین وہ سر کچھ بھی نہین
درد تیرا نہ ہو جس مین وہ جگر کچھ بھی نہین

جسطرح غیر پہ ہے مجھپہ نظر کچھ بھی نہین
جو عنایت ہے او وہ رہی ہے ادہر کچھ بھی نہین

ظلم جو کرتے ہین کر لیجیے حسرت یہ ہے
اے بتو کیا تمہین اللہ کا ڈر کچھ بھی نہین

باعث شہرت زہاد ہے رندون کا وجود
گر نہو عیب تو پھر قدر ہنر کچھ بھی نہین

دست قاتل کی خطا ہے نہ قصور خنجر
سخت جانی کا برا ہو کہ اثر کچھ بھی نہین

خط نمایان ہین رخ پر ابھی اس کمسن کے
یہ وہ مصحف ہے جسے زیر و زبر کچھ بھی نہین

صدمہ ہجر ہے کیا وصل کی جب ہو امید
سچ ہے اس نفع کی نسبت یہ ضرر کچھ بھی نہین

چھوڑتا کیون ور لیلیٰ کو جو عاشق ہوتا
عشق کیا چیز ہے مجنون کو خبر کچھ بھی نہین

بادشہ خوف نہین ہے سفر عقبیٰ کا
مگر افسوس یہ ہے زاد سفر کچھ بھی نہین

یہ غزل اخبار "تحفۂ قیصری" مدراس مطبوعہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع مین شائع ہوئی تھی

ہے یہ کس رشک مسیحا سے محبت میری
صدقے ہوتی ہے مرض پر مرے صحت میری

نہ وہ آیا پس مردن مجھے مٹی دینے
خاک نکلیگی مرے دل سے کدورت میری

غم ہے کیا پاس مرے کوئی رہے یا نہ رہے
پاس و حرمان مرے کرتے ہین رفاقت میری

کسکو کیا حق ہے ترے وصف سے اب منع کرے
میرا کاغذ ہے قلم میرا طبیعت میری

کفِ پا سے بھی ترے انکو نہ دونگا تشبیہ
ماہ و خورشید کریں لاکھ لجاجت میری

اپنے کوچے سے جو باہر وہ گیا مین نے کہا
آج خالی ہے مرے حور سے جنت میری

علم آہ کے ہمراہ ہے فوج طفلان
دیکھیے عالم وحشت مین بھی شوکت میری

ناوک غم سے جگر چھد گیا پر خوف سے یہ
اس دریچے سے نہ نکلے کہین حسرت میری

بادشہ کیون نہ رہون دل سے مین ممنون اسکا
مجھکو بیکار نہ رکھی کبھی فرصت میری

مستزاد نعتیہ

(جو ایک قصیدہ خوان کے فرمائش سے لکھا گیا)

مجھکو بلوا دیا رحمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی
جلد و کھلا مزار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

رتبہ نزدیک تیرے جو کچھ تھا ۔ سب ہیں اعلے ۔ اوسنے پایا
کیا لکھوں افتخار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

سنتے ہیں طالب تیرے وہ ہر مطلوب ۔ تیرا محبوب ۔ تیرا مرغوب
جان و دل ہیں نثار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

خوش نہ آئے مجھے باغ رضوان ۔ حور و غلمان ۔ قصر و ایوان
گر نہ دیکھوں بہار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

تازہ جبتک جہانکا چمن ہے ۔ دلکو میرے ۔ کیجیے کیجیے
بلبل گلعذار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

شق کیا چاند کو جب فلک پر ۔ وہ پیمبر ۔ غل تھا یکسر
ہے عجب اختیار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

بادشہ شرع احمدیہ قائم ۔ رہے دائم ۔ کہتے ہر دم
کر نہ تو شرمسار محمد ۔ یا الہی ۔ یا الہی

ایضاً

کس سے ہوا دا احمد تری سب سے ہے بالا
اے بار تعالے

تو پاک و منزہ ہے تو ہے سب سے نرالا
اے بار تعالے

یہ عقل یہ جان اور یہ تن تو نے دیا ہے
سب تیری عطا ہے

مادر کے شکم مین ہمین نو ماہ ہے پالا — اے باری تعالے
مجبور ہین محتاج ہین ہم عاجز و ناچار — تو مالک و مختار
جو چاہے کرے کون تجھے روکنے والا — اے باری تعالے
ہر شئی سے تری صنعت و حکمت ہے ہویدا — عالم ترا شیدا
ہر ذرہ مین ہے تیرے ہی قدرت کا اجالا — اے باری تعالے
ہر پھول کو پوشاک جدا تو نے عطا کی — کیا شان ہے تیری
تو نے ہی درختون کو دیا سبز دوشالا — اے باری تعالے
مقبول جہان ختم رسل شافع محشر — ہے اپنا پیمبر
جس نے دل کفار مین یک زلزلہ ڈالا — اے باری تعالے
بندہ ہے ترا **بادشہ** خستہ دل افگار — شرمندہ گنہگار
جز تیرے ہے کون اسکی خطا بخشنے والا — اے باری تعالے

مدح خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

یہ نظم جلسۂ فضایل خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ منعقدہ ۳ ۲ ربیع الاوّل ۱۳۳۴ھ مین پڑہی گئی

رسول اللہ کے پہلے خلیفے حضرت صدیق رض — تمام امت کے سچے رہنما تھے حضرت صدیق رض
اشارہ حق کا ہے جب ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَار — نہ پوچھو شان و عظمت مین تھے کیسے حضرت صدیق رض
وفات سرورِ عالم ہوی ہے جس مہینے مین — اسی مہ مین خلافت کو سجاتے حضرت صدیق رض
وجاہت مین ریاضت مین صداقت مین شرافت مین — عدیم المثل کیا عہد بشر سے تھے حضرت صدیق رض
شرف کا لفظ خود ہردم کمر بستہ تہا خدمت مین — فضیلت نام والا پر تہی صدقے حضرت صدیق رض
صحابہ تھے نبی کے ایک سے یک افضل و اکمل — مگر اوصاف دیگر تھے تمہارے حضرت صدیق رض
وفاداری تہی غمخواری تہی سچی جانثاری تھی — پیمبر کے تھے کیسے دوست سچے حضرت صدیق رض

نبی نے جب سنایا واقعہ معراج کا اپنے ۔۔۔ کہا صدقنا تم نے سب سے آگے حضرت صدیقؓ
نہ کیوں مغضوب اللہ وہ نبی ہو جائے وہ انسان ۔۔۔ رکھا ہے دل مین جس نے بغض تم سے حضرت صدیقؓ
گروہ انبیا کے بعد صدیقون کا رتبہ ہے ۔۔۔ ملے صدیقیت کے تمکو رتبے حضرت صدیقؓ
ہوئی ہے اور افزون روشنی دین پیمبر کی ۔۔۔ خلافت سے جو مثل مہر چمکے حضرت صدیقؓ
ہمیشہ حکم حق حسکم نبی پر تہا عمل اُن کا ۔۔۔ محب اللہ کے اللہ والے حضرت صدیقؓ
تہا ڈہائی سال کا عہد خلافت جسکو طی کر کے ۔۔۔ ہزاران حیف اس دنیا سے گزرے حضرت صدیقؓ
جوانون مین تو حیدر پہلے ایمان لائے حضرت پر ۔۔۔ مگر سن یافتہ لوگون مین پہلے حضرت صدیقؓ

نہین علم و کمال اس **بادشاہ** خستہ حالت کو
تمہاری مدح وہ کسطرح لکھے حضرت صدیقؓ

یہ نظم منقبت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین لکھی گئی ۔

خلیفہ شہ جن و بشر جناب عمرؓ ۔۔۔ عجیب نامور و مقتدر جناب عمرؓ
دوم خلیفہ وہ خلفاء راشدین مین تھے ۔۔۔ گروہ رکھتے تھے شان دگر جناب عمرؓ
خلافت اور نیابت کے اوج پر بیشک ۔۔۔ مثال مہر تھے رخشندہ تر جناب عمرؓ
عمر کے نام سے کفار کانپ جاتے تھے ۔۔۔ تھے رزمگاہ مین یک شیر نر جناب عمرؓ
جہان مین کفر و ضلالت کو بت پرستی کو ۔۔۔ کیا ہے خوب ہی زیر و زبر جناب عمرؓ
ہزارون سیکڑون مفتوح ہوگئے ہین دیار ۔۔۔ تھے خادم آپکے فتح و ظفر جناب عمرؓ
جو الدبیت مقدس کیا نصارٰی نے ۔۔۔ پڑی جو آپکے رخ پر نظر جناب عمرؓ
فقط یہ رعب تہا دین نبی برحق کا ۔۔۔ نہ اور رکھتے تھے کچھ کر و فر جناب عمرؓ
خلافت آپنے دس سال چھے مہینے کی ۔۔۔ کیا جہان سے پھر اپنا سفر جناب عمرؓ
پتنگ جیسا ہے ہر وقت شمع پر قربان ۔۔۔ فدا نبی پہ تھے یون عمر بھر جناب عمرؓ
کہا نبی نے نہین میرے بعد کوئی نبی ۔۔۔ نبی جو ہوتا تو ہوتا مگر جناب عمرؓ

بیگانہ تھے وہ ریاضت مین اور عبادت مین
خدا کے رہ مین تھے بستہ کمر جناب عمرؓ

کیا جدا حق و باطل لقب ملا فاروق
لقب یہ کیسا تھا زیبندہ تر جناب عمرؓ

موازنہ ہو عدالت سے آپ کے کیونکر
کہان وہ رتبۂ کسریٰ کدھر جناب عمرؓ

وہ عدل ہین مجوسی یہ عدل دین نبی
خزف کے طرح ہے وہ اور گہر جناب عمرؓ

نبی پہ وحی جو اتری تو اونکے حسب الرائے
تھے کیسے صاحب عز و وقر جناب عمرؓ

ہے کس کے عہد مین یون دین کو فروغ ہوا
دکھایا آپ نے سچا اثر جناب عمرؓ

ہمیشہ ہم رضی اللہ عنہ کہتے ہین
تھے آپ حامی دین کس قدر جناب عمرؓ

حقیر تھی پر پشہ سے بھی انہین دنیا
و فور رکھتے تھے گو مال و زر جناب عمرؓ

طفیل آپ کے ہو **بادشہ** کے عفو گناہ
دعا خدا سے ہے شام و سحر جناب عمرؓ

یہ نظم حلیۂ خلافت چہار خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لیے لکھی گئی۔

معظم کون ہین بعد نبی چارون خلیفے ہین
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ چارون خلیفے ہین

خلافت مین سیاست مین شجاعت مین ریاضت مین
کہ ہر یک صف مین برتر ہی چارون خلیفے ہین

خدا راضی ہمیبر خوش خلائق مین ہین یہ مقبول
ہمارے مقتدا سرو جلی چارون خلیفے ہین

فروغ دین ہے ایسے ہوے یہ دین کے والی
ہوا دین متین جن سے قوی چارون خلیفے ہین

مناقب انکے بیحد ہین مناصب انکے جید ہین
جوان ہمت جوانمرد و جری چارون خلیفے ہین

بڑہاون کسکی مین عزت گھٹاون کسکی مین شوکت
عجب اعزاز کے فی الواقعی چارون خلیفے ہین

جو اہت مین ہمیبر کے ہین ان سے **بادشہ** کہدو
کہ بیشک لائق حب دلی چارون خلیفے ہین

مدح اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یہ غزل گلدستہ "عروج خیال" مدراس کیلئے لکھی گئی مصرع طرح "ہر جا بظہر تازہ ظہور امام ہے"

اے سبط مصطفے ترا عالی مقام ہے — عز و شرف مین تیرے بھلا کیا کلام ہے

تو راحت علیؑ ہے جگر گوشۂ بتول — تو ہی فروغ دیدۂ خیر الانام ہے

ہم کیا ہین بلکہ سارے جوانان خلد کا — سید ہے پیشوا ہے تو بیشک امام ہے

ہرگز نہین ہے ماہ محرم پہ منحصر — غم تیرا تا قیام قیامت مدام ہے

تھی انتہا جو ظلم کی اعدا سے ہو گئی — صبر و رضا کی حد جو ہے تجھ پر تمام ہے

تجھ سا امام دین کو جنھون نے کیا شہید — حیرت ہے اہل دین مین پھر انکا نام ہے

دنیا مین جو سزا تھی وہ اعدا کو ملگئی — محشر مین اور پرسش خدا انتقام ہے

تشنہ رکھا ستم کیا خنجر چلا دیا — آل رسول کا یہ عجب احترام ہے

گل کر رہے ہو دین نبی کے چراغ کو — اندھیر تم مین کیسا یہ ای فوج شام ہے

رن مین ترے رفیقون نے کی اپنی جان فدا — لاریب انکے واسطے دار السلام ہے

کافی ہے **بادشاہ** پہ یک لطف کی نظر
یہ بھی ترے غلامون مین ادنی غلام ہے

سلام در غم امام ہمام ؑ حسب فرمایش احباب کرٹ پہ

آج مین لکھون غم شبیر اپنے ہاتھ سے — کربلا کی کھینچدون تصویر اپنے ہاتھ سے

شاہ کو بلوا کے آخر کوفیون نے کی دغا — سیکڑون نامے کیئے تحریر اپنے ہاتھ سے

وہ صداقت وہ عقیدت ہے کہان اے کوفیو — کھوئی تم نے عزت و توقیر اپنے ہاتھ سے

ہل گئے ارض و سما افسوس جب دم شمر نے — حلق پر شہ کے رکھی شمشیر اپنے ہاتھ سے

بیعت فاسق سے شہ کو اسلیئے نفرت رہی — تا نہ ہو کچھ دین کی تحقیر اپنے ہاتھ سے

جان اپنی جسنے کی شہ کی رفاقت مین نثار — خلد مین گھر کر لیا تعمیر اپنے ہاتھ سے

بولا عابد نے مین غمگین ہون مجھے ایذا نہ دو — ڈال لیتا ہون مین خود زنجیر اپنے ہاتھ سے

کیا خطا تھی اصغر معصوم کی اے حرملہ — تو نے اسپر بھی چلایا تیر اپنے ہاتھ سے

بادشہ سچ بات ہے یہ روبرو تقدیر کے
چل نہین سکتی کوئی تدبیر انسانی ہاتھ سے

سلام دیگر - احباب کڑپہ کی فرمائش سے انکے مجوزہ مصرع طرح پر لکھا گیا -

شہ نے کہا کیا جیتے ہین اعدا مرے آگے
ایک وار مین کٹ جائینگے صدہا مرے آگے

دکھلاؤن مین کیا اپنا یہان زور شجاعت
تسلیم و رضا کا ہے تقاضا مرے آگے

لخت دل زہرا ہون نبی کا ہون نواسا
بتلاؤ بھلا کس کا ہے رتبہ مرے آگے

ہر وقت اطاعت مین ہون مرضی حق کے
اعدا نے کیا ظلم ہے کیا کیا مرے آگے

دی جان رہ خلاق مین ستر پہ دو تن نے
یک ایک سے جنت کو سدھارا مرے آگے

عباس برادر نے بھی پائی ہے شہادت
اکبر سا جوان مر گیا بیٹا مرے آگے

شش ماہ کا یک طفل تہا میرا علی اصغر
تیر اسپہ بھی اعدا نے چلایا مرے آگے

مجھکو نہ گلہ ہے نہ شکایت ہے کسی سے
خوشنودی خالق کا ہے جلوہ مرے آگے

اے بادشہ خستہ غم آل نبی مین
عالم کا ہے کچھ اور ہی نقشہ مرے آگے

یہ سلام - اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعۂ محرم الحرام ۱۳۲۴ہجری مین شائع ہوا تہا -

نہ ہو اسبط پیمبر کو میسر پانی
آہ اے تیغ ترے منہ پہ ہے کیونکر پانی

دیتے کسطرح شہ دین کو ستمگر پانی
انکو تکلیف تہی دوزخ مین مقرر پانی

لعل زہرا کا رہا پیاس سے رن مین بیتاب
کیون نہ سینے مین صدف کے ہوا گوہر پانی

اس سے کیا بڑھکے ستم تشنہ رہین آل نبی
اور پیتے رہین اسپ و خر و اشتر پانی

بد دعا دیتے اگر شہ تو عجب کیا اسکا
حشر تک ملتا کسی کو نہ زمین پر پانی

امتحان تہا یہ فقط صبر و رضا کا ورنہ
کیا نہ دے سکتا او نہین خالق اکبر پانی

پیاس کا شکوہ وہ لائینگے زبان پر کیونکر
آب خنجر کو سمجھتے ہین جو خوشتر پانی

حالت تشنگی شاہ بیان ہم جو کریں — پانی کیا چیز ہے پانی کا ہو جو ہر پانی
خشک لب تونے رکہا آہ نبی زادون کو — آبرو تیری رہی دہر مین کیون کر پانی
غم شبیر کا شاید یہ اثر ہے جو مدام — مثل سیماب سمندر کا ہے مضطر پانی
روح شہ نکلی اِدہر اور اودہر خلد مین تہین — حورین ہاتہون مین لیے سیکڑون ساغر پانی
دل اعدا نہوا نرم اگر اسکے عوض — سنگ بہی ہوتا تو ہوجاتا پگہل کر پانی

بادشہ نخل غم شاہ نہ کیون ہو شاداب
آج آنکہون سے رواں ہے مرے یکسر پانی

یہ سلام اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ ۸ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مین شایع ہوا تہا۔

آہ اے ہجری پہر ماہِ محرم آیا — پہر غم و رنج کا اس دہر مین موسم آیا
چاک سینہ ہے سیہ پوش ہے خامہ میرا — آیا کاغذ پہ تو بادیدۂ پر نم آیا
کربلا کے وہ مصائب مجہے یاد آنے لگے — ذکر شبیر زبان پر میرے پیہم آیا
کسکے ماتم سے گران بار ہے پیر گردون — بے سبب پشت مین اسکے نہین خم آیا
اشک ریزاب غم شہ مین ہے جو اے دیدہ — تیرا ہم مرتبہ کوثر نہ تو زمزم آیا
بوسہ گاہ نبوی حلق مطہر جسکا — آہ وہ حلق تہ خنجر دودم آیا
کوئی مظلوم نہین سبط نبی کے مانند — کوئی دنیا مین نہین شمر سا ظالم آیا
تین دن کا تو وہ پیاسا تہا مگر اف نہ کیا — آیا جب رن مین تو بجد خوش و خرم آیا
کیا شکیبائی تہی کیا صبر تہا اللہ اللہ — جس سے حیرت زدہ ہر قالب آدم آیا

بادشہ جنکو ہے انکار شہادت ان پر
کیا عجب گر غضب خالق عالم آیا

یہ سلام اخبار مجبر دکن مدراس مطبوعہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۲۲ ہجری مین شایع ہوا تہا

اے ہجری جب ماہ محرم نظر آیا — عالم مین عجب رنج کا عالم نظر آیا

ہر دل ہے طپان اور ہر یک جان ہی بیتاب
ہر دیدہ مجھے دیدۂ پرنم نظر آیا

مثل کف افسوس ہر یک برگ چمن ہے
ہر نخل ہی نخل غم و ماتم نظر آیا

خارون مین ہو جسطرح نمایان گُل رعنا
اعدا مین وہ یون شاہ مکرم نظر آیا

شبیر سا مظلوم بہلا دیکھا ہے کس نے
ابتک نہ کوئی شمر سا ظلم نظر آیا

جس حلق مبارک پہ نبی دیتے تھے بوسہ
سے سے وہ تہ خنجر دو دم نظر آیا

فرزند و اقارب وے سے جان شاہ کے آگے
ہر یک رہ خالق مین مقدم نظر آیا

آگاہ نہ تھے اہل ستم رتبۂ شہ سے
خفاش کو کب مہر کا عالم نظر آیا

اللہ رے ثابت قدمی سبط نبی کی
دیکھا جسے مقتل مین وہ خرم نظر آیا

دنیا مین غم آل پیمبر کے مقابل
غم جو نظر آیا وہ بہت کم نظر آیا

اے بادشہ خستہ جگر روز جزا تک
ہر دل مین یہ غم قایم و پیہم نظر آیا

مدح غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ نظم جلسۂ یازدہم ربیع الآخر کے لئے لکھی گئی

رئیس الاولیا ہے غوث اعظم
امام الاتقیا ہے غوث اعظم

شبستان جہان ہو کیون نہ روشن
مہ چرخ ہدا ہے غوث اعظم

ہے اعظم تیرا منصب تیرا رتبہ
لقب تیرا بجا ہے غوث اعظم

تری توصیف توصیف نبی ہے
تو جزو مصطفےٰ ہے غوث اعظم

تو ہے لخت دل زہرا و حیدر
تو محبوب خدا ہے غوث اعظم

ہین تیرے خوشہ چین سب اہل عرفان
تو سب کا مقتدا ہے غوث اعظم

وہی سچا محب مصطفےٰ ہے
جسے تیری ولا ہے غوث اعظم

شرف وہ ہے کہ خود لفظ شرف کو — شرف تجھ سے ملا ہے غوث اعظم
چمن تیرے فیوض باطنی کا — عجب پھولا پھلا ہے غوث اعظم
شہود جذب وعرفان ذوق ووجدان — یہ سب تیری عطا ہے غوث اعظم
مجھے مانع ہے اب حد شریعت — کہون کسطرح کیا ہے غوث اعظم
خدا کی معرفت ہے مثل دریا — تو دُرّ بے بہا ہے غوث اعظم
جمال پاک سے تیرے سراسر — عیان نور خدا ہے غوث اعظم
ہین گویا سورۃ واللیل گیسو — ترا رخ والضحیٰ ہے غوث اعظم
کہا مشک ختن زلفون کو تیرے — یہ کیا میری خطا ہے غوث اعظم
ولایت ذات پر ہے تیری نازان — تری ہر دل مین جا ہے غوث اعظم
ادب سے سر تمامی اولیا کا — ترے آگے جھکا ہے غوث اعظم
ادا ہو مجھسے کیونکر وصف تیرا — مجھے کیا حوصلہ ہے غوث اعظم

نہین کچھ اور ارمان بادشہ کو
ترا شوق لقا ہے غوث اعظم

ایضاً

ہم کیا ہین ہم سے کیا ہو بیان عز وشان غوث — جن وملک ہین صبح ومسا مدح خوان غوث
ہر وقت کہہ رہے ہین یہی خادمان غوث — کوئی بجز خدا کے نہین رتبہ دان غوث
جنات بھی شریک تھے محفل مین وعظ کے — کسدرجہ تھا موثر ودلکش بیان غوث
غنچہ کے رنگ وبو سے ہے محظوظ یک جہان — تاحشر بے خزان ہے یہی بوستان غوث
منفک ہو کل سے جزو یہ ممکن نہین کبھی — گویا ہے خاندان نبی خاندان غوث
لاریب سینہ غوث کا تھا گنج معرفت — تھی کیا کلید سر الٰہی زبان غوث

اے پیر چرخ تو ہے کہن سال سچ بتا
خوش قسمتی پہ ناز کرے کیون نہ دل مرا

دیکھا کسی ولی کو جہان مین لسان غوث
آنکھون سے دیکھہ لونگا اگر آستان غوث

اللہ سے دعا ہے یہی **بادشاہ** کی
خالی نہ کیجے مجھہ سے صف عاشقان غوث

یہ غزل مشاعرہ اردو سوسیٹی مدراس کے لئے لکھی گئی اور رسالہ "ترقی تجارت" مین طبع ہوی

مصرع طرح "آ گئی جب کوئی مشکل تو پکارا یا غوث"

تو جو اللہ کے پیارے کا ہے پیارا یا غوث
تیری الفت نہین کس دل کو گوارا یا غوث

بحر توحید الٰہی کا شناور تو ہے
شرک سے تجھکو ہے یک لخت کنارا یا غوث

اولیا صورت انجم ہین تو ہے مہر منیر
کیا ہے رخشان تری عظمت کا ستارہ یا غوث

معجزات نبوی سے ہین کرامات ترے
منکرون کو نہین جز عجز ہے چارہ یا غوث

صورت باد بہاری ہین ترے ملفوظات
چمن دین کو کیا تو نے سنوارا یا غوث

گر بیان شوق زیارت کی کرون بیتابی
رشک سے ہو دل سیماب بھی پارہ یا غوث

سیر بغداد کی ہے صرف تمنا دل کو
نہین ہمکو ہوس بلخ و بخارا یا غوث

خوش نصیبی پہ نہ کیون فخر ہو ہمکو ہر دم
گر ہو حاصل تری تربت کا نظارہ یا غوث

کیا عجب شوق سے ہو جاتے ترے حلقہ بگوش
دیکھتے تجھکو جو اسکندر و دارا یا غوث

بوئے گیسو سے خجل ہے نہ فقط مشک ختن
منفعل عنبر سارا بھی ہے سارا یا غوث

نفع گو لاکھ بھی دنیا کا ہو حاصل کیا ہے
تیرے اعدا کو ہے عقبیٰ کا خسارہ یا غوث

میرا سینہ ہو نہ کیون گنج شہود و عرفان
نظر لطف ہو گر تیری خدارا یا غوث

لا نہین سکتے ہین پیرایۂ الفاظ مین ہم
ہے فزون جوش عقیدت جو ہمارا یا غوث

وصف حد سے متجاوز ہو قلم سے کیونکر
شرع مین حد سے نہین بڑھنے کا یارا یا غوث

اولیا کی بھی قیامت مین شفاعت حق ہے

بادشہ کو ہو نہ کیون تیرا سہارا یا غوث

مخمسات

خمسہ تضمین قصیدۂ نظام

اس قصیدہ کو مشائخین حیدرآباد دکن کے ایک بزرگوار نے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۹ء مین بغرض تضمین مصنف کے پاس بہیجا تھا جسوقت تضمین کرکے روانہ کیا گیا انھون نے نہایت درجہ پسند کرکے خط شکریہ لکہا

یہ کسکے الفت سے مین طپان ہون یہ کسکے دیدار کا ہون خواہان
بھری ہین میرے دل اور جان مین ہزارون حسرت ہزار ارمان
خبر رسان ہے نہ کوئی میرا مرے تسلی کا ہے یہ سامان
صبا بسوئے مدینہ رو کن ازین ثنا گو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخوان

ہے میرا ممدوح مو مسنود وہ ہے جسکا مداح رب یزدان
محبت اسکی ہے اصل ایمان اسی کا ہے ذکر جان عرفان
چمن مین عالم کے مثل بلبل ہون یون ہی مین نغمہ سنج ہر آن
صبا بسوئے مدینہ رو کن ازین ثنا گو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخوان

وہ ہین مبارک کہ جن کے دل ہین نبی کے عشق و ولا سے مملو
خوشا نصیب ان کے جنکو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قابو
فلاح عقبیٰ جو چاہتا ہے دلا یہ غفلت کو چھوڑ کر تو
بہ بچندین ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخوان

مین وصف روئے مصطفےٰ ہون نہین ہے گلشن سے کام مجھکو
ہون شیفتہ انکے گیسوؤنکا غرض سنبل سے ہے مرے مو
کدہر ہے تو اے نسیم سحری بھٹکتی پہرتی ہے کیون ہر یک سو
بہ بچندین ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخوان

مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھونکو میرے دکہلا دے
کرون تمنا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھکو ملجائے
وہان جو پہنچون تو روح سے میرے دمبدم مجھکو یہ صدا آئے
بہ باب رحمت گہے گذر کن بہ باب جبرئیل گہہ جبین سائے
سلام ربی علی نبی گہے بہ باب السلام برخوان

دلا مزار رسول حق پر تر امقدر جو تجھکو پہنچا ئے
توکرے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہان سے تو پائے

قسم خدا کی خوشی کے مارے ترا کچھ عالم ہی اور ہو جائے
بہ باب رحمت گہے گزر کن بہ باب جبریل گہہ جبین سائے

سلام ربی علی نبیؐ گہے بہ باب السلام برخوان

اے ختم مرسل شفیع محشر شہ دو عالم حبیب والا
تری زیارت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہین بعض عرفا

یہ تیرا رتبہ ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا
بشو ز خود صورت مثالی نماز بگزار اندر آن جا

بصوت خوش سورہ محمد تمام اندر قیام برخوان

لکھی ہے غزل نظام کی مین نے آج تضمین بطرز نیکو
حضور نبوی مین جانیوالون سے تم بھی ای بادشاہ کہدو

زہے سعادت زہے مقدر جو اسکو شرف قبولیت ہو
بنغمۂ درد آشنا شو بلحن داؤد ہم نوا شو

بہ بزم پیغمبر این غزل را ز عبد عاصی نظام برخوان

خمسہ تہنیت

جو حضور پر نور میر عثمان علی خان بہادر فرمانروائے دکن خلد اللہ ملکہ کے عطائے خطاب جی ۔ سی ۔ یس ۔ آئی ۔ پر لکھا گیا اور جناب محمد منور صاحب گوہر کے جلسۂ ٹی پارٹی مین پڑھا گیا

اے نظام ملک و دولت آصف عالیجناب
جابجا بیحد ہے فرحت اور بہجت بیحساب

اللہ اللہ آپ کس اعزاز سے ہو کامیاب
دمبدم کہتے ہین سارے انڈیا کے شیخ و شاب

ہو مبارک آپکو یہ جی ۔ سی ۔ یس ۔ آئی کا خطاب

اعلحضرت جارج پنجم سے ملا ہے یہ وقار
جوشش دل اب ضبط کر سکتے نہین ہم زینہار

کون کہتا ہے نہین سرمایۂ صد افتخار
لب پہ یہ مصرع ہمارے آرہا ہے بار بار

ہو مبارک آپکو یہ جی ۔ سی ۔ یس ۔ آئی ۔ کا خطاب

چندہی دن کا ہے وقفہ صبر گر فرمائینگے
یعنے وہ دن آئیگا شاہ دکن کہلائینگے

شک نہین ہمین خطاب ہز مجسٹی پائینگے
ہم بھی سب ملکر خوشی کے پھر ترانے گائینگے

ہو مبارک آپکو یہ جی-سی-ایس-آئی کا خطاب

کس رئیس ملک کو اب آپ پر ہے برتری — کسکو یہ عزت یہ شوکت خالق عالم نے دی
دولت برٹش کو بحد ہے محبت آپ کی — آنے والی اس خوشی کا پیش خیمہ ہے یہی

ہو مبارک آپکو یہ جی-سی-ایس-آئی کا خطاب

باپ کے اوصاف سارے آپ مین ہین جلوہ گر — یہ مثل سچ ہے پدر کا ہی نمونہ ہے پسر
بادشہ کی ہے دعا افزون ہو ہر شام و سحر — عمر و دولت قدر و عزت جاہ و حشمت کروفر

ہو مبارک آپکو یہ جی-سی-ایس-آئی-کا خطاب

تضمین بر مصرع آتش

یہ تضمین ترکون کے شکست "ایڈریانوپل" کے وقت حضرت آتش کے مصرع پر لکھی گئی

خدایا جب سے اس ہستی کے ہم بازار مین آئے — ہزارون انقلاب چرخ بد کردار مین آئے
خوشی مین آئے رنج و غم کے بھی بازار مین آئے — تمنا ہے یہی ہر دم لب اظہار مین آئے

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

چراغ اسلام کا روشن رہیگا حشر تک ہر جا — بجھا نیسے کسی کے وہ نہین زنہار بجھ سکتا
رضائے حق پہ جو راضی ہے مومن ہے وہی پکا — جو کہنا ہے کہو تم سب عقیدہ ہے یہی میرا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

سنائی کس نے یہ خبر شکست اڈریانوپل — ہمارے دل کو صدمہ ہماری روح ہے بیکل
قدم راہ شریعت مین کہین ہووے نہ متزلزل — یہ مصرع کسقدر اچھا ہے تم پڑھ لیجیے اول

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

خدایا ہم ترے بندے ہمارا تو ہی والی ہے — جو تو چاہے کرے درگاہ تیری لاابالی ہے
مگر جو کام ہے تیرا نہین حکمت سے خالی ہے — تری توفیق نے یہ بات اپنے دل مین ڈالی ہے

تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

زوال ترک کا الزام یارب تجھپہ بیجا ہے — یہ گستاخی یہ بے ادبی نہین تو اور پھر کیا ہے
جو کچھ ہے بھید تیرا وہ تجھی پر آشکارا ہے — رضینا بالقضا کا وِرد کیا مفہوم اچھا ہے

تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

کرومت فکر ترکون کی اگر قوت ہوی زایل — بناہے جو مہ نو پھر وہی ہوگا مہ کامل
نتیجہ شامت اعمال کا ہمکو ہوا حاصل — نہ کیونکر اس سخن کو ہم بنائین اپنا نقش دل

تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

اثر گر دینی اخوت کا تمہارے دل مین ہے محکم — کرو امداد اپنے مال سے ترکون کی سب باہم
شکست و فتح کا مالک وہی ہے خالق عالم — مرا وردِ زبان ہے اسلئے ای **بادشہ** پیہم

تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

مسدس و ترجیع بند

یہ مسدس بتاریخ ۹ رجولائی ۱۹۱۱ء شہر کوچین کے جلسۂ افتتاح انجمن اسلامیہ مین پڑھا گیا

ہے حمد خدا جسطرح بے نہایت — اسی طرح بے حد نبی کی ہے مدحت
فرشتون کی جس جا پہ قاصر ہے ہمت — بنی نوع انسان کی ہے کیا حقیقت

ہے بہتر زبان و قلم روک لین ہم
جو مقصود ہے اسکو پورا کرین ہم

تم اے شہر کوچین کے رہنے والو — رہو مستعد فکر دل سے نکالو
ارادہ کو تم اپنے محکم بنالو — بنا جلد علمی اشاعت کی ڈالو

کرو کام کرنا ہے جو کچھ شتابی

خدا سے عطا تم کو ہو کامیابی

ضرورت بہت مدرسہ کی یہان ہے — طلبگار ہر ایک طفل و جوان ہے
کروسعی تم جب تلک تن مین جان ہے — معین و مددگار رب جہان ہے

جہالت کے پنجے سے سب کو نکالو
یہ صحرا ہے تم اسکو گلشن بنا لو

کوئی چیز علمی اشاعت سے بہتر — نہین ہے نہین ہے اس عالم کے اندر
یہی کام سب نیکیون کا ہے جوہر — یہی کام خوشنودی حق کا مظہر

اسی علم سے ہی فلاح جہان ہے
اسی علم سے آخرت مین امان ہے

یہان علم سے علم دین ہے عبارت — اسی کی ہے حاجت اسی کی ہے عظمت
نہین ہم کو انگلش سے زنہار نفرت — پڑہاؤ تم اسکو بقدر ضرورت

ضرورت سے زاید ہے انگلش پڑہانا
ہے دین اپنے ہاتھون سے گویا گنوانا

جہان مین جو طلبائے انگلش ہین ہر سو — بہلا انہین بتلاؤ کچھ مذہبی لو
کسی مین ہے گر دینداری کا پہلو — وجود اسکا تم شاذ و نادر ہے سمجھو

سخن گر ہمارا نہ ہو تم کو باور
ہے آسان ذرا دیکھ لو آزما کر

شریعت کی پابندیان ان مین ہین کم — نماز اور روزہ کا کچھ بھی نہین غم
ہے تذلیل و تحقیر علما کی ہر دم — نرالا ہے انکے عقاید کا عالم

نہ جنت پہ مائل نہ دوزخ کے قائل
عبث انکے ہین پاس دینی مشاغل

ترقی ہو ہر طرح انگلش زبان کی
پسندیدہ یہ بات اسوقت ہوگی
اسیکو وہ کہتے ہین قومی ترقی
رہے قوم کے ساتھ جب قومیت بھی

نہین قومیت کا کچھ ان مین پتا ہے
عجب قومی اصلاح کا ادعا ہے

تعلق ہے دنیا و دین مین جو خوشتر
سمجھہ لو نہین دین دنیا سے باہر
غلط اسکا مفہوم سمجھے ہین اکثر
نہین دین ہرگز کوئی چیز دیگر

درستی دنیا کا ہی نام دین ہے
جدا دین دنیا سے ہرگز نہین ہے

کیا اسلئے حق نے دنیا کو پیدا
ہے یہ دین دنیا کا ماوا و ملجا
کہ تا دین کا کام ہو اس سے زیبا
ہے آغاز و انجام اسپر ہمارا

نہ ہوتا اگر دین دنیا نہ ہوتی
تمدن کی تصویر زیبا نہ ہوتی

جو ارباب کوچین نے ہم کو بلایا
محبت کا سکہ دلون مین بٹھایا
تواضع مدارا سے ممنون بنایا
یہ بےساختہ **بادشہ** نے سنایا

بصد جان و دل آج مسرور ہین ہم
تمہاری عنایت کے مشکور ہین ہم

یہ ترجیع بند جلسہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۷ ماہ شوال سنہ ۱۳۲۱ ہجری بمقام مدراس کے اخیر اجلاس کے روز پڑہا گیا تہا اور نذاد ندوۃ العلماء مین اسکو داخل کیا گیا اور زیور طبع سے مزین بھی ہو چکا

شکر حق ہمکو ادا کرنے کا یارا کیا ہے
جلسۂ ندوۂ علما جو دکھایا اس نے
عالم خواب مین ہون یا ہون مین بیداری مین
حوصلہ کیا ہے زبان کیا ہے سلیقہ کیا ہے
عمدہ تر اس سے کوئی نعمت عظمیٰ کیا ہے
جلوۂ شان الہٰی ہے یہ جلسہ کیا ہے

دل یہ کہتا ہے مسرّت سے مین معمور ہون آج
شوق کہتا ہے کہ اب میرا تقاضا کیا ہے

آنکھ کہتی ہے مجھے خوب ملی دولت دید
مین یہ کہتا ہون کہ تو نے ابہی دیکہا کیا ہے

واہ کیا تیرا نصیبا ہے اے شہر مدراس
جتنا تو فخر کرے آج یہ بیجا کیا ہے

کیسے کیسے علما تجہہ مین ہین رونق افزا
انکے پہر فضل وکمالات کا کہنا کیا ہے

دین انسے ہے یہی دین کے ہین راہنما
نہ سنین انکی تو پھر دین کا دعوی کیا ہے

قدر انکی نہ کرین قدر کرین ہم کسکی
گر نہ ہو انکی تمنا تو تمنا کیا ہے

یکدلی یکجہتی قوم مین پیدا ہو جائے
کہئے پہر اسکے سوا ندوہ کا منشا کیا ہے

یکدلی جب نہو ممکن نہین قومی اصلاح
ہم اگر لاکہ بہی سر پٹکین تو ہوتا کیا ہے

خانہ جنگی کا برا ہو کہ کیا اسنے تباہ
ورنہ جب دو لتعصب ہو تو جہگڑا کیا ہے

کہینچ لائی ہے فقط اخوت اسلام اسکو
ورنہ ندوہ سے تعلق ہی ہمارا کیا ہے

ہم نہ ندوہ سے جدا ہین نہ ہے وہ ہمسے جدا
ہم نے گر اسکو جدا سمجہا تو سمجہا کیا ہے

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ئیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

جلوہ انروز ول جولے ندوہ دکہایا تو نے
قوم کو خواب تغافل سے جگایا تو نے

بہول بیٹھے تھے جو ہم قوم کی الفت کا سبق
اندنون خوب ہمین یاد دلایا تو نے

تیرے پر جوش مواعظ کا اثر کیا کہئے
قوم کے دل کو ہر یک وقت ہلایا تو نے

کوئی حیران کوئی ششدر ہے کوئی ہے بیخود
کیا یہ اعجاز سخن اپنا دکہایا تو نے

لعل وگوہر سے نہین کم ترے معلومات
واسطے قوم کے خوب اسکو لٹایا تو نے

پیش آتے تھے درشتی سے مخالف ہر چند
انکو نرمی سے سمجہایا منایا تو نے

شان مین جسکے خدا نے ہے کہا خلق عظیم
خلق کا اسکے نمونہ یہ دکہایا تو نے

ایسی مجلس نہ عرب مین نہ عجم مین ہے کہین
کسنے یہ پایا ہے اعزاز جو پایا تو نے

نزد حق اسکا صلہ تجھکو ملیگا کیا کیا
قومی اصلاح کا بیڑا جو اٹھایا تو نے

بدنصیبی ہے اگر نفع نہ لین ہم تجھہ سے
جسقدر حق تہا جتانے کا جتایا تو نے

لمعۂ رحمت حق گویا مجسم آیا
چشم عالم کو چکاچوند بنایا تو نے

گل پہ بلبل ہے فدا شمع پہ پروانہ نثار
ہمکو مفتون مگر اپنا بنایا تو نے

سوءظن رکھتے ہین جو اہل تعصب تجھہ سے
نفع کیا انکو اگر لاکھہ سنایا تو نے

آہ کس ذلت و ادبار مین ہے قوم اپنی
اور کیا چاہیئے گر اسکو بچایا تو نے

سر کنم شکوہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

مرحبا مرحبا اے ندوۂ علمائے زمان
کسقدر قوم کے گردن پہ ہے تیرا احسان

تیرے آنے سے ہوی ہمکو مسرت ایسی
گویا پیاسون کے لئے ملگیا آب حیوان

تر و تازہ ہین ترے فیض سے دل اور دماغ
تو ہے گر باد سحر ہم ہین مثال بستان

مرض جہل و تعصب کا مسیحا تو ہے
تو اگر روح ہے ہم صورت جسم بیجان

ہم اگر زخم ہین تو اسکے لئے ہے مرہم
ہم اگر درد ہین تو اسکا ہے بیشک درمان

تو اگر صورت خورشید ہے ہم ہین ذرات
کام خورشید کا ہے ذرہ نوازی ہر آن

غیر قومون کو ترقی پہ ترقی ہے نصیب
ہے تنزل پہ تنزل ہمین ہر آن و زمان

علم مین مال مین اور دین کے اشاعت مین ام
دبدبہ انکا ہے رعب انکا زمانہ مین عیان

اب بھی غفلت جو کرین ہم تو خدا ہی جانے
کسطرح دین متین کا رہے دنیا مین نشان

کون کہتا ہے ضرورت نہین اسوقت تری
کس مسلمان کو پیارا نہین دین و ایمان

وائے قسمت کہ ترا چار ہی دن کا ہے قیام
وقت تو کم ہے مگر دل مین ہین صدہا ارمان

آہ کب دیکھینگے ہم ایسا مبارک جلسہ
صورتین ایسی نظر آئینگی پھر ہمکو کہان

پھر کہان آہ یہ پرجوش موثر وعظین
پھر کہان ایسے بزرگون کی زیارت کا سمان

کہان یہ شوق کہان پھر یہ مذاق دینی
بادشہ دل سے یہ حسرت نہ ٹیگی ہرگز

ہم کہان پھر یہ کہان خوف خدا کا سامان
کیون نہ یہ شعر رہے صبح و مسا ورد زبان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

نصائح

یہ غزل مشاعرۂ حیدرآباد دکن کے طرحی مصرع پر لکھی گئی اور اخبار "مخبر دکن" مدراس مین شائع ہوی

مصرع طرح "مزار فیض پر اللہ کی رحمت برستی ہے"

عجب غفلت شعاری ہے عجب دنیا پرستی ہے
ہماری زندگی وہ ہے کہ جس پر موت ہنستی ہے

جو جاتا ہے یہان سے بس وہ ناکا ہوی جاتا ہے
عدم آباد بہی اسے ہاے ہو کیا خوب بستی ہے

گران ہے اتفاق و یکدلی کا نقدان ارزان
مگر بغض و حسد کی جنس ہر یک جا پہ سستی ہے

ترقی غیر قومون کی ہو کیونکر قوم کو اپنی
ادہر ہر کام مین جیتی ادہر ہمت مین پستی ہے

نصیحت ناصحون کی سنگدل پر کارگر کب ہو
یہ سچ ہے میخ آہن کی نہین پتہر مین دہستی ہے

ہزارون ہوشیار ونکو کرین قربان ہم اسپر
مِی عشق پیمبر کی جہان مین جسکو مستی ہے

رسول اللہ کے روضہ کا جو ہے وصف ہو کیونکر
ملائک کی بہی عظمت جو جبین جس جا پہ گہستی ہے

ہین مقبول خدا سب اولیاء اللہ عجب کیا ہے
مزار فیض پر اللہ کی رحمت برستی ہے

مدینہ دیکھکر آیا ہے گرچہ بادشہ لیکن
دوبارہ دیکھنے کو آنکھ اب کیا ترستی ہے

مندرجۂ ذیل غزلین مشاعرۂ وانمباڑی کیلئے لکھی گئین

مصرع طرح "رنج دوری مرہم زخم تمنا ہو گیا"

دین کی الفت گھٹی دنیا کا غلبہ ہو گیا
آہ حال قوم کیا آگے تہا اب کیا ہو گیا

تھی فقط نا اتفاقی مدتون سے قوم مین
جب تعصب آیا سونے پر سہاگا ہو گیا

تو بتر دنیا وہی ہے دین جسکے ساتھ ہو
دین بے دنیا کے سمجھو بے نتیجہ ہو گیا

جامعیت دین اور دنیا کی ہمکو چاہیے
جب ہون یکطرفہ تو پھر نقصان پیدا ہو گیا

دین و دنیا کا تعلق جب نہ آیا ذہن مین
ہر طرف فتنے اوٹھے ہر جا پہ جھگڑا ہو گیا

آدم و شیطان دونون بھی تھے مخلوق خدا
کار آمدہ ہوے اور یہ نکما ہو گیا

تیرا اے قومی تنزل کون جانے اختتام
ہان کہینگے ہم یہی یا ہو رہا یا ہو گیا

واہ کہنے کی نہین حاجت مرے اشعار پر
آہ گر کہیے تو مقصد میرا پورا ہو گیا

دل وہی عمدہ کہ ہر یک کام مین ہو مستقل
کام وہ اچھا ادہر بس منھ سے نکلا ہو گیا

جاننے والے تو تجھکو جانتے ہین بادشاہ
غم ہے کیا گر اس غزل کا رنگ پھیکا ہو گیا

مصرع طرح "حسرتین دل کی رہگئین دل مین"

جلوۂ ذکر حق رہے دل مین
یہی لیلیٰ ہو ایسے محمل مین

نہین دنیا کو دین پر ہے فروغ
ذرہ کیا مہر کے مقابل مین

ساکنان عدم کہین ہم کیا
ہم ہین دریا مین تم ہین ساحل مین

قبر مین ایک دن تو جانا ہے
آہ ہم تم ہین کن مشاغل مین

کجروی چھوڑکر چلین سیدہا
سانپ جاتا ہے جسطرح بل مین

جاؤن پھر سوئے یثرب و بطحا
حسرتین دلکی رہگئین دل مین

اے نکیرین تم نہ کچھ پوچھو
حسرتین دلکی رہگئین دل مین

عشق کس گل کا ہے نہین معلوم
درد ہے نالہ عنادل مین

خار کو گل سے کچھ بھی نسبت ہے
فرق یون ہی ہے حق و باطل مین

سہل ہے دین سمجھے ہو مشکل
غافلو تم ہو کیسے مشکل مین

لوگ کہتے ہین سرو کو آزاد — ہے غلط پا بگل ہے وہ گل مین

رو کہا پہیکا ہے بادشہ کا سخن
کیا جمے رنگ اسکا محفل مین

یہ غزل حسب فرمائش حکیم سید عبد النعیم صاحب ساکن وانمباری لکہی گئی

مصرع طرح "یہ ہستئ رنگ جہان کچھ نہین ہے"

عیان سب پہ ہے یہ یہان کچھ نہین ہے — ثبات وبقائے زمان کچھ نہین ہے
فنا ہونگے یکروز سب حکم حق سے — زمین کچھ نہین آسمان کچھ نہین ہے
نہ رنگ اسکا قائم نہ بو اسکی دایم — حقیقت مین باغ جہان کچھ نہین ہے
بلندی پہ ہین دہر مین نام جن کے — لحد کا بہی انکے نشان کچھ نہین ہے
ادہر فکر دنیا ادہر خوف عقبیٰ — فراغت کا سامان یہان کچھ نہین ہے
سزا و جزا حق سے ہم بندگون کی — جو کچھ ہے وہان ہے یہان کچھ نہین ہے
فقط کام آئینگے اعمال اپنے — بجز اسکے اے مہربان کچھ نہین ہے
اگر سر جہکا دین اطاعت مین حق کی — ہمارے لئے یہ گران کچھ نہین ہے
خدا اور بندے مین غیر از خودی کے — حجاب دوئی درمیان کچھ نہین ہے

سخن بادشہ کا ہے بس سیدہا سادہ
یہ سچ ہے کہ لطف بیان کچھ نہین ہے

یہ غزل قومی مشاعرہ اردو سوسیٹی مدراس کیلئے لکہی گئی اور رسالہ "ترقی تجارت" مین شائع ہوی

مصرع طرح "کیا بشر ہے ایک مشت استخوان کچھ بہی نہین"

ہوتی ہے قومی نصیحت رایگان کچھ بہی نہین — ہے جزا اوسکی وہان لیکن یہان کچھ بہی نہین
چند روزہ ہے یہ دنیا جاودان کچھ بہی نہین — زیب و زینت مال و زر قصر و مکان کچھ بہی نہین
روح جب نکلے بدن سے ہے بشر کا کیا وجود — کیا بشر ہے ایک مشت استخوان کچھ بہی نہین

کون جانے کس کے دل مین قوم کا ہے سوز و درد — یہ وہ آتش دل کی ہے جسمین دہوان کچھ بہی نہین
ہے ہمارا جوش قومی سوڈا و اثر کے طرح — یک منٹ مین دیکھلو نام و نشان کچھ بہی نہین
قومی تجویزین بہت ہین مجلسین بہی ہین بہت — پوچہئے کیا ہے عمل کہدینگے ہان کچھ بہی نہین
جب سے ہے پیش نظر دنیا کا ادبار و عروج — میرے آگے یہ زمین یہ آسمان کچھ بہی نہین
ہمسری ہو غیر قومون سے جہان مین کسطرح — ہمکو جب اندیشۂ سود و زیان کچھ بہی نہین
پوچہے گر ہم سے خدا محشر مین کیا دینگے جواب — کون ہین لائے ہین کیا آئے کہان کچھ بہی نہین
ہین ادہر دنیا کے جہگڑے اور ادہر عقبی کا خوف — ہمکو فکر زندگی جاودان کچھ بہی نہین
طعن او تشنیع سے زخمی کسیکا دل نہو — روبرو اس زخم کے زخم سنان کچھ بہی نہین

سادگی پر منحصر تیرا سخن ہے **بادشاہ**
واقعی ہے بات یہ لطف بیان کچھ بہی نہین

یہ نظم نماز کی فضیلت مین لکھی گئی

بے حد و انتہا ہے فضیلت نماز کی — مومن وہی ہے جسکو ہے عظمت نماز کی
معراج مومنین ہے عادت نماز کی — قربت خدا کی گویا ہے قربت نماز کی
سجدہ مین سر حسین کا تہا تیغ چل گئی — خاصان حق کو کیسی تہی رغبت نماز کی
بعد اسکے ہونگین بندون سے خالق کی پرسشین — پرسش ہو پہلے روز قیامت نماز کی
اسلام اور کفر مین ہے اور فرق کیا — افسوس ہو مومنون کو ہے غفلت نماز کی
جائز نہین نماز کبھی بے حضور قلب — حیلہ سکہاتی ہے یہ کہالت نماز کی
کہتے ہین شافعیؒ کہ تم اسکو قرض دو — دنیا مین جس سے ترک ہو خصلت نماز کی
حق خدا ادا نہو بندون کا حق ادا — کب اس سے ہو جسے نہین قیمت نماز کی
ایمان دار کیلئے آسان ہے نماز — اہل نفاق کو ہے مشقت نماز کی
کامل یقین ہے جسکو خدا و رسول پر — دل اسکا جانتا ہے ضرورت نماز کی

خالق کی اپنی حمد ہے اور اسکا شکر یہ
کیا اور پوچھتے ہو حقیقت نماز کی

جنت کے ہے طلب مین نمازی ہی یہ غلط
گرویدہ بلکہ رہتی ہے جنت نماز کی

دوزخ یہ گرمیان تو کسی اور کو تپا
قسمت مین ہے ہمارے سعادت نماز کی

محو شہود حق جو بزرگان دین ہین
حاصل کچھ اور انکو ہے لذت نماز کی

ہر وقت اسکا حافظ و ناصر ہے کردگار
مد نظر ہے جسکو حفاظت نماز کی

بیکار جیسا آئینہ ہے پیش بے بصر
بے نفع بے نمازی سے مدحت نماز کی

تائید حق ہے ساتھ ہمارے اے **بادشاہ**
کیونکر نہ ہم سنائین نصیحت نماز کی

دین اور دنیا کا مفہوم

یہ نظم اخبار "مخبر دکن" مدراس مطبوعہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء مین شائع ہوی تہی

شوق سے رغبت سے سنئے ہم یہ کرتے ہین بیان
دین اور دنیا کے معنے مین ہین جو نافہمیان

ہائے اُن نافہمیون نے ہی بگاڑا قوم کو
ہائے ان نافہمیون سے ہوگئے جھگڑے عیان

پڑ گیا اسکے سبب سے جابجا بغض و عناد
پڑ گئے رخنے اسی سے یکدلی کے درمیان

ہائے ہین ہم نے اسی سے آہ کیا کیا ذلتین
کہو دئے اس کے سبب سے قوم کی ہم عز و شان

دین کو دنیا سے جیسا ربط ہے شام و سحر
یون ہی دنیا کو تعلق دین سے ہے بیگمان

گر نہو دنیا تو کیونکر دین کا ہوگا نمود
مثل قالب ہے یہ دنیا دین ہے مانند جان

دین و دنیا مین جدائی ہو نہین سکتی کبھی
جو جدا سمجھین یہ نافہمی ہے انکی بیکران

دین کا معنی ہے یہ ہر کام دنیا کا کرین
حسب فرمان خدا و مصطفے ستر و عیان

کام جو حکم خدا حکم نبی کے ہو خلاف
کہتے ہین دنیا اسی کو عالمان نکتہ دان

اہل ظاہر عالمان دین کی یہ تحقیق ہے
لیک ہے مفہوم دیگر اسکا پیش عارفان

چیست دنیا از خدا غافل شدن کہتے ہین وہ
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن اے مومنان

دونون معنون مین اگرچہ فرق آتا ہے نظر — غور سے دیکھین تو ہے دونون کا مطلب ایکسان

جامع ومانع یہی دنیا و دین کا وصف ہے — تاہم ان باتون سے ناواقف ہین اکثر مردمان

بنگئے ناواقفی سے قوم مین اب دو فریق — کہوتے ہین اوقات بحث وگفتگو مین رایگان

فرقہ یک کرتا ہے دنیا کی مذمت بے شمار — بے ثباتی اسکی بتلاتا ہے سب کو جاودان

دیتا ہے ترغیب ترک مالداری قوم کو — مفلسی ہے پاس اسکے دینداری کا نشان

سخت نافہمی ہے اس سے خوش نہین خالق کبھی — اورکب راضی ہین اس سے خاتم پیغمبران

مال وزر فرزند وزن کے باوجود اے دوستو — دین پر ثابت قدم ہو ہے یہی مومن کی شان

مالداری منع گر ہوتی تو پھر حکم زکوٰۃ — ہم پہ کیون کرتا جہان مین خالق ہر دو جہان

جابجا قرآن مین کیون ہمکو فرماتا خدا — نعمتین دین ہم نے کیسی کیسی زیر آسمان

دوسرا فرقہ جو ہے ہے اسکی حالت کچھ عجب — منہمک ہے حب مال و جاہ مین وہ ہر زمان

گرچہ کرتا ہے وہ خود کو دیندارون مین شمار — پر نہین ہے دین کے احکام کا اس مین نشان

خاصکر انہین نہین پابندئی صوم وصلوٰۃ — طبع کو اسکے ہین ایسے کام سب بارگران

پاس اس فرقہ کے بس نیکی ہے دنیا مین یہی — بہرہ ور تعلیم انگریزی سے ہون خرد وکلان

اس سے عمدہ تر نہین سرمایہ انکے زیست کا — یہ وہ نیکی جسکے ہین ماتحت سارے نیکیان

سربسر ہر کام مین تقلید انگریزون کی ہو — ہے یہی تہذیب اور شایستگی انکے یہان

بعض ان مین تو معاذ اللہ تمسخر دین کا — کر رہے ہین کچھ نہین خوف خدائے انس وجان

حشر مین کس منھ سے جائینگے خدا کے روبرو — انکو کیا معلوم کیا اس کا نتیجہ ہے وہان

ہم نہین کہتے کہ انگریزی نہین ہمکو مفید — ہم نہین کہتے کہ ہے ممنوع شرعی یہ زبان

سیکھنا لیکن فقط حسب ضرورت چاہیئے — گر ضرورت سے زیادہ ہو تو بیشک ہے زیان

خال جو حد سے بڑہا وہ ہوگیا آخر مسا — لائق اس ضرب المثل کے ہے یہ فرقہ بیگمان

دین و دنیا کا عطا کر ہمکو مفہوم صحیح — بدعقائد سے الٰہی دے ہمین امن وامان

خاتمہ ایمان پر ہم سب مسلمانوں کا ہو — از طفیل سرور عالم شفیع عاصیان

غمگساری دین کی ہے جنکے دل مین بادشاہ
کیون نہو مرغوب ترا انکو یہ تیری داستان

یہ نظم تنزل اہل اسلام پر اظہار افسوس کرتے ہوے ان دہریونکے جواب مین لکھی گئی جو معراج آسمانی اور حشر مین دست و پا کی گواہی پر اپنی جہالت سے اعتراض کیا کرتے ہین اور اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۱۱ء مین شایع ہوی

کہان وہ حمد بیرونی کہان یہ طبع انسانی — یہان دعوی ہے دانائی کا بیشک عین نادانی
مقدس ذات ہے اسکی منزہ ہین صفات اسکے — وہ مستغنی ہے ہم محتاج وہ باقی ہے ہم فانی
دیا ہمکو دہن ایسا ہوا جس سے سخن پیدا — اسی کے فضل کے پرتو سے ہے اپنی سخندانی
عجب عالم مین ہے نیرنگیٔ عالم کا نظارہ — مثال آئینہ ہر اہل دانش کو ہے حیرانی
شکست روس دیکھو اور دیکھو فتح جاپان کو — ملی ہے مورچہ کو اندنون شان سلیمانی
پڑا ہے روم کی دولت پہ گرچہ رنگ جمہوری — نہ ہے اگلی وہ دینداری نہ اگلا رعب سلطانی
کسی جا روس غالب ہے کہین انگلنڈ قابض ہے — سراسر کشمکش مین اب پہنسا ہے ملک ایرانی
تمنا ہے ترقی کی نہ خواہش ملک گیری کی — جو کچھ ہے اس پہ قانع ہے امیر کابلستانی
بغاوت کا علم برپا کیا اہل مراقو نے — ہے سلطان مراقو اب فرنچ کے زیر نگرانی
نہین معلوم کیا حالت مراقو کی ہو آئندہ — جو کچھ ہے خط پیشانی وہی لازم ہے پیش آنی
غرض دنیائے اسلامی ہر ایک جا ہے تنزل پر — ترقی پر مگر ہین ہر طرف اغراض نفسانی
تخیل مذہبی مٹنے لگا ہے اب دماغون سے — دلو نسے دور ہوتا جا رہا ہے جوش ایمانی
براق مصطفے سے اب بہلا انکار ہو کیونکر — ہوائی جب جہاز نکلی ہے عالم مین فراوانی
ہوا پر گر کرے پرواز انسان پہر تو خالق کو — نہو مرکب کو کیون طاقت عطا کرنے مین آسانی
گواہی حشر مین گر دست و پا دینگے عجب کیا ہے — بہلا جب قوت فونوگرافی تم نے ہے مانی
صدا انسان کی سنتے ہین جب یک پارۂ مس سے — خدا سے کیون نہ طاقت پائینگے دست و پا انسانی

جدہر دیکھو ادہر آزادیٔ مذہب کا ہے غوغا
حدیثون کی نہ وقعت ہے نہ خوف حکم قرآنی

یہی ہے خوف اے ہندوستان اطوار سے تیرے
کہین تجھکو نہ ملجائے خطاب نیچر پرستانی

نہین معلوم ہے کیا قوم کیا اصلاح کی معنی
بنا ہے قوم کا مصلح ہر یک طفل دبستانی

صلوٰۃ وصوم سے نفرت زکوٰۃ وحج سے کیا مطلب
مسلمان کیلیئے بس ہے فقط نام مسلمانی

ڈرو اللہ سے پابند شرع مصطفے رہیئے
چرا عاقل کند کاریکہ باز آید پشیمانی

لکھو ای شاعرو اسلام کا اب مرثیہ کوئی
بزرگان سلف کی چھوڑدو تم مرثیہ خوانی

نہ ہو مایوس نواسے بادشہ خالق کی رحمت سے
کریگا دین کی اپنے وہ خود حفظ و نگہبانی

یہ تضمین شعر سعدی شیرازی پر لکھی گئی

سعدی سے مین نے پوچھا کہ کیا اسکا ہے سبب
ہین اب جہان مین لوگ بہت کم نکو نفس

نخوت مین خودپسندی مین اکثر ہین مبتلا
نفرت ہے نیکیون سے گناہونکی ہے ہوس

قابو مین دل کسی کا کسی سے نہ رہ سکا
یہ ملک وہ ہے جس مین نہین حاکم وعسس

سعدی نے یون جواب دیا غور کر ذرا
ناواقفی ہے تیرے لئے صورت قفس

ہرگز پدر کی صلب کی کوئی نہین خطا
مادر کے ہے شکم کا اثر جانیئے یہ بس

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

یہ نظم انجمن طلبارئے مدرسۂ اسلامیہ وانمباڑی کیلیئے لکھی گئی

سنو تم اے طلبائے فرخندہ طینت
سفر اور حضر کی سناتا ہون حالت

فقط جوشش ہے طبع کا میرے ورنہ
نہ مجھہ مین سلیقہ نہ مجھہ مین لیاقت

نہین ہے جہان مین کوئی چیز ایسی
نہ ہو نفع کے ساتھ جس مین مضرت

کہین نفع پر ہے مضرت کا غلبہ
ضرر کو کہین نفع نے دی ہزیمت

جو کچھ بھید نفع و ضرر مین ہے پنہان
خدا ہی کو معلوم اسکی حقیقت

کرشمے ہین خالق کے قدرت کے سارے
سزاوار اسکو ہے یہ اسکی حکمت

مرے ذہن مین جو گزرتے ہین باتین
دلاتے ہین اظہار کی مجھکو جرآت

عیان سب پہ ہے روز روشن کے مانند
سفر کے فوائد ہین جو بے نہایت

سفر ہے معیشت کا عمدہ ذریعہ
سفر فی الحقیقت ہے جان تجارت

سفر ہی بناتا ہے انسان کو انسان
سفر ہی بڑھاتا ہے فہم و فراست

سفر سے برآتے ہین سب آرزوئین
سفر سے ہے دشواریون مین سہولت

سفر سے ہی ہے تجربہ کو ترقی
سفر مین ہی خالق نے دی خیر و برکت

سفر گر نہ کرتے وہ اگلے بزرگان
نہ وہ کھینچتے گر سفر کی مشقت

نہ کرتے کبھی قدر و وقعت ہم انکی
نہ ہوتی کمالات کی انکی شہرت

انہین کے تصدق سے پائین ہین ہم سب
یہ عزت یہ رفعت یہ شوکت یہ حشمت

وطن مین کسیکو نہ ابتک ملا کچھ
سفر کے بدولت ملی علم و دولت

سفر کے فوائد سے واقف نہین ہم
سفر کی عموماً نہین ہمکو رغبت

کہا خوب حالی شیرین سخن نے
یہ اشعار مملو ہے جسمین نصیحت

"سیاحت کے گون ہین نہ مرد سفر ہین
خدا کی خدائی سے ہم بے خبر ہین"

"یہ دیوارین گھر کی جو پیش نظر ہین
یہی اپنے نزدیک حد بصر ہین"

"نہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم
وہی انکی دنیا وہی انکا عالم"

خدا اگر نہ دیتا سفر کو بزرگی
نہ ہوتی سفر مین اگر کچھ فضیلت

نہ ہوتا تھا ہم پر کبھی حکم حج کا
نہ مسنون ہوتی نبی کی زیارت

مقابل سفر کے جو لفظ حضر ہے
ہے مقصود اس سے وطن کی سکونت

وطن کی سکونت بظاہر ہے اچھی
ہے باطن مین پوشیدہ لیکن قباحت

وطن کی سکونت کہالت کی معدن ‌‌ — وطن کی سکونت ہے معیار غفلت
وطن کی سکونت ترقی کی ہارج — وطن کی سکونت مین ہے نقص ہمت
وطن کی سکونت کا مداح ہے وہ — تن آسودگی کی جو رکھتا ہے خصلت
ہے صد شکر اہل وطن کو ہمارے — ہے اسقدر جو سیر و سیاحت کی عادت
اگر ڈھونڈین ہم سارے ہندوستان مین — نظیر اس وطن کی ملیگی بدقت
غرض ماحصل نظم کا ہے یہ میرے — سفر کو حضر پہ ہے ہر طرح سبقت
سفر ہم کرین مثل خورشید یارب — نہ دے چند سا تو ہمین کنج عزلت
سخن کو نہ دو طول اے **بادشہ** تم — کہین اہل جلسہ نہ پائین ملالت

اشعار دعائیہ

یہ اشعار مسجد محلہ گوبندپور واقع دانباڑی مین ہنگام جنگ روم و یونان بعد ادائے نماز شکریہ فتحمندی سلطان روم خلد اللہ ملکہ روبروئے حاضرین جماعت بتاریخ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۱۵ ہجری بروز جمعہ پڑہے گئے تھے

ہم پہ کیا کیا ہین ترے فضل و عنایت اے خدا — شکر کرنے کی کہان ہمکو ہے طاقت اے خدا
نعمتین بیحد ہین تیری ان مین سب افضل ترین — تونے دی اسلام کی ہمکو یہ نعمت اے خدا
ہم اسی اسلام سے پائینگے دوزخ سے نجات — ہم اسی اسلام سے پائینگے جنت اے خدا
اندنون فتح و ظفر تونے جو دی سلطان کو — آج ہم اسکی مناتے ہین مسرت اے خدا
ہم تو کیا روئے زمین پر ہین جہانتک دیندار — واسطے انکے ہین یہ ایام فرحت اے خدا
کون وہ سلطان یعنے حضرت عبد الحمید — ایک عالم جسکے ہے زیر حکومت اے خدا
ہے ہمارے دین کی شوکت اسی سلطان سے — ہے اسی سلطان سے ہم سبکی عزت اے خدا
جبکہ حرمین معظم کا محافظ ہے وہی — اس سے کیا بڑھکر ہے کوئی اور عظمت اے خدا
ہے شکست اسکی حقیقت مین شکست اسلام کی — نصرت اسلام گویا اسکی نصرت اے خدا
شکر گر تیرا نہ اس موقع پہ ہم لائین بجا — کیا دکھائین منہہ تجھے روز قیامت اے خدا

گر نہ حاصل ہو خوشی مسلم کو ایسی فتح پر
کیا ہمارا دین کیا دینی حمیت اے خدا

نصرت اسلام کا ہے بج رہا ڈنکا ادہر
ہے ادہر یونان کے ذلت کی نوبت اے خدا

اندنون اس جنگ نے کیا کچھہ دکہایا ہے اثر
سارے یورپ پر ہے طاری جسکی دہشت اے خدا

دوست کیا دشمن بھی اسکی مدح مین ہین تر زبان
کیا یہ تیری شان کیا تیری ہے قدرت اے خدا

فی الحقیقت یہ کرشمے سب ہین تیرے فضل کے
کیون نہ ہم مانگین دعا یہ باصداقت اے خدا

اس امیر المومنین کو تخت شاہی پر مدام
رکہہ سلامت رکہہ سلامت رکہہ سلامت اے خدا

تا ابد حکم رہے قایم رہے دایم رہے
اسکی عظمت اسکی ثروت اسکی حشمت اے خدا

ہم مسلمانون کے دلین دیجیے صبح و مسا
اسکی انست اسکی الفت اسکی چاہت اے خدا

ہر دم و ہر آن رہے محفوظ سب آفات سے
تاج و تخت و چتر و رایت ملک و دولت اے خدا

خیر خواہونکو تو اسکے شاد رکہہ آباد رکہہ
اسکے بدخواہون کو کر پامال و غارت اے خدا

فاتح و منصور جیسا اندنون اسکو کیا
یون ہی رکہہ غالب اسے ہر ایک ساعت اے خدا

بندۂ ناچیز ہے یہ **بادشہ** عاصی ترا
بخشدے اسکو زراہ لطف و رحمت اے خدا

یہ اشعار جلسہ سالانہ مدرسۂ اسلامیہ وانمباڑی مین اراکین محمڈن ایجوکیشنل سوسیٹی وانمباڑی کے روبرو پڑہے گئے

یا رب تری قدرت کا ہمین جلوہ دکہا دے
اس مدرسۂ قوم کی قسمت کو جگا دے

محتاج یہ گلشن ہے ترے ابر کرم کا
سر سبز بنا دے اسے شاداب بنا دے

محفوظ تو کر دل کو دماغون کو معطر
اس باغ کے پھل پھول کا نظارہ دکہا دے

حامی ہین مربی ہین معاون ہین جو اسکے
کر انکے مقاصد کو عطا یاس مٹا دے

بہبودئ دارین سے کر انکو سر افراز
آفات و حوادث سے زمانہ کے بچا دے

یارب ہے دعا ہمت و جرأت کو انہونکے
تو اور بڑہا اور بڑہا اور بڑہا دے

دنیا کی طلب دے تو ہمین دین کے خاطر
بے بہرہ نہ تو دین سے دنیا مین بنا دے

ثابت قدمی تیرے اوامر مین عطا کر — اور تیرے نواہی سے ہمین دور ہٹا دے
دنیا کو رکھین دین کے ہم ساتھ ہمیشہ — ہر شام و سحر لیں یہ سبق ہمکو سکھا دے
سرکش نہ بنا تیری شریعت سے کسی دن — سر تیری اطاعت مین ہر یکوقت جھکا دے
عاجز ہین گنہگار ہین ہم خستہ جگر ہین — جوش اپنے تو افضال کا اب ہمکو دکھا دے
تو قاضی حاجات ہے ہم جز ترے در کے — کس در پہ بھلا جائین ذرا تو ہی جتا دے
اس مدرسہ کا جلسہ سالانہ جو ہے اب — صد ہا ہمین اسطرح کے جلسون کو بتا دے
ہر دم ہو عطا اسکو ترقی پہ ترقی — کل ہند مین دھوم اسکی الٰہی تو مچا دے
ایوان دل قوم رہے اس سے منور — لو اسکے محبت کی ہر یک دل مین لگا دے

اے بادشہ ہیچمدان اس کا عجب کیا
تاثیر اگر تیرے سخن مین بھی خدا دے

یہ مناجات منظوم طلبائے مدرسۂ اسلامیہ وانمباڑی کیلئے حسب فرمایش جناب محمد ابراہیم صاحب قریشی بی-اے-یل-ٹی- پرنسپل مدرسۂ اسلامیہ وانمباڑی لکھی گئی

ہم مدرسہ کے طلبا باعجز و انکساری — کرتے ہین عرض تجھ سے اب اے جناب باری
مالک ہے تو ہمارا مملوک ہم ہین تیرے — تیری ثنا کے قابل کب ہے زبان ہماری
تو بے نیاز سب سے محتاج تیرے سب ہین — فضل و کرم کی تیرے سب کو امیدواری
اس مدرسہ کے جتنے بانی و منتظم ہین — مد نظر ہمارے ہے جن کو غمگساری
ممنون ہم ہین انکے مرہون ہم ہین انکے — ہر دم ہے شکر انکا لب پر ہمارے جاری
سرسبز یون نہ رہتا اس مدرسہ کا گلشن — ہوتی اگر نہ انکے احسان کی آبیاری
یارب جہان مین دائم رکھیو انکو شاد و خرم — ہر آفت و بلا سے دے انکو رستگاری
یارب ہمارے دل کے غنچون کو کر شگفتہ — تعلیم کو بنا دے تو موسم بہاری
سلطان روم اپنے ہین مذہبی خلیفے — یارب عطا ہو انکی دولت کو استواری

قایم رہے الہی دائم رہے الہی — انکی یہ جاہ و حشمت انکی یہ شہریاری
ہے بادشاہ ہفتم ایڈورڈ جو ہمارا — ہے جسکے زیر فرمان اقلیم ہند ساری
ہین جسکے سلطنت مین سب کے حقوق یکسان — ہر قوم کی برابر ہوتی ہے پاسداری
یارب فزون ہو اسکے دل مین ہماری الفت — محکم رہے ہماری اس سے وفاشعاری

ہین **بادشاہ** نامی شاعر جو اس وطن کے
یارب یہ نظم انکی ہو ہر زبان پہ جاری

یہ نظم دعائیہ انجمن خیر خواہ عام گوئندپور واقع وامباڑی کے لئے لکھی گئی

تو ہے خدا ہمارا تو ذوالمنن ہمارا — تیرا دیا ہوا ہے یہ جان و تن ہمارا
تو رزق دینے والا تو رحم کرنیوالا — تو ہے مٹانے والا رنج و محن ہمارا
احسان سیکڑون ہین لاکھون عنایتین ہین — کس کس کے شکر مین اب ادا ہو دہن ہمارا
جو چاہے وہ کرے ہم طالب تری رضا کے — وہ تیری بے نیازی یہ ہے چلن ہمارا
توحید کے نشہ مین مخمور ہین تو ہم ہین — کیا کر سکیگا کوئی نشتر زن ہمارا
کیونکر نہ دل ہمارا سورج کیطرح چمکے — ہے اسپہ نور ایمان جلوہ فگن ہمارا
خوف عذاب محشر ہم عاصیونکو کیا ہے — حامی ہو جب رسول آخر زمن ہمارا
قائم رہے الہی دائم رہے الہی — یہ انجمن ہماری اور یہ وطن ہمارا

قدر سخن نہین اب ای **بادشاہ** کیا غم
یک روز قیمتی ہو ہر ہر سخن ہمارا

یہ نظم دعائیہ جلسۂ عام انجمن خیر خواہ عام گوئندپور واقع وامباڑی منعقدہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۹ء مین پڑہی گئی

اے خداوند زمین و آسمان — اے خدائے مالک کون و مکان
اے ہمارے خالق عالم نواز — اے کریم کارساز و بے نیاز
ذات تیری قاضی الحاجات ہے — مقصدین بر لا کہ ادنی بات ہے

خلق کو اس انجمن سے صبح و شام
ممبرون کے دلمین دے ہمت فزون
خیر خواہ عام ہے جو اسکا نام
انجمن مستحکم ہو ہر یک کام مین
خلق مین ہے جسطرح یہ شاندار
یا خدا اعضا مجلس کو تمام
دین اور دنیا کی بہبودی عطا

فائدہ پہنچا تو اے رب انام
انجمن کو تا رہے قوت فزون
ہو مطابق نام کے ہر ایک کام
دے اثر یارب تو اسکے نام مین
یون ہی ہو سرکار مین اسکا وقار
رکھ ہمیشہ شادمان و شادکام
کیجئے انکو طفیل مصطفےٰ

سب مقاصد مین رہین وہ کامیاب
بادشہ کی یہ دُعا ہو مستجاب

یہ نظم دعائیہ سپاس نامہ جناب آنریبل مولوی سید مرتضیٰ صاحب بہادر ممبر لیجسلیٹو کونسل مدراس کیلئے لکھی گئی اور انجمن خیر خواہ عام گونڈپور واقع وانمباڑی کی طرف سے ۲۶ رفروری سنہ ۱۹۱۰ء کو پڑہی گئی۔

مقصود یہ اے خالق کون و مکان دے
مضبوط اسکا دہر مین رکھہ رشتۂ حیات
مبذول اُسپہ تیری عنایت رہے مدام
بالکل ہو وقف نفع رسانئ قوم مین
سرکار مین وقار بڑہے قوم مین ہو نام
ایسے ہی مہمان کا شرف میزبان کو ہو

ممدوح کو ہمارے فزون عز و شان دے
صحت مین عافیت مین نہ اسکے زیان دے
ہر آفت و بلا سے الٰہی امان دے
دل ایسا اور ایسی الٰہی زبان دے
یارب تو اسکی طبع مین وہ آن بان دے
یارب ہمیشہ ایسا ہمین مہمان دے

صد حیف قوم مین حس و حرکت نہین ذرا
یارب تو اسکے قالب بےجان مین جان دے

یہ مناجات منظوم مدرسۂ نسوان انجمن خیر خواہ عام گونڈپور واقع وانمباڑی کیلئے لکھی گئی اور جلسۂ تقسیم انعامات منعقدہ ۱۳ رنومبر سنہ ۱۹۱۱ء مین ایک لڑکی نے پڑہی۔

کیونکر ہو شکر تیرا ہمسے ادا خدایا | فضل و کرم ہے تیرا بے انتہا خدایا
معبود تو ہمارا مقصود تو ہمارا | مالک ہے کون اپنا تیرے سوا خدایا
ہم باندیان ہین تیرے محتاج اور عاجز | حرص و ہوا مین ہم سب ہین مبتلا خدایا
مانگین اگر نہ تجھ سے پھر کس سے جاکے مانگین | جز تیرے کون ہے اب حاجت روا خدایا
سب سے بڑا ہی ہے احسان ہمکو تو نے | امت مین مصطفیٰ کے پیدا کیا خدایا
سالار انبیا ہین عالم کے مقتدا ہین | ہے جان و دل ہمارا ان پر فدا خدایا
اس مدرسہ کے بانی جو اہل انجمن ہین | رکھہ ان کو تو سلامت صبح و مسا خدایا
انکے طفیل سے یہ تعلیم ہم نے پائی | اجر عظیم ان کو کیجیے عطا خدایا
اچھا ہو دین انکا دنیا ہو انکی اچھی | بر لا دلون کا انکے ہر مدعا خدایا
مانباپ سے ہین بڑھکر استانیان ہمارے | بھولینگے کسطرح ہم انکو بھلا خدایا
انکے لئے ہمیشہ کرتے ہین التجا ہم | تو نیک تر جزا دے روز جزا خدایا
ہین جتنی بیبیان اس مجلس مین آج حاضر | جلسے کو انسے رونق ہے بر ملا خدایا
وہ جو بزرگ بی بی ہین آج میر مجلس | اعزاز انکو تو نے کیا کیا دیا خدایا
دنیا مین آخرت مین رکھہ سب کو شاد و خرم | کر دور حاضرین کے رنج و بلا خدایا

اشعار **بادشہ** کے دلچسپ خوب تر ہین
کرتے ہین اسکے حق مین ہم سب دعا خدایا

یہ مناجات منظوم طلبائے مدرسۂ عزیزیہ ترملکھیری مدراس کے لیئے لکھی گئی

طلبائے مدرسہ کی ہے التجا خدایا | کر ہمپہ تو نگاہ لطف و عطا خدایا
مالک ہے تو ہمارا خالق ہے تو ہمارا | یاور ہے کون اپنا تیرے سوا خدایا
یہ جسم و جان ہے تیرا کون و مکان ہے تیرا | ہین تیرے زیر فرمان ارض و سما خدایا
بندے ہین تیرے ہم سب کم فہم اور کمسن | کیونکر ادا ہو ہم سے تیری ثنا خدایا

انوار علم سے کر روشن ہمارے دل کو
ظلمت کو جہل کے تو یکدم مٹا خدایا

ہمراہ علم کے دے توفیق بھی عمل کی
کیجیے ہمین عنایت ذہن رسا خدایا

دے ہمکو استقامت شرع محمدی پر
بد مذہبی سے ہر دم ہمکو بچا خدایا

تہذیب دے ادب دے اخلاق نیک بھی دے
بھر دے ہمارے دل مین صدق و صفا خدایا

امت مین مصطفےٰ کے پیدا کیا ہے ہمکو
احسان تو نے کیسا ہمپر کیا خدایا

جو صاحب کرم ہین اس مدرسے کے بانی
رکھہ انکو شاد و خرم صبح و مسا خدایا

دنیا کی خوبیون سے عقبیٰ کی نعمتون سے
کر سرفراز انکو بے انتہا خدایا

استاد و منتظم ہین اس مدرسے کے جتنے
فضل و کرم کا سب کو جلوہ دکھا خدایا

دنیا ہو اچھی انکی اور دین بھی ہو اچھا
کر دور ان سے ہر یک رنج و بلا خدایا

سیراب اپنے ابر رحمت سے رکھہ ہمیشہ
گلشن ہو مدرسہ کا پھولا پھلا خدایا

بندہ ہے تیرا کمتریہ **بادشاہ** عاصی
تو بخش اسکے سارے جرم و خطا خدایا

نظمہائے متفرق مفید قوم

یہ نظم اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۳ راکتوبر سنہ ۱۹۰ء مین شائع ہوی تھی جسکے اثر سے اہل اسلام مدراس مین جوش پیدا ہوا چندہ حجاز ریلوے فراہم کر کے قسطنطنیہ بھیجا گیا

کیون نہ ہو ہمکو مسرت اے حجازی ریلوے
سنتے ہین تیری بشارت اے حجازی ریلوے

حاجیان تیرے بدولت اے حجازی ریلوے
پائینگے ہر طرح راحت اے حجازی ریلوے

اب شتر کی ہے سواری اور نہ قزاقون کا خوف
دور ہین سب رنج و زحمت اے حجازی ریلوے

شہر مکہ سے مدینہ تک ہے بارہ دن کی راہ
اب ہے یکدن کی مسافت اے حجازی ریلوے

تجھہ سے بیشک ہے زراعت کو تجارت کو فروغ
ڈاک بھی پہنچے بسرعت اے حجازی ریلوے

ان فوائد سے ترے انکار کیونکر کر سکے — جسکو کچھ بھی ہے فراست اے حجازی ریلوے

ہان ترا بانی وہی سلطان ہے عبدالحمید — مشتہر ہے جسکی عظمت اے حجازی ریلوے

آجتک گزرے ہین جتنے بادشاہان روم کے — کسنے یہ پائی سعادت اے حجازی ریلوے

یہ شرف تیری بنا کا خاص اسکے واسطے — حق نے رکھا تھا امانت اے حجازی ریلوے

واسطے تیرے جو اس نے دین ہزارون اشرفی — ہے یہ کیا اسکی اعانت اے حجازی ریلوے

بازبان حال تو اسکی رہیگی مدح خوان — حشر تک ہر ایک ساعت اے حجازی ریلوے

سارے دنیا کے مسلمانون کو اسنے شوق سے — دی ہے چندہ کی اجازت اے حجازی ریلوے

دیر پھر کیا تھی عرب مین اور مصر و شام مین — ہوگئی چندون کی کثرت اے حجازی ریلوے

محفلین چندہ کی ہر جا ہو گئے ہین منعقد — جابجا ہے تیری شہرت اے حجازی ریلوے

حیف ابتک بیخبر ہین ہم مسلمانان ہند — ہے یہ کیسا خواب غفلت اے حجازی ریلوے

ہے نہ دینی جوش ہمکو اور نہ فکر آخرت — اور نہ کچھ قومی محبت اے حجازی ریلوے

ہین کدھر علما ہمارے اپنی پیاری قوم کو — کیون نہین کرتے نصیحت اے حجازی ریلوے

نیک ہین ان سبکے ارادے ہین مبارک انکے دل — جو کرین تیری اعانت اے حجازی ریلوے

نفع اپنی قوم کو ہو خوش ہوا اپنا کردگار — اس سے بڑھکر کیا ہے دولت اے حجازی ریلوے

وہ بھی دن آئے کہ دیکھے **بادشہ** جلوہ ترا
انسکے حج و زیارت اے حجازی ریلوے

یہ نظم اخبار نیر آصفی مدراس مطبوعہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء مین شائع ہوئی تھی

مفید قوم ہے یکسر حجازی ریل کا چندہ — رضائے حق کا ہے رہبر حجازی ریل کا چندہ

نہ کیون خلق مین اشہر حجازی ریل کا چندہ — ہر یک چندہ سے ہے خوشتر حجازی ریل کا چندہ

امیر المومنین کا حکم ہے پر تو فگن اسپر — مثال مہر ہے انور حجازی ریل کا چندہ

رفاہ قوم دنیا مین جزائے نیک عقبیٰ مین — یہ ہر دو نفع کا مظہر حجازی ریل کا چندہ

نہ کیون اے حاجیو ہر طرح کی ہو تمکو آسائش   تمہارا بنگیا یاور حجازی ریل کا چندہ

منور قوم کی الفت سے جب آئینۂ دل ہے   ہے اس آئینہ کا جوہر حجازی ریل کا چندہ

شریک اس مین ہر یک ادنیٰ و اعلیٰ حسب طاقت ہو   ضرورت ہے یہ اہل زر حجازی ریل کا چندہ

اگر کچھ جوش دینی ہے اگر کچھ حب قومی ہے   فراہم سب کرین ملکر حجازی ریل کا چندہ

ہے اس چندہ کا چرچا سارے اسلامی ممالک مین   خوشی سے دیتے ہین گھر گھر حجازی ریل کا چندہ

خبر کچھ ہے تمہین ہندوستان کے اے مسلمانو   ہوا کن کن مقامون پر حجازی ریل کا چندہ

ہزار افسوس تم مین کچھ حمیت ہے نہ غیرت ہے   خوش آئیگا تمہین کیونکر حجازی ریل کا چندہ

ذرا دیکھو تو اخبارون مین قومی جوش کا کیسا   دکھاتا ہے تمہین منظر حجازی ریل کا چندہ

جو ہین اہل کرم البتہ وہ مسرور ہین اس سے   دل ممسک پہ ہے نشتر حجازی ریل کا چندہ

فضول اسراف کامون مین جو بیجا صرف ہوتا ہے   نہین کیا اس سے ہے بہتر حجازی ریل کا چندہ

یہی مقصود ہے اس نظم سے اے **بادشہ** مجھکو
موثر ہو ہر یک دل پر حجازی ریل کا چندہ

یہ نظم وصف اخبارات مین رسالہ "اخبار بینی" مصنفۂ جناب مولوی میر احمد حسین صاحب مرحوم سکرٹری محمڈن ریڈنگ روم و امباڑی کیلیئے لکھی گئی رسالہ مذکور مین طبع ہونیکے علاوہ اخبار مخبر دکن مدراس مین بھی شائع ہوئی

جہان مین کیون نہ فزون ہووے وقعت اخبار   جتا رہا ہے زمانہ ضرورت اخبار

نہین ہے ہند مین افسوس رغبت اخبار   اصول زیست ہے یورپ مین رویت اخبار

ہزارون جاری ہین لاکھون کی ہے وہان تقسیم   زہے اشاعت اخبار و شوکت اخبار

عیان نہوتے یہ حالات مشرق و مغرب   نہ ہوتی ہم پہ جو ہر دم عنایت اخبار

ترا یہ جام مبارک ہو تجھکو اے جمشید   یہان ہر ایک ہے مست محبت اخبار

نہ دیکھین اسکو تو ہر وقت دل رہے بے چین   مثال شاہد رعنا ہے صورت اخبار

جو علم دوست ہین رکھتے ہین دوست تر اسکو   ملیگی کب جہلا کو حلاوت اخبار

جہان جہالت و ناواقفی کی کثرت ہے — سمجھ لو تم کہ وہان ہو گی قلت اخبار
ہین واقعات مین پنہان نصیحتین صد ہا — بغیر غور کہلے کب حقیقت اخبار
جو گرسنہ ہے ترقی فہم و جودت کا — کریگی سیر اوسے جلد نعمت اخبار
نہ کر غرور تو اسے دوربین کے موجد — کہ دوربین پہ ہے ان روزون سبقت اخبار

قلم کو روک لے اے **بادشاہ** ہیچمدان
کہان ہو تجھہ سے ادا حق مدحت اخبار

یہ نظم وصف زراعت مین اخبار "زمیندار" کرم آباد ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب مین مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۵ء کو طبع ہوئی تھی

دنیا مین عجب نعمت داور ہے زراعت — ہر فن سے ہر ایک پیشہ سے بہتر ہے زراعت
محروم نہ حیوان نہ انسان ہے اس سے — کیا فیض رسان خلق پہ یکسر ہے زراعت
زرخیز اسی ملک اسی صوبہ کا ہے نام — جس ملک مین جس صوبہ مین اکثر ہے زراعت
حرمت تو کجا شبہ کا بھی اسمین نہین خوف — کیا نیک معیشت کی یہ رہبر ہے زراعت
ہے قدر زراعت اونہین جو اہل خرد ہین — کم عقل کے نظرون مین تو کمتر ہے زراعت
اسباب معیشت ہین تمام اسکے فروعات — ہر فرع کی یہ اصل مقرر ہے زراعت
یا کہیے عوارض ہین وہ سب انکا یہ جوہر — یا کہیے وہ اولاد ہین مادر ہے زراعت
یا مثل دوائر ہین وہ یہ صورت مرکز — یا کہیے وہ سب صیغے ہین مصدر ہے زراعت
کیا چیز ہے وہ جسکو تعلق نہین اس سے — وہ کون ہے جسکی نہین یاور ہے زراعت
بیوجہ نہین اسکو ہے بارش کی ضرورت — اللہ کی رحمت سے مسخر ہے زراعت
آدم نے ہی کی پہلے زراعت جو جہان مین — اولاد ہم اسکے ہین خوشتر ہے زراعت
جاپان کے وجوہات ترقی مین بلاشک — سچ کہتا ہون پہلا ترا نمبر ہے زراعت
اخبار زمیندار ہوا درپئے اصلاح — کس اوج پہ اب تیرا مقدر ہے زراعت
اے کاش جو قائم ہو زمیندار کمیٹی — پھر ہند مین رونق تری برتر ہے زراعت

کیا وصف ہو اس **بادشہ** ہیچمدان سے
خالق کے عنایات کی مظہر ہے زراعت

یہ مثنوی حسب ایمائے معتمد انجمن معونت المعذورین مدراس لکھی گئی اور اخبار نیر آصفی مدراس مطبوعہ ۲۵ر آگسٹ سنہ ۱۹۰۴ء مین طبع ہوی

اے محبان قوم تم ہو کہاں	خیر خواہان قوم تم ہو کہاں
ہین کدہر تم اے قوم کے غمخوار	اے مئ عشق قوم کے سرشار
ہے اگر دل مین جوش ایمانی	گر ہے احساس رنج انسانی
کیجئے ٹک ذرا ادہر بھی نظر	لیجیئے کچھ اس انجمن کی خبر
انجمن ٹک ہوی یہان قایم	جسکے اغراض ہین یہی دایم
قوم مین اپنے ہین جو معذورین	انکی تائید ہو وے با آئین
یعنے محتاج لولے لنگڑون کو	گونگے بہرون کو اور اندہون کو
اور جن کے حواس مین ہے فتور	ہین جو کسب معاش سے مجبور
دیوین انکے لئے لباس وطعام	اجر پائین یہ نزد رب انام
سچ تو یہ ہے جہان مین سب سے مزید	ہین یہی لوگ قابل تائید
یہی حقدار صدقہ و خیرات	ہے سلوک ان سے افضل الحسنات
انکی تائید سے خدا خوش ہے	اور سردار انبیا خوش ہے
رنج و زحمت کا انکے آہ اثر	گر نہ کچھ بھی ہمارے ہو دل پر
دل ہمارا نہین وہ پتھر ہے	بلکہ پتھر بھی اس سے بہتر ہے
دیندار و تمہین ہے اب کیا دیر	کام ہے خیر کا کرو کچھ خیر
چندہ اس انجمن کو کیجیے عطا	لوٹ لیجے ثواب عقبیٰ کا
جسقدر تمکو استطاعت ہے	دیکھئے دیکھئے عنایت ہے

کم و بیشی سے کچھ نہین مطلب | حبِّ قومی فقط غرض ہے اب
چند روزہ یہ زندگانی ہے | سارا سامان جہان کا فانی ہے
فکر کچھ آخرت کی تم کر لو | آج کا کام کل پہ مت رکھو
ہردم از عمر می رود نفسے | چون نگہ می کنم نماند بسے
خجل آن کس کہ رفت و کار نہ ساخت | کوس رحلت زدند و بار نہ ساخت
ہان اگر دل مین کوئی کھٹکا ہے | ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے
شوق سے آئین انجمن مین شتاب | دیکھ لین اسکا سب حساب و کتاب
دیکھین جب آپ اسکا کاروبار | مطمئن دل ہو آپ کا بسیار
انتظام اسکا کیون نہ ہووے ٹھیک | کیسے کیسے عمائدین ہین شریک
خاصکر معتمد ہین جو ذی شان | قالب انجمن کے روح روان
ذی لیاقت ہین ذی فراست ہین | نیک نیت بلند ہمت ہین
حامی قوم ہین یہ شام و پگاہ | مرحبا مرحبا جزاہ اللہ
یا الٰہی طفیل شاہ امم | رکھیئے اس انجمن کو مستحکم
تیرا فضل و کرم ہو اسکا کفیل | اسکے اغراض کی تو کر تکمیل
ہردم اسکے معاونون کا عدد | یا الٰہی بڑھا دے تو بے حد
کیا عجب ہے بفضل رب قدیر | **بادشہ** کے سخن مین ہو تاثیر

ملتفت خلق ہو یہی ہے ہوس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

یہ نظم بھی انجمن مذکور کیلیئے لکھی گئی اور اخبار نیر آصفی مدراس مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۴ء مین طبع ہوئی

کیجیئے اے منعمو امداد معذورین کی | سنئے اے اہل کرم فریاد معذورین کی
کوئی نابینا ہے کوئی لنگ کوئی بے زبان | آہ ہے یہ حالت ناشاد معذورین کی

خستہ ہین ناچار ہین مجبور ہین محتاج ہین
راحت دنیا سے کیا برباد معذورین کی

یک طرف شرع پیمبر یک طرف عقل رسا
دونون کہتے ہین کرو امداد معذورین کی

دل مین آتا ہے ہر یک کے صفحہ دل پر ابھی
شکل کھینچون صورت بہزاد معذورین کی

اے شکم سیرو ذرا ہو کون کی بھی لیجے خبر
تندرستو تم کرو کچھ یاد معذورین کی

راحتین کیا کیا نہ دیگا تمکو عقبیٰ مین خدا
رنج سے گر طبع ہو آزاد معذورین کی

تم کرینگے انکی گر امداد ہر صبح و مسا
حشر تک دیگی دعا اولاد معذورین کی

گر نہ کیجیے رحم ان پر رحم کے قابل ہے کون
آہ بے رحمی سے ہے تو جلاد معذورین کی

نیک ہے وہ ذہن بیشک ہے مبارک وہ دماغ
جس سے بہبودی ہو کچھ ایجاد معذورین کی

خانۂ دل مین ہر یک انسان کے ای **بادشاہ**
روز و شب الفت رہے آباد معذورین کی

یہ نظم بھی جلسہ سالانہ انجمن مذکور منعقدہ ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۰۵ء مین پڑھی گئی اور مقبول خاص و عام ہوئی

ای قلم کیجیے رقم کچھ آج حالت قوم کی
ای طبیعت کر اعانت گر ہے الفت قوم کی

ای اثر میری زبان مین کچھ تو ہو تیرا ظہور
ای زبان لازم نہین کیا تجھ پہ خدمت قوم کی

ای تمنا ضبط یون دل مین رہیگی کب تلک
ای دل پر درد کبتک تجھ مین حسرت قوم کی

ای ترقی ہم ترستے ہین تری دیدار کو
ای تنزل تا بہ کے تجھ سے رفاقت قوم کی

دل وہ کس مصرف کا ہے کس کام کا ہے وہ دماغ
جس سے عالم مین نہین کچھ بھی اعانت قوم کی

زندگی اسکی ہے کیا اتنا بھی جو واقف نہو
قوم ہے کیا شی کسے کہتے ہین اخوت قوم کی

غرق ہے بحر تنزل مین یہ کیا سر تا بپا
کچھ نہین ابتک ابھر لے کی ہے صورت قوم کی

خود پسندی اور خود غرضی ہے ہر یک کا شعار
حیف عادت قوم کی افسوس قسمت قوم کی

جسطرح فصل خزان گلشن کو کرتی ہے تباہ
یون ہی خود غرضی مٹا دیتی ہے وقعت قوم کی

فرق ہمدردی کا ہے انسان اور حیوان مین
غور کچھ اس پر نہین ای وائے غفلت قوم کی

مال و دولت جاہ و ثروت لاکھ ہم پیدا کریں ۔ کچھ نہین حاصل نہو گر عام عزت قوم کی
عام عزت کیلئے لازم ہے باہم اتفاق ۔ اتفاق و یکدلی مین ہے سعادت قوم کی
اتفاقاً بھی نہین ہمکو خیال اتفاق ۔ ہے یہ کیا نا اتفاقی جزو فطرت قوم کی
آہ اے نا اتفاقی ہو ترا خانہ خراب ۔ گم ہوی دولت فقط تیری بدولت قوم کی
غم نہین اسکا اگر دولت گئی حشمت گئی ۔ حیف ساتھ اسکے ہوی ہمت بھی رخصت قوم کی
قوت بازو سے اپنے ہم تو کچھ کرتے نہین ۔ ذکر کیا کیجیے وہ اگلی شان و شوکت قوم کی
دو ہی دو چیزین ہین جس سے ہے ہمین ذلت نصیب ۔ ایک بے علمی ہے دیگر ہے فلاکت قوم کی
با وجود ایسے تنزل کے خدا کا شکر ہے ۔ اب بھی باقی ہے بہت کچھ استطاعت قوم کی
قوم مین باقی ہین اب بھی ایسے ہمدردان قوم ۔ ایک نہ ایک دن جن سے ہم دیکھینگے رفعت قوم کی
لعل سنگریزون مین خاکستر مین ہون جیسے شرر ۔ یون نہان دلین ہے انکے درد و رقت قوم کی
درد ہے گر قوم کا کچھ کرکے اب دکھلائے ۔ خالی خولی کام کیا آئے نصیحت قوم کی
شاعرو شعر و سخن سے ہمت افزائی کرو ۔ عالمو اب زور سے کیجے ہدایت قوم کی
چارہ سازو قوم کی کچھ چارہ سازی کیجیے ۔ اے طبیبو دیکھیئے کیا ہے علالت قوم کی
عاقلو کچھ عقل سے تائید و تائید دو ۔ مالدارو مال سے برلاؤ حاجت قوم کی
انجمن ہے یہ جو معذورین کے امداد کی ۔ عمدہ تر کہیے نہ کیون اسکو حمایت قوم کی
خوش نہ کیون اس سے خدا ہو خوش نہ کیون اس سے رسول ۔ طاعت خالق ہے یہ لاریب خدمت قوم کی
لنگڑے لولے بے بصر پاتے ہین ملبوس و طعام ۔ اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی ضرورت قوم کی
گر نہ ہو تائید انکی لو پھرین دہ در بدر ۔ کیا نہوگی غیر قومون مین حقارت قوم کی
انجمن کا جلسئہ سالانہ ہے اب منعقد ۔ کون کہتا ہے نہین اس سے مسرت قوم کی
ایسے ہی جلسے موثر ہین زبہر خاص و عام ۔ ایسے ہی جلسون سے بڑھجاتی ہے ہمت قوم کی
ایسے ہی جلسون سے ہوتی ہے نمایان یکدلی ۔ ایسے ہی جلسون سے ہے دنیا مین عظمت قوم کی

خواب غفلت سے جگادیتی ہین ایسی محفلین
صحبتین ایسی بدلدیتے ہین رنگت قوم کی

بانی جلسہ جو ہین اس انجمن کے معتمد
پوچھنا کیا انکے دل مین ہے جو الفت قوم کی

کہیے گرانکو فنا فی القوم کچھ بیجا نہین
ان مین ہمدردی ہے بے حد و نہایت قوم کی

انکی ہمدردی کی ہے یہ انجمن روشن دلیل
شکر ہوا انکا ادا کب ہے یہ طاقت قوم کی

صدر جلسہ مولوی حاجی ضیاء الدین ہین
مرحبا شایان ہے انکو یہ صدارت قوم کی

حصہ لیتے ہین ہمیشہ یون ہی قومی کام مین
ہر زمان منظور ہے انکو حمایت قوم کی

التجا ہے تجھ سے یارب از طفیل مصطفےٰ
انجمن ہو یہ معاون تا قیامت قوم کی

دام سے دم سے قدم سے انجمن کے حال پر
یا الٰہی روز افزون ہووے رغبت قوم کی

قوم کو جلسہ مبارک ہو یہ باعز و وقار
ہو مبارک آج اس جلسہ کو فرحت قوم کی

شمع کو پروانہ گلشن کو مبارک عندلیب
بس ہے ہم قومی محبون کو محبت قوم کی

ہے نہ جدت اور رنگینی نہ لطف شاعری
بے تکلف مین نے لکھی ہے حکایت قوم کی

کیون در مقصد سے دامن انجمن کا پُر نہو
مثل دریا موج زن ہو گر سخاوت قوم کی

ہے یہی داد سخن تیرے لئے اے **بادشاہ**
ہوا گر اس نظم پر نظر عنایت قوم کی

یہ نظم جلسہ سالانہ انجمن خیر خواہ غربائے اہل اسلام مدراس منعقدہ ۱۰ ر فروری سنہ ۱۹۱۱ء کیلئے لکھی گئی

آج کیا جلسہ ہے یہ کیون جمع ہین سب خاص و عام
اپنے قومی بھائیون کا کس لئے ہے اژدحام

کس لئے ہر یک کے چہرے سے مسرت ہے عیان
نکہت الفت سے کیون تازہ ہے ہر یک کا مشام

کیا غرض ہے اور کیا مقصود اس جلسہ سے ہے
کون ہین بانی مبانی اور کیا ہے انکا نام

قومی ہمدردی کا کس کے ذکر ہے مدنظر
آفرین تحسین کا کسکے ہے یہ سارا انتظام

لو سنو اب تم مفصل ان سوالون کا جواب
ہم بیان کرتے ہین لے حضار والا احترام

بہر تائید غریبان انجمن قایم ہے ایک
اور ہے مدراس مین دو سال سے اسکا قیام

دوسرا سالانہ جلسہ ہے یہ اسکا منعقد
اسکے اظہار طرب کی آج ہے یہ دھوم دھام

ختنہ ہے شادی ہے اور تجہیز ہے اموات کی
تین یہ اسکے غرض بس تین ہین یہ اسکے کام

فیض ہے اس انجمن کا مفلسان قوم کو
صدق دل سے کیون نہ وہ دینگے دعا اسکو مدام

معتمد ہین اور بانی اسکے ابراہیم سیٹھ
ذی فراست ذی وجاہت ذی کرم ذی احتشام

پورا پورا وصف انکا اسلئے لکھا نہین
تا خوشامد کا کہین مجھہ پر نہووے اتہام

سال نامہ انجمن کا آپ نے سنوا دیا
واہ کس خوبی سے ظاہر ہو گئی حالت تمام

کام کرنا اور ہے باتین بنانا اور ہے
کام کرنا اسکو کہتے ہین یہی سچا ہے کام

ایسے لوگون سے نہ کیون خوش ہون جناب مصطفیٰ
ایسے کامون سے نہ کیون راضی رہے رب انام

مجلسین یون تو بہت اس شہر مین موجود ہین
سب مین مستثنیٰ اگر کہئے اسے کیا ہے کلام

مالدارو کیجئے تائید بھر انجمن
آپ کے قبضہ مین ہے اسکی ترقی کی لگام

عالمو پند و نصیحت قوم کو کچھہ کیجئے
انکی ہو خیرات کا تا کوئی اعلیٰ اہتمام

شاعرو شعر و سخن سے ہمت افزائی کرو
آپ کی جادو بیانی کرتی ہے عالم کو رام

مرد جو بے فیض ہے بیکار ہے اسکا وجود
جسطرح تسبیح کے دانون مین رہتا ہے امام

جیتے جی جو کچھہ کہ کرنا ہے کرین اعمال نیک
موت ہے ہر ایک کے سر پر لئے تیغ بے نیام

قوم کی حاجات کا احساس تو کچھہ بھی نہین
صرف ہمدردی کا اب بعضون کو ہے سودائے خام

کام جبکا ایک سرمو بھی خلاف شرع ہو
ایسے ہمدردو نکو اپنا دور ہی سے ہے سلام

دینداری گر نہو دنیا ہے وہ کس کام کی
دین کے ہی وجہ سے دنیا نے پائی احترام

دین کی پابند رکھہ یارب ہمیشہ قوم کو
بادشہ کی التجا تجھہ سے یہی ہے صبح و شام

یہ مثنوی جلسہ سالانہ انجمن مذکور منعقدہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کیلئے لکھی گئی

حمد حق پہلے ہے بعد اسکے ہے نعت مصطفیٰ
کیا کرے انسان ادا کیا حوصلہ انسان کا

مرحبا یہ انجمن سچی ہے قومی خیر خواہ
مرحبا جاری ہے اس سے خوب اسلامی رفاہ

مرحبا یہ انجمن ہے بیکسون کی دستگیر
مرحبا یہ انجمن ہے مرجع برنا و پیر

مرحبا یہ انجمن پشت و پناہ مفلسان
مرحبا یہ انجمن ہے چارۂ بیچارگان

مرحبا یہ انجمن سچی ہے قومی غمگسار
مرحبا یہ انجمن سب سے ہے عمدہ یادگار

گرچہ ہین آفاق مین اغراض قومی بے حساب
اسکے جو اغراض ہین ان سب کا ہے لب لباب

یعنے ہے پہلی غرض نادار لڑکون کی ختنان
ہوتی ہے تائید اسکی انجمن سے بیگمان

ہے غرض یہ دوسری اموات جو غربا کے ہین
انکے ہے تجہیز اور تکفین اس سے بالیقین

تیسری ہے یہ غرض نادار جو ہین لڑکیان
انجمن کے استعانت سے ہون انکی شادیان

بس یہی تینون غرض پر انجمن محدود ہے
انجمن کا مدعا یہ ہے یہی مقصود ہے

کون کہتا ہے کہ یہ ابواب ہین بے فائدہ
کون کہتا ہے نہین اسکی جزا روز جزا

منعقد ہے آج جلسہ انجمن کا خوب تر
جمع کیسے لوگ ہین ذی علم و دانش نامور

جمع ہین نامی گرامی عالمان دیندار
اور ہین موجود کیسے تاجران باوقار

کیسے کیسے ہین مقرر خوش بیان شیرین زبان
کیسے کیسے ہین یہان والا طبیعت شاعران

زیب اور زینت ہے اس جلسے کی انکی ذات سے
قدر اور وقعت ہے اس جلسے کی انکی ذات سے

انکی تقریرین کلام انکا نہ ہوگا کم مفید
اور کس سے قوم ہوگی مستفیض و مستفید

معتمد اس انجمن کے ہین جو موسٰی سیٹھ نام
نیک خو ہین نیک دل ہین ذی کرم ذی احترام

انجمن کے بانی و موجد یہ ہو صد آفرین
ہے مگر افسوس وہ دنیا مین اب زندہ نہین

گو نہین زندہ ہے وہ زندہ ہے بیشک اسکا نام
انجمن کا دوستو دنیا مین جبتک ہے قیام

خوب انہون نے انجمن کا اب بنایا ہے رپورٹ
مطمئن کیا قوم کے دل کو بنایا ہے رپورٹ

یون ہی گر جاری رہیگا انجمن کا کاروبار
ایکدن افزون بہت ہوجائیگا اسکا وقار

انجمن سے آج مجھ ناچیز کی یہ عرض ہے
عین منت گر اجابت کا شرف اسکو ملے

پوری پوری ہو نہین سکتی کبھی حاصل مراد
انجمن کے کام کی جبتک نہ ہو شہرت زیاد

دیکھتا ہون مین کہ شہرت اسکی جیسی چاہئے
اب نظر آتی نہین آتی نہین ہرگز مجھے

اسکے شہرت کے وسائل جبقدر ہونگے وسیع
انجمن کا نام ہوتا جائیگا بالکل وسیع

یا الٰہی انجمن یہ تا ابد قایم رہے
فیض اسکا قوم پر دائم رہے دائم رہے

ممبرون مین دیجیئے یارب خلوص و اتحاد
دل دہی سے انتظام اسکا کرین وہ شاد شاد

مالدارون کے دلون مین یا خدا توفیق دے
انجمن کے تو ترقی کی انھین تشویق دے

شک نہین انکی توجہ کی اگر ہو یک نظر
انجمن کا نیر تقدیر ہوگا اوج پر

ہر بلا سے یا الٰہی اسکو تو محفوظ رکھہ
جو معاون اسکے ہین ہردم انھین محفوظ رکھہ

ختم کردے نظم اپنی تو یہان اے **بادشاہ**
تا کجا طول سخن طول بیان لے **بادشاہ**

یہ نظم جلسہ سالانہ انجمن مذکور منعقدہ ۳۱ جنوری ۱۹۱۵ء کیلیئے لکھی گئی

اللہ اللہ خوب یہ جلسہ ہے تیرا انجمن
حق کے ہے فضل و کرم کا تجھپہ سایہ انجمن

انجمن یون تو بہت ہین بلدۂ مدراس مین
شک نہین ہمین کہ تو ہے سب مین یکتا انجمن

انجمنہائے دگر ہین بہر نفع خاص و عام
خاصکر تو ہے غریبون کا سہارا انجمن

یکطرف مذہب ہمارا یکطرف عقل سلیم
دونون تیرے کام پر ہین دل سے شیدا انجمن

عمر شش سالہ ہے تیری بلکہ کچھہ افزود ہے
کمسنی مین تونے دکھلایا ہے کیا کیا انجمن

نام اچھا کام اچھا انتظام اچھا ہے جب
کیون نہ محشر مین صلہ پائیگی اچھا انجمن

آج سنوائی گئی ہے تیری سالانہ رپورٹ
تیری حالت ہوگئی سب پر ہویدا انجمن

تھا نہایت عمدہ تر اس سال تیرا انتظام
کیون نہو ہر کام مین تیرے اضافہ انجمن

پاک ہے تیرا ارادہ پاک ہے تیرا حساب
غل و غش ہم نے کبھی مین کچھہ نہ پایا انجمن

تجھہ سے جب راضی خدا ہے تجھہ سے جب خوش ہے رسول
قوم سے تیرا ادا ہو شکریہ کیا انجمن

رنگ و بو کے ہین مشابہ انتظامی ممبران
تو مثال گل ہے دنیا مین شگفتہ انجمن

ممبران سیارگان ہین تیری محفل آسمان
بدر گر تجھکو کہین تو کیا ہے بیجا انجمن

روح کے مانند ہین تیرے مقاصد شک نہین
ممبران اعضا ہین تو ہے جسم گویا انجمن

طالب تائید تیرے صورت غواص ہین
ہے گہر تائید تیری تو ہے دریا انجمن

معتمد دو تیرے جو موسی و اسمعیل ہین
کوششون کا انکی ہے سارا یہ ثمرا انجمن

قابل تحسین ہین وہ لائق توصیف ہین
کیون نہ مانیگی بہلا تو انکا لوہا انجمن

صدر صاحب تیرے اور جملہ ارکین بھی ترے
خیر خواہی پر ہین آمادہ ہمیشہ انجمن

گرچہ تیرا موجد و بانی جہان سے چل بسا
مدتون زندہ رہیگا نام اسکا انجمن

کیا ضروریات کو محسوس ہے تو نے کیا
نیکیون کا لیلیا گویا خلاصہ انجمن

ممبرون کی نیت خالص کا ہے سب کچھ طفیل
ہے ترقی اسلئے تیری دوبالا انجمن

صرف جوش طبع کو اپنے دکہایا **بادشاہ**
ورنہ میری مدح کی کیا تجھکو پروا انجمن

یہ نظم جلسہ عام اہل اسلام مدراس کے لئے لکھی گئی

اے معزز اہل جلسہ دیندار
اے مکرم عمدگان ذی وقار

جس غرض سے جمع ہین ہم سب یہان
وہ نہین ذاتی غرض کچھ زینہار

قوم کی بہبود ہے مد نظر
بہر نفع قوم ہین سب کاروبار

قومی ہمدردی نہو جس شخص مین
قوم کا اپنے نہو جو غمگسار

اس کا یکسان دہر مین عدم و وجود
خوش نہین اس سے کبھی پروردگار

انجمن یہ آج جو قائم ہوی
تھی ضرورت اسکی بالکل آشکار

بعد مدت کے برآئی ہے امید
پائے ہم مقصد کو باصد انتظار

گر ادا ہو اس سے فرض منصبی
ہمکو حاصل ہین فوائد بے شمار

پیاٹرن ہون جب پرنس آف آرکاٹ — انجمن کیونکر نہ ہو پھر رستا ندار
ہے محافظ یہ حقوق قوم کی — قوم کو ہے اس سے بیشک افتخار
بے ادب ہوگی نہ یہ سرکار سے — باوفا ہے ہے وفا اسکا شعار
قوم کو حاجت ہے جس جس امر کی — باادب ہوگی یہ اسکی خواستگار
ہو اگر حاکم کی چشم التفات — پھر یہ سمجھو قوم کا بیڑا ہے پار
کیون نہ ہو سرکار ہم پر مہربان — ہم ہین اسکے خیرخواہ و جان نثار
سلطنت انگلش کی ہے مانند باغ — امن و آزادی کی ہے جس مین بہار
کیون نہ ہم اس باغ مین پھولین پھلین — خار حسرت کھائین کیون لیل و نہار
وقت کہتا ہے کہ کچھ کوشش کرو — کہتی ہے غفلت عبث ہے اضطرار
اسکا کہنا کھو دو مت قابو کو تم — کہتی ہے یہ مین نہ مانون زینہار
اسکا کہنا پھر نہ پاؤگے مجھے — کہتی ہے یہ مثل تیرے ہین ہزار
وقت اور غفلت کا جھگڑا دیکھکر — چونک اوٹھا دل اور کہا بے اختیار
ہے نصیحت وقت کی بالکل بجا — ہوگی اے غفلت تو آخر شرمسار
بادشہ بے لطف ہے طول سخن — خلق کو مرغوب تر ہے اختصار
کر دعا کے ساتھ اب ختم کلام — شعر یہ ورد زبان ہو بار بار

بادشاہا جرم مارا در گزار
ما گنہگاریم تو آمرزگار

یہ نظم جلسہ انعامی مدرسہ عزیزیہ ترملکھیڑی واقع مدراس کیلئے لکھی گئی

پہلے ہم کرکے ادا حمد و سپاس معبود — کیون نہ بعد اسکے پڑھین نام نبی پر درود
منعقد آج جو یہ جلسہ انعامی ہے — جمع ہین اہل خرد اہل لیاقت موجود
کیا کوئی اونکی غرض سے نہین زنہار نہین — کیا ہے مقصود فقط علم کی رغبت مقصود

کیا ملے اس سے ملے روز جزا اجر و ثواب — کون خوش اس سے خدا اور پیمبر خوشنود

مدرسہ کونسا ہے نام عزیزیہ ہے — کون مالک ہے یک اہل کرم منبع جود

نام کیا اسکا ہے الحاج حکیم عبد عزیز — کیا یہ فیاض ہے فیاض ہے یہ لامحدود

کیسی تعلیم ہے تعلیم ہے بالکل اچھی — کیسے آثار ہین آثار ہین سارے محمود

حفظ قرآن کی کوشش بھی کوئی ہے کہ نہین — اہتمام اسکا ہے ہان اس مین بفضل معبود

سچ ہے تعلیم کا خورشید ہو روشن جدم — ظلمت جہل کا رہتا ہی نہین نام و نمود

اسی تعلیم سے ہوتے ہین فضایل پیدا — اسی تعلیم سے ہوتے ہین رذائل مفقود

اسی تعلیم سے بنجاتا ہے انسان انسان — اسی تعلیم سے ہے دونون جہان کی بہبود

گر ہے نعمت کوئی دنیا مین تو تعلیم ہی ہے — بہرہ ور اس سے ہو وہ بخت ہے جسکا مسعود

شل تن طبع بشر جان ہے گویا تعلیم — جان جس مین نہ ہو اس تن کا ہے رہنا بے سود

یادشاہ خوب لکھا ہے یہ کسی شاعر نے — دمبدم اسپہ رہے رحمت خلاق ودود

شرف مرد بعلم است کرامت بسجود
ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

یہ نظم جلسۂ ابتدائے رسالۂ "المضمون" مدراس منعقدہ ۸ رڈسمبر سنہ ۱۹۱۲ع کیلئے لکھی گئی جو جناب منشی محمد انصر الدین صاحب بجود کے اہتمام سے شائع ہوتا تھا

دولت علم سے بڑھکر کوئی دولت کیا ہے — گنج قارون ہے کیا اسکی حقیقت کیا ہے

علم بے نقص ہے اور مال کو ہے نقص و زوال — علم پر مال کو ترجیح کی نسبت کیا ہے

ہے فقط علم سے دنیا مین ہر یک عز و شرف — ورنہ انسان کو حیوان پہ فضیلت کیا ہے

ذوق این بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی — صاحب علم ہی جانے کہ وہ لذت کیا ہے

علم پر دین کا دنیا کا ہے سب دار و مدار — گر نہ ہو علم تو جینے کی حلاوت کیا ہے

صاحب علم اگر قابل اعزاز نہون — نام کس چیز کا عزت ہے یہ عزت کیا ہے

مجھ سے کیونکر ہو بھلا علم کی پوری تعریف — حوصلہ کیا ہے مرا میری لیاقت کیا ہے
قطرہ ہو بحر کا مداح یہ ممکن ہی نہین — وصف خورشید ہو ذرہ سے یہ طاقت کیا ہے
منعقد جلسہ اجرا ہے یہ المضمون کا — اس سے بڑھکر کوئی اسکے لیئے شہرت کیا ہے
اس کے مالک ہین اڈیٹر ہین جناب - بہجو د — کہئے کیا علم ہے کیا انکی لیاقت کیا ہے
آئینہ سے ہے عیان صاف سکندر کا کمال — یہ رسالہ ہو جو مقبول تو حیرت کیا ہے
کسی توصیف کا محتاج نہین المضمون — روئے محبوب کو مشاطہ کی حاجت کیا ہے
ہمکو احساس اگر اسکی ضرورت کا نہو — صفحۂ دہر مین پھر لفظ ضرورت کیا ہے
این مراتب کہ کنون دیدہ لاشک جزدی ست — کار کلی بتدر ہے ابھی عجلت کیا ہے
کوڑیون کے ہین عوض گویا جواہر پارے — دیکھئے کیسے مضامین ہین قیمت کیا ہے
اس سے انجان جو ہوتے ہین ہمین بتلا دین — وقعت علم ہے کیا قومی حمایت کیا ہے
دوستو شوق سے تم اسکے خریدار بنو — کام جب نیک ہے اسکے لئے مہلت کیا ہے
روز افزون ہو عطا اسکو ترقی یارب — تیرے افضال مین الطاف مین قلت کیا ہے

بادشہ نظم سناتا ہے جو اپنی بے خوف
علم والون کے مقابل مین یہ جرأت کیا ہے

یہ مثنوی جلسہ انجمن مشرقی الاطباء جنوبی ہند مدراس منعقدہ ۱۳ جولائی ۱۹۱۳ء کیلئے لکھی گئی -

منعقد جلسہ ہوا یہ کس غرض سے دوستو — نثر تو سب سن چکے اب نظم بھی میری سنو
نظم کی نسبت اگرچہ نثر ہے واضح ترین — لطف ہے جو نظم مین وہ نثر مین ہرگز نہین
اندنون تحریک تازہ پیش ہے سرکار مین — گویا پھولا ہے شگوفہ ایک نیا گلزار مین
ڈاکٹر نا تحرک ہین جو اس تحریک کے — چاہتے ہین قدر وہ دیسی طبابت کی گھٹے
پہن لیگی وہ اگر تحریک قانونی لباس — قدر کیا دیسی اطبا کی رہے ہر ایک کے پاس
ملک سے مٹ جائیگا دیسی طبابت کا وثوق — تلف ہو جائینگے سب دیسی طبیبون کے حقوق

گو نہین الفاظ مین تحریک کے یہ مدعا — غور جب اسپر کرین تو صاف ملتا ہے پتا
ماہر تاریخ دانشمند جو انگریز ہین — کہتے ہین بیشک ہین ہم یونانی طب کے خوشہ چین
خوشہ چینی سے نہین انکار کرتا ہے کوئی — ہے گلہ ہمکو مگر سرکار برٹش سے یہی
جتنے آثار قدیمہ ہند مین موجود ہین — کرتی ہے سرکار خود اسکی حفاظت بالیقین
پاس ہے قانون بھی اسکی حفاظت کے لیئے — حکم ہے خرچ اسکا سب شاہی خزانیسے ملے
کیا نہین دیسی طبابت ہے سلف کی یادگار — کم ہے آثار قدیمہ سے بھی کیا اسکا وقار
ہان مگر محسوس وہ یہ غیر محسوسات سے ہے — غیر محسوسات پر بیجا نہین اطلاق شئے
شئی کی گر مفہوم پر کیجیے تامل کی نظر — دیسی طب کو شئی کا کہنا ہے مناسب سربسر
شئی کا جب اطلاق ہے دیسی طبابت پر روا — بحث محسوسات سے ہرگز نہین ہے فائدہ
باوجود اسکے کہ ہین موجود صدہا ہسپتال — باوجود اسکے کہ صدہا ڈاکٹر ہین باکمال
دیسی طب دیسی طبابت کو ترقی ہے مدام — فیض صدہا سال سے ہے اسکا جاری صبح و شام
ڈاکٹر لوگون کے ہین نزدیک جو زیر علاج — ہین دوچند اس سے بھی بیشک انکی نگرانی مین آج
دیسی اہل طب کو ناواقف اگر ٹھہرائینگے — سارے خلق اللہ کو حیران پریشان پائینگے
انکو ناواقف جو ٹھہرائین کہینگے ہم یہی — قدر زر زرگر بداند یا بداند جوہری
ایک کو ترجیح ایک پر یہ نہین ہرگز پسند — سچ تو یہ ہے ہر کسے را بہر کارے ساختند
ہین گورنر لارڈ پینٹلنڈ صوبہ مدراس کے — انکی ذات نیک سے ہمکو بڑی امید ہے
متبحر ہین فہم مین دانش مین ہین وہ بے نظیر — انکی وصف نیک کی عالم مین ہے شہرت کثیر
غور وہ اس مسئلہ پر ہر طرح فرمائینگے — مدعا دیسی اطبا کا یقین بر لائینگے

ہم رعایا پر کرم کی انکی ہے ہر دم نگاہ
روک لے اپنا قلم اپنی زبان اے **بادشاہ**

یہ نظم جلسہ عام انجمن مذکور منعقدہ ۷ رنومبر ۱۹۱۳ء کیلیئے لکھی گئی —

کیون نه کیجے شکر اس خلاق عالم کا ادا ‌ ‌ ‌ چار عنصر سے مرکب جس نے انسان کو کیا

چار عنصر نام جنکا آب و آتش خاک و باد ‌ ‌ ‌ هین یه آپس مین مخالف شک نهین اسمین ذرا

اس سے بڑھکر اور کیا هے شان خالق کی دلیل ‌ ‌ ‌ اتفاق ان چار عنصر کا جو انسان مین رکھا

اتفاق انکا هماری زندگی کا هے اصول ‌ ‌ ‌ اتفاق انکا سراسر همکو دیتا هے مزا

چار عنصر مین اگر هو جائے غالب کوئی ایک ‌ ‌ ‌ جان شیرین جسم سے خارج هو فوراً بر ملا

یکدلی کیا چیز هے اب کیجئے اسپر قیاس ‌ ‌ ‌ نوع انسان کیلئے هے اس سے کیا کیا فائده

اتفاق و مشورت هر کام مین لازم هین ‌ ‌ ‌ فی الحقیقت هے یهی حکم نبی حکم خدا

منعقد جلسه جو یه دیسی اطبا کا هے آج ‌ ‌ ‌ یکدلی کا جلوه کیا همکو نظر آنے لگا

هین فراهم عمدگان اهل اسلام و هنود ‌ ‌ ‌ ذی وجاهت ذی فراست صاحب فهم رسا

ڈاکٹر لوگون کے چند افراد کی تحریک سے ‌ ‌ ‌ آج کل سرکار مین جو پیش هے یک مسئله

چاهتے هین وه یهی سرکار مین منظور هون ‌ ‌ ‌ واسطے دیسی اطبا کے قواعد کچھ جدا

ان قواعد کے هے اجرا سے یهی مدنظر ‌ ‌ ‌ رفته رفته منقطع هو سارا طبی سلسله

قدر پھر دیسی طبیبون کی نه کچھ باقی رهے ‌ ‌ ‌ صفحهٔ هستی سے دیکھے انکی آزادی مٹا

آج یه جلسه اسی تحریک کے ترمیم مین ‌ ‌ ‌ خوب فرض منصبی اپنا یهان لایا بجا

جسطرح آزاد یک مدت سے تھے دیسی طبیب ‌ ‌ ‌ انکی آزادی وهی قائم رهے صبح و مسا

همکو اپنے مهربان سرکار سے امید هے ‌ ‌ ‌ وه نهو پابند ان لوگون کے حسب اقتضا

رحم و انصاف و تحمل احتیاط و فکر و غور ‌ ‌ ‌ هے هماری مهربان سرکار مین بے انتها

جسکے عهد نیک کا هے آج قایل یک جهان ‌ ‌ ‌ سلطنت کا جسکے سارا انڈیا مدحت سرا

هم رعایا کی گزارش کیون نهو اسکو قبول ‌ ‌ ‌ اسکو دل لگتی طبیبون کی نه هرگز هو روا

دیسی طب سے جسقدر مالوف هین خورد و کلان ‌ ‌ ‌ اسقدر مرغوب عالم کب هے انگریزی دوا

دعوی یه میرا نهین زنهار محتاج دلیل ‌ ‌ ‌ سب په ظاهر هے یه هر فرد بشر هے جانتا

نظم اپنی ختم کر اے **بادشاہ** خستہ جان
ہے طوالت مین کہان جو مختصر مین ہے مزا

یہ مثنوی جلسۂ افتتاحیہ قدوسیہ طبی مدرسہ مدراس منعقدہ ۱۳ ار ڈسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کیلیے لکھی گئی

شکر حق ہے اسنے یہ جلسہ جو دکھلایا ہمین
اسکے فضل و لطف سے موقع یہ ہاتھ آیا ہمین

اب جنوبی ہند کا طالع ہے شاید اوج پر
اب ذرا سا قوم کے دلین ہوا پیدا اثر

خواب غفلت سے ابھی کچھ قوم نے کروٹ ہے لی
جاگ اوٹھنے کے نظر آتے ہین کچھ آثار بھی

کیا عجب زندہ اگر ہو جائین پھر اگلے علوم
کیا عجب علم و ہنر مین قوم کی بڑھ جائے دہوم

رحمت حق سے نہین مایوس ہونا چاہیے
آیۂ لاتقنطوا فرمان حق ہے دیکھیے

کیا خدا قادر نہین ہر چیز پر ہر کام پر؟
وہ اگر چاہے تو یک پل مین ادہر کا ہو ادہر

وہ اگر چاہے تو قطرہ کو ابھی کردے سحاب
وہ اگر چاہے تو ذرہ کو بنادے آفتاب

وہ اگر چاہے تو صحرا صورت گلزار ہو
وہ اگر چاہے خذف بھی گوہر شہوار ہو

زینے پر بام ترقی کے ہے یہہ پہلا قدم
آگے چلکر کیا عجب گر بام پر چڑہ جائین ہم

یعنے طبی مدرسہ کا اب یہان ہے افتتاح
واہ پھر قوم کیا سوچی گئی فوز و فلاح

کسقدر ہے قوم کو اس مدرسہ کی احتیاج
جانتے ہین خوب اس جلسہ مین جو حاضر ہین آج

درس طب بھی اسمین ہے تعلیم نباضی بھی ہے
اور قارورہ شناسی سے مطب جاری بھی ہے

چاہیے انسان ہر یک تعلیم سے ہو بہرہ ور
علم ادیان ایک ہے اور علم ابدان ہے دگر

علم ادیان واسطے امراض روحانی کے ہے
علم ابدان واسطے امراض جسمانی کے ہے

دہر مین الّا وہی دو کو حق نے بخشا ہے شرف
سارے عالم کی ہے رغبت صرف ان دو کی طرف

انجمن شرقی اطبا کی جو ہے قایم یہان
اسکی نگرانی مین ہوگا مدرسہ یہ جاودان

انجمن کا مقصد اعلیٰ یہی ہے مدرسہ
انجمن کا مدعا عمدہ یہی ہے مدرسہ

انجمن گویا شجر ہے مدرسہ مثل ثمر
انجمن مثل صدف ہے مدرسہ مثل گہر

انجمن مانند جان ہے مدرسہ مثل بدن
انجمن باد بہاری مدرسہ گویا چمن

انجمن مثل گل ہے مدرسہ ہے رنگ و بو
انجمن مانند ساقی مدرسہ جام و سبو

انجمن اور مدرسہ کے واسطے اب ہے دُعا
اے مرے مالک مرے معبود اے میرے خدا

دہر مین ہر وقت یہ محفوظ اور مصئون رہین
ہر زمان آفات ارضی اور سماوی سے بچین

موجد و بانی کو دے عمدہ جزا عمدہ جزا
اسکی ہمت اور بھی دیجیے بڑھا دیجیے بڑھا

بادشہ کس امر کا کرتا ہے تو اب پیش وپس
روک لے اپنا قلم اللہ بس باقی ہوس

یہ نظم جلسہ انجمن حجاج مدراس منعقدہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۴ء کیلئے لکھی گئی

کون کہتا ہے نہو ایسی مقرر انجمن
قوم کو ہو نفع جس سے ہے وہ بہتر انجمن

خاص کر حجاج کے بہبود کا ہو جب خیال
کیون نہ پائے دہر مین پھر شان برتر انجمن

کامیابی کا اگر ہو نور پھر کیا پوچھنا
یہ چمک اوٹھیگی مثل مہر انور انجمن

نام اچھا کام اچھا انتظام اچھا ہو جب
قوم کے دل کو نہ کیون کرلے مسخر انجمن

ابتدا کا جوش لازم ہے رہے تا انتہا
ورنہ کہدین لوگ تھی یک سوڈا واٹر انجمن

کام کے ہین انجمن کم یون بہت ہین نام کے
دعوی اپنے کام کا کرتی ہے ہر ہر انجمن

ہمکو مطلب کام سے ہے نام سے کیا کام ہے
کیا قباحت ہے اگر بنجائے گھر گھر انجمن

چاہیے ہر انجمن کے واسطے تائید زر
نامور ہوتی نہین دنیا مین بے زر انجمن

یاوری طالع کی ہے شاید تمہاری حاجیو
یہ معاون ہے تمہاری اور یاور انجمن

دولت عثمانیہ سے دولت برٹش سے بھی
سعی و کوشش کے دکھائے خوب جوہر انجمن

ہرطرح آسائش حجاج ہے مدنظر
انکی ہمدردی کی ہے لاریب منظر انجمن

مجمع حجاج گر گلزار ہے اسکے لئے
گویا ہے باران رحمت کی یہ ہمسر انجمن

خالصاً للہ ہے نیت جب اسکی بادشاہ

پائیگی بیحد جزا حق سے نیکوکار انجمن

یہ نظم بھی جلسہ انجمن مذکور منعقدہ ۳۰ جون ۱۹۱۴ء کیلئے لکھی گئی

حاجیون کے انجمن کا ہے یہ جلسہ خوشنما
کیسے کیسے نامور حجاج ہین رونق فزا

نیک نیت نیکدل اور خیرخواہ قوم ہین
سعی و کوشش کی جزا پائینگے سب روز جزا

شخص واحد کا نہین ہے نام ہرگز انجمن
انجمن ہے نام یک مجموعۂ افراد کا

اجتماعی قوت اپنی گرنہ پوری صرف ہو
اپنے حاجی بھائیون کو کسطرح ہو فائدہ

درد دل کے واسطے پیدا کیا حق نے ہمین
ورنہ طاعت کیلئے تھے سب ملک بے انتہا

جن قواعد کی ضرورت ہے برائے انجمن
منضبط کرنا ہے فرض انجمن سب سے بڑا

سب اراکین اسکے اب پابند رہنا چاہیئے
بے ضوابط انجمن کی دہر مین کب ہے بقا

حاجیون کو ہین جو کچھ حج کے سفر مین مشکلات
اسکے دو حصے ہین سمجھو شک نہین اس مین ذرا

یعنے بمبئی سے ہین تا جدہ جو ہمکو دقتین
اسکی ذمہ دار ہے یہ دولت برطانیہ

دقتین جدہ کی اور مکہ مدینہ کی جو ہین
دولت عثمانیہ پر اسکا ہے ذمہ بجا

ہمکو ہر دو سلطنت سے دادخواہی چاہیئے
دونون سے خط وکتابت کا ہو جاری سلسلہ

ہمکو یک سرکار سے جسمی تعلق ہے اگر
مذہبی روحی تعلق دوسرے سے ہے لگا

ہر دو سرکارون مین گر درخواستین مقبول ہون
خوش نصیبی ہے ہماری اس سے بڑھکر اور کیا

کامیابی کا ہمارے ہے یہی اصل اصول
یہ شجر ہے شاخ برگ وگل ہین سب اسکے سوا

لفظ کے مانند یہ باقی ہین اسکے حرف وصوت
گویا یہ جوہر ہے سب اعراض اسکے بر ملا

حج کمیٹی نام رکھکر گرچہ بعضے انجمن
چندون کے قبل جاری ہند مین تھے جابجا

انکی کوشش کا اثر کچھ بھی نہین آیا نظر
انکے کاروبار کا ملتا نہین ہم کو پتا

دیکھکر مجبوریون کو انکے ستا یہ دوستو
یاس و حرمان نے لیا ہے اپنے دامن مین چھپا

الغرض اسکا وجود اسکا عدم ہے یکسان
غفلت و سستی مین ہے جس انجمن کا ماجرا

کام کرنا اور ہے باتین بنانا اور ہے / اپنی باتون کے طرح گر کام ہو تو ہے مزا

شکر ہے اللہ کا یہ انجمن حجاج کی / غیر ہمدردی کا کچھ رکھتی نہین ہے شائبہ

دیکھیے یک ہاتھ سے تالی نہین بجتی کبھی / تالی بجتی ہے اگر دو ہاتھ کو دینگے ملا

کیونکہ ہین اسکے اراکین ذی لیاقت ذی کمال / انکی عقل وفہم کا ہر ایک ہے لوہا مانتا

سب کے سب ذی تجربہ ہین اور مآل اندیش ہین / انتظام عمدہ کرینگے ہے قوی ان سے رجا

یا خدا اس انجمن کو تو بنا دے کامیاب / روز و شب ہم حاجیونکی تجھسے ہے یہ التجا

حاجیون کے دلمین پیدا کر الٰہی دردِ قوم / دین اور دنیا کی بہبودی ہمیشہ ہو عطا

صرف اظہار خیالات دلی مقصود ہے
بادشہ کا شاعری سے اور کیا ہے مدعا

یہ نظم بھی جلسۂ انجمن مذکور منعقدۂ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کیلیئے لکھی گئی

اے مومنو حج فرض ہے سمجھے ہوے کیا ہو / یہ فرض ادا ہو تو بڑا فرض ادا ہو

مخلوق کا یہ قرض نہین فرض خدا ہے / ہون تم جو سبکدوش تو عقبیٰ کا بھلا ہو

حج فرض نہین پاس اگر مال نہین ہے / کیجیے یہ سفر مال اگر حق نے دیا ہو

طاقت بھی ہے اور مال بھی کیا عذر ہے انکو / خوش ان سے بھلا حشر مین کسطرح خدا ہو

ہوگا وہی جو چاہتا ہے خالق عالم / ہوتا نہین وہ کام جو تم لاکھ بھی چاہا ہو

مرنا نہین ہرگز سفر حج پہ ہے موقوف / آئیگی قضا ہمکو اگر وقت قضا ہو

جس جا پہ ہے مرنا ہمین اس جا ہی مرینگے / مکہ کی مدینہ کی ہو یا ہند کی جا ہو

بیشک زر ایمان کا محک حج کا سفر ہے / کھل جائے محک سے کہ یہ کھوٹا یہ کھرا ہو

سب حیلے حوالون کا خدا جاننے والا / کیا ایسا کوئی بھید ہے جو حق سے چھپا ہو؟

اے اہل تمول نہ کرو سستی و غفلت / دل حج کے ارادہ سے تمہارا نہ جدا ہو

تم جلد کرو حج و زیارت کا ارادہ / تا دونون جہان مین تمہین اعزاز سوا ہو

عالم متغیر متبدل ہے ہمیشہ
جو آج کی حالت ہے وہ کل دیکھیے کیا ہو

فرمایا نبی نے ہے جسے طاقت مالی
اور حج کا فریضہ نہ اگر اس سے ادا ہو

اللہ کو پروا نہین اسکی کہ جہان مین
نصرانی موا یا وہ یہودی ہی موا ہو

ترغیب فقط حج کی ہے مقصود ہمارا
غم اسکا ہمین کچھہ نہین گر کوئی خفا ہو

قایل نہو جو کوئی مرض اپنے مرض کا
کب اسکو موثر ہو دوا اور شفا ہو

حجاج کی یہ انجمن نیک ہے قایم
ہر حاجی ہے رکن اسکا وہ چھوٹا کہ بڑا ہو

امید ہے برآئین بہت اس سے مقاصد
حجاج کی تائید اگر صبح و مسا ہو

اے بادشہ ہیچمدان کیا ہے بڑی بات
تاثیر سخن مین ترے گر حق سے عطا ہو

یہ قصیدہ جلسہ دستاربندی مدرسہ باقیات الصالحات ویلور منعقدہ ۱۳ر اگست سنہ ۱۹۰۶ع کیلیے لکھا گیا

جہان جہان ہے جہان مین خوشی کا چرچا آج
زبان زبان پہ ہے شکر خدائے یکتا آج

دوان دوان ہے نظر بہر دید ہر ہر سو
روان روان ہے طبیعت مثال دریا آج

عیان عیان ہے طرب شکل شاہد زیبا
نہان نہان ہے غم و فکر مثل عنقا آج

کشان کشان ہے اثر ہر طرف محبت کا
رسان رسان ہے نوید خلوص ہرجا آج

جدا جدا ہے دلون مین امنگ کا عالم
نیا نیا ہے دماغون مین جوش پیدا آج

ہرا ہرا نظر آتا ہے باغ علم و ہنر
کھلا کھلا ہے ہر ایک غنچہ تمنا آج

قسم قسم کی ہے نکہت طرح طرح کا ہے رنگ
قدم قدم پہ چمن ہے سجا سجایا آج

شجر شجر کو کیا رنگ و بو نے خوب نہال
ثمر ثمر کو ملا تازگی کا ثمرہ آج

مہک مہک کے گلون نے دکھائی اپنی بہار
چہک چہک کے عنادل ہین گلشن آرا آج

عجب عجب جو صدا دیتی ہین قمریون کی بلند
ادب ادب سے ہے استادہ سرو رعنا آج

کہ لینے جلسہ دستاربندی طلبا
بصد تجمل و شوکت قرار پایا آج

صد آفرین ہے اے طلبائے فارغ التحصیل
صلہ تمہاری مشقت کا حق نے بخشا آج

ہے فخر علم کو تم پر تو علم سے تمکو
وہ اسکے واسطے شایان یہ تمکو زیبا آج

تمہین سے دین کی عظمت ہے دین کی رونق
شک اسمین کیا ہے تم اسکے ہو وہ تمہارا آج

نہ کیون کہین تجھے دار السرور اے ویلور
چمک رہا ہے ترے بخت کا ستارا آج

خوشا اے مدرسۂ باقیات عالی شان
تمام ہند مین بجتا ہے تیرا ڈنکا آج

ہے تیرا ناظم و ناظر وہ فاضل ذیجاہ
مقر ہے جسکی بزرگی کا یک زمانہ آج

سراپا مجمع اوصاف منبع برکات
ہے مغتنم بخدا جسکی ذات والا آج

ہے جس کا اسم گرامی جناب عبد وہاب
طفیل اسکے ہی ہم نے یہ دن ہے دیکھا آج

عمائدین شرفا اہل علم و اہل کمال
یہ کیسے کیسے ہین افراد جمع یکجا آج

ہے ایک ایک سے برتر جدھر نگاہ کرین
ہر ایک وصف مین ہر فرد ہے نرالا آج

ہجوم خلق کی حالت نہ پوچھئے مجھ سے
خدا کی شان خدائی کا ہے تماشہ آج

یہ شاندار عمارت یہ خوشنما جلسہ
مذاق علم کا ہر دم یہ جوش برپا آج

یہ صدر جلسہ کی عظمت یہ شان یہ شوکت
یہ ذوق و شوق اراکین و کارفرما آج

یہ خلق اور تواضع یہ میہماں نداری
یہ انتظام یہ آئین یہ سلیقہ آج

لکھون مین وصف بھلا کس کا کس کا ذکر کرون
ہے ایک دل مرا ارمان ہین اس مین صدہا آج

قلم یہ کہتا ہے مجھکو نہین مجال رقم
زبان یہ کہتی ہے مجھکو نہین ہے یارا آج

ہنوز جوش طبیعت سے ہے **بادشہ** باقی
سناؤن مطلع دیگر ہے یہ تمنا آج

یہ کس ریاض لیاقت کا وصف لکھا آج
ہے شاخ کلک کو میرے دماغ طوبیٰ آج

سنین وہ غور سے ہے جنکا گوش شنوا آج
زبان علم سے ہر علم یون ہے گویا آج

کہا یہ صرف نے مین صرف جوش فرحت ہون
بیان ہے نحو کا ہر نحو مین ہون بالا آج

کہا بیان نے خوشی سے ہے بیان سے باہر
کہا معانی نے مقصد مرا بر آیا آج

کہا بدیع نے بیجا نہین ہے ناز مرا
بدیع نکلا ہے ہر یک مرا شناسا آج

زبان یون فن منطق کی صاف ناطق ہے
نتیجہ سارے قضایا کا مین نے پایا آج

کہا کلام نے مجھکو بہی لا کلام ملا
ملا خوشی کا فرائض کو جیسا حصہ آج

کہا یہ فقہ نے اغیار مجھکو کیا جانین
ہے میرے جاننے والون مین میرا رتبہ آج

حدیث کا ہے بیان سچ ہے یہ حدیث مری
جہان مین حق نے کیا میرا بول بالا آج

دل اپنا کھول کے کہتا ہے یون فن تفسیر
کشادہ باب مسرت ہین مجھپہ صدہا آج

علوم نے جو سنائین تعلیان اپنی
زبان مدرسے یہ سخن ہے نکلا آج

جو کچھہ ہوا ہے یہان ہے فقط طفیل مرا
فروغ ہو نہ کسی کو جو مین نہ ہوتا آج

بدیہی مین ہون یہ سارے علوم ہین نظری
یہ مجھپہ دال ہین مدلول ہون مین انکا آج

مرے جو موجد و بانی ہین انکے حق مین مدام
دعائین دل سے نکلتے ہین ہین میرے کیا کیا آج

غرض یہ جلسہ ہے لاریب دید کے قابل
ہے خوش نصیب وہی جس نے اسکو دیکھا آج

اے بادشاہ عجب کیا کلام کو تیرے
قبول عام کا ملجائیگا جو تمغہ آج

یہ نظم مجلس تعلیمی اہل اسلام جنوبی ہند بمقام ویلور منعقدہ ۲۸ و ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کیلئے لکھی گئی
اور اجلاس اول مین پڑہی گئی

خدا کی حمد نبی کی ہو نعت مجھہ سے کہان
نہ اوسکی مجھکو ہے طاقت نہ اسکا ہے امکان

پڑہون مین نام نبی پر درود کیون نہ مدام
یہی سعادت دارین کا ہے میرے نشان

ہزار شکر ہے حق کا کہ فضل سے اپنے
دکہایا آج ہمین جلسہ عظیم الشان

تہی مدتون سے تمنا وہ آج بر آئی
ہوا ہے شاہد مقصود آج جلوہ کنان

یہ اتفاق بہی یک حسن اتفاق سے ہے
دگرنہ ہم ہین کہان اور یہ اتفاق کہان

نہین ہے یہ کوئی تفریح طبع کا جلسہ — نہین ہے کھیل تماشے کا کچھہ یہان سامان
نہین کسی کے خط و خال کی یہان توصیف — نہین کسی کے یہان عشق و عاشقی کا بیان
نہین یہان کسی فرضی غم و خوشی کا وجود — نہ وصل کی ہے حکایت نہ قصۂ ہجران
نہ کذب ہے نہ غلو ہے نہ کوئی لفاظی — مبالغہ کا بھی برپا نہین یہان طوفان
ہے راست راست ہر یک گفتگو ہر ایک سخن — ہے واقعات پہ مبنی ہر ایک رائی یہان
جو کچھہ غرض ہے ترقی علم کی ہے غرض — نہین یہ جلسہ کسی اور بات کا خواہان
علی الخصوص ترقی علم دین کے لئے — ہر ایک طرح کے تجاویز پیش ہونگے یہان
مشاورت تو ہر ایک امر مین ہے لازم تر — نہین یہ حکم کسیکا خدا کا ہے فرمان
طفیل ایسے ہی جلسونکا ہے جو غیر اقوام — ہمیشہ دہر مین پاتے ہین نفع بے پایان
ہر ایک عزم مین ہر کام مین ہین وہ ہشیار — ہماری قوم کو ابتک وہی ہے خواب گران
ہماری قوم کو افسوس شوق علم نہین — ہماری قوم ہے لذت سے علم کے انجان
عجب نہین جو موثر ہو آج یہ جلسہ — عجب نہین ہے جو اسپر ہو قوم کا رجحان
خدا کرے یہ تدابیر بالقوہ ہین جو آج — ظہور انکا ہو بالفعل ہے یہی ارمان

کہین نہ طول سخن باعث ملالت ہو
سخن کو ختم کر اے بادشہ حمیدان

یہ نظم سالانہ جلسہ انعامی مدرسۂ اسلامیہ وانمباڑی کیلئے لکھی گئی

چشم بد دور ہے کیا حالت وانمباڑی — اندنون اوج پہ ہے قسمت وانمباڑی
مہر تعلیم ہر یک جا پہ ہے رخشان رخشان — گم ہوی گم ہوی اب ظلمت وانمباڑی
پھیلتا پھیلتا جاتا ہے مذاق علمی — بڑہگئی بڑہگئی اب شہرت وانمباڑی
کھلتے ہین کھلتے ہین فرحت سے دلونکے غنچے — پھرتی ہے مثل صبا نکہت وانمباڑی
مال تنہا تہا ہوا علم بھی اب اسکا شریک — قابل دید ہے یہ زینت وانمباڑی

علم کیا چیز ہے اس علم کی لذت کیا ہے / خوب پہچانتے ہین ذی ثروت و امنباڑی

مدرسہ نام ہے اسلامیہ جسکا مشہور / جسکو کہتے سبب عزت و امنباڑی

منعقد اسمین ہوا جلسہ انعامی آج / جمع کس شوق سے ہے خلقت وامنباڑی

ہمہ تن چشم پئے دید ہے ہر پیر و جوان / نظر آتی ہے عجب شوکت و امنباڑی

صدر جلسہ جو پرنسا رتی ہر ہین بی لے / کھینچ لائی ہے انہین الفت و امنباڑی

ہے دعا میری یہ عزت رہے قایم دایم / یا خدا تو نہ دکہا ذلت و امنباڑی

علم مین مال مین تہذیب مین دینداری مین / سارے اضلاع پہ ہو سبقت و امنباڑی

بادشہ حب وطن ضبط ہو کیونکر تجہہ سے
خوب کی تونے ادا خدمت و امنباڑی

یہ نظم جلسہ محمدن ریڈنگ روم وامنباڑی کے لئے لکھی گئی

اے بزرگان قوم کے عالی ہمم ذی عز و شان / منبع لطف و عطا ہمدرد فیاض زمان

خادمہ ہون آپ کی ہے میرا ریڈنگ روم نام / بازبان حال مین کہتی ہون اپنی داستان

تیرہ سو پندرہ سن ہجری مین مین پیدا ہوی / عمر بارہ سال کی ہے میری بے ریب وگمان

خدمت علمی جو اس عرصہ مین کی مین نے ادا / جانتا ہے ہر کوئی یہ بات ہے سب پر عیان

سچ بتاؤ میرے آگے ساکنان شہر مین / شوق اخبار و کتب بینی کا تہا ایسا کہان

شک نہین مین نے ہی پھیلایا یہان علمی مذاق / مین نے ہی ناقدر دانونکو بنایا قدردان

مدرسہ مین اور مجہہ مین فرق اتنا ہے فقط / ہین وہان استاد بے استاد کے ہو نین یہان

قوم کو ہے فیض دونون سے برابر علم کا / بالیقین سمجہو ہے ہم دونون کا رتبہ ایکسان

مجہہ پہ ہے اب قوم کی کم التفاتی کسلئے / کیا خطا میری ہے کیا تقصیر ہے کیجے بیان

فکر کیون میری ترقی کی نہین کرتے ہو تم / مستحق تائید کی کیا مین نہین ہون بیگمان

باوجود اس طول عرصہ کے ابہی تک حیف ہے / واسطے میرے نہین تعمیر پایا ہے مکان

آپ فرمائین کہ کیا یہ کام نیکی کا نہین
اجر اسکا کیا نہ دیگا تمکو رب انس و جان

وجہ اسکی کیا ہے بتلاو اگر معلوم ہے
مجھکو چندہ سے کئے محروم بعضے ممبران

قابل افسوس ہے بے شبہ و شک حالت مری
کم نصیبی پر ہین اپنے رات دن ہون نوحہ خوان

گر نہ کرتے رحم مجھہ پر چند غمخواران قوم
صفحۂ ہستی پہ ابتک کب مرا رہتا نشان

مجھہ سے جو عمداً ہین انجان اُنسے کیا شکوہ کرون
اُنکی دل شکنی ہے ہردم طبع کو میرے گران

مین دعا کرتی ہون یا رب دے انہین توفیق نیک
رکھہ جہان مین شاد مان ہر آن و ہر دم ہر زمان

مختصر کیجے سخن اپنا یہان اے **بادشاہ**
کیا عجب ہے گر موثر ہو مری آہ و فغان

یہ نظم جلسہ سالانہ محمڈن ایجوکیشنل سوسیٹی وانمباڑی کے لیے لکھی گئی -

ہے صد ہزار ترا شکر اے خدائے انام
کہ آج جلسہ سالانہ کا ہوا ہے قیام

ترے ہی فضل سے وقعت ہے اس سوسیٹی کی
ترے کرم سے ہے اس مدرسہ کا استحکام

جو واقعات کہ تھے مدرسہ کے متعلق
جو کیفیات کہ گزرے تھے سال بھر مین تمام

کیا سکرٹری صاحب نے ہم پہ ظاہر آج
ہے مکتفی پئے تسکین قلب خاص و عام

ادا انہون نے کیا فرض منصبی کیا خوب
ہماری ورد زبان شکریہ ہے انکا مدام

نتیجہ انکے ہی یہ کوشش بلیغ کا ہے
ترقیات کے آثار ہین جو صبح و شام

اساتذہ کی بھی محنت ہے قابل تحسین
یہی ہین جن سے درخشان ہے مدرسہ کا نام

ہین مدرسہ کے جو ناظم بجا قریشی نام
ضرور انکا ہی ہے شکریہ بصد اکرام

جو انتظام کا حق تہا کیا انھون نے ادا
پسند قوم ہے لاریب انکا ہر یک کام

غرض گزر گیا یہ سال خیر خوبی سے
رہی نہ اس مین کوئی بات قابل الزام

مین سچے دل سے اے طلبائے مدرسہ تمکو
سنو سناتا ہون اب یہ نصیحتانہ کلام

ہزار طرح لیاقت ہو تمکو انگلش مین
بلند لاکھہ بھی دنیا مین ہو تمھارا مقام

تمہاری ذات مین جبتک نہوگی دینداری — تمہارے دلمین نہ جبتک ہو وقعت اسلام

نہوگا فخر سر موبھی قوم کو تم سے — نہ راضی تم سے پیمبر نہ خالق علام

علوم جتنے ہین انگلش مین سیکھئے لیکن — ہمیشہ تم رہو پابند مذہبی احکام

نہ چھوڑو دین کو دنیا کے واسطے زنہار — رہوگے پیش خدا سرخرو بروز قیام

سخن یہ بے غرضانہ ہے **بادشاہ** ترا
نہ شوق ناموری ہے نہ خواہش انعام

یہ نظم جلسہ مدرسہ اسلامیہ وانمباڑی منعقدہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کیلئے لکھی گئی

دین کے علم سے بہتر کوئی صورت کیا ہے — اس ضرورت سے فزون اور ضرورت کیا ہے

دین ہے صورت جان جسم کے مانند ہین ہم — جسم بے جان کی بھلا دہر مین وقعت کیا ہے

دین کا علم پڑھو سستی و غفلت نہ کرو — مجھسے مت پوچھو نہ پڑھنے مین قباحت کیا ہے

حشر مین تمکو ہو معلوم قباحت اسکی — کیا سزا اسکی ہے اور اسکی مصیبت کیا ہے

رنگ بدلا ہے زمانہ نے عجب ازروزون — نہین معلوم کہ اللہ کی حکمت کیا ہے

دہریت ملحدیت پھیل رہی ہے ہر سو — کہتے ہین دین ہے کیا اور شریعت کیا ہے

ترک بعضون نے کئے دین نبی کے احکام — دعوئی پھر دین کا افسوس یہ حالت کیا ہے

کوئی کہتا ہے کہ ہین خوف کی ساری باتین — حشر کیا چیز ہے اور دوزخ و جنت کیا ہے

اور نہ محسوس کرین جنکو حواس خمسہ — ان پہ ایمان رکھین ہم ہمین حاجت کیا ہے

شرع ہے عقل کی تابع نہ خرد تابع شرع — عقل جب ہمکو ہے پھر مذہب و ملت کیا ہے

غرض ایسے ہی بہت سے ہین عقاید انکے — غور سے دیکھئے ان لوگون کی جرأت کیا ہے

دینداری ہنین اللہ کا کچھ خوف ہنین — قوم کیا خاک ہے اور قومی محبت کیا ہے

گر موثر یہ سخن ہو تو زہے خوش قسمت
بادشہ کون ہے تو تیری نصیحت کیا ہے

یہ نظم جلسہ سالانہ محمڈن ایجوکیشنل سوسیٹی وانمباڑی منعقدہ ۲۶ فبروری سنہ ۱۹۱۱ء کیلئے لکھی گئی

ہمپہ بیحد ترے احسان ہین اے رب العزت
شکر اسکا ہوا دا ہمکو کہان یہ طاقت

سب سے بڑھکر ہے یہی ہمپہ عنایت تیری
بخشدی ہمکو جو اسلام کی عمدہ نعمت

ایسے پیغمبر برحق کا کیا ہمکو مطیع
ہے جو سرتاج رسل اور شفیع امت

مرتبہ ساری خدائی مین ہے افضل جسکا
دین کو جسکے سب ادیان پہ ہے فوقیت

آج یہ جلسہ سالانہ دکھایا حق نے
ہمکو حاصل ہوی کس درجہ مسرت فرحت

آج ہم سبکو سنائی گئی سالانہ رپورٹ
مدرسہ کی ہوی معلوم ہر یک کیفیت

آفرین آفرین اے اہل سوسیٹی تم پر
قوم کی تم نے بجا لائی بخوبی خدمت

ناظم مدرسہ کے ساتھ ہین جتنے استاد
قابل قدر ہے ہر یک کی سعی و محنت

قوم پر شکریہ اُن سب کا ہے لازم بیشک
یا خدا دیجے بڑہا اور بھی انکی ہمت

قوم کا دہیان ہو جسمین وہی عمدہ ہے دماغ
دل مبارک ہے وہی جس مین ہو قومی الفت

نیت اچھی ہے وہی جس سے ہو بہبودی قوم
کام خوشتر ہے وہی جسمین ہو خالص نیت

شمع جسدم کہ پگھلتی ہے ضیا دیتی ہے
نام کیا ہو جو بچے قوم نہ کھینچین زحمت

نظم ہر سال سنانیکی ہے عادت ہمکو
کب مناسب ہے کہ اس سال ہو ترک عادت

واقعی حال جو ہے ہم نے قلمبند کیا
طعن و تشنیع کسی پر نہ کسی پر تہمت

یہ یقین جانو اے انگریزی کے پڑہنے والو
ہمکو انگریزی زبان سے نہین ہرگز نفرت

ہم نہین کہتے ہین تعلیم نہو انگریزی
ہم نہین کہتے ہے یہ علم خلاف ملت

کسکو مرغوب نہین ہے یہ زبان شاہی
اس زمانے مین نہین کسکو ہے اسکی حاجت

پڑہو انگریزی مگر دین کے پابند رہو
حشر مین پیش خدا تم نہ اٹھاؤ خجلت

دیکھتے ہم ہین کہ اکثر طلباء انگلش
دین کی کچھ بھی نہین رکھتے ہین دل مین وقعت

اکثر انمین نہین پابند نماز و روزہ
شرعی احکام سے بیکلفت ہے انکو غفلت

کرتے ہین بعض تو دینی علما کی تحقیر — دینی کامون مین تمسخر کی ہے یکسر عادت

صاف بعضون کے عقائد ہین خلاف جمہور — اوسکی تفصیل کی ہو نظم مین کیون کر وسعت

دیکھو پنجاب کے لکچر مین کہا سید نے — سارے طلبا سے یہ پابندی دین کی نسبت

سیکھکر علم فلک کے جو ستارے ہو جائین — گر نہو دین نہین کچھ بھی تمہاری عزت

قوم کو نفع نہ کچھ تم سے ہے ہر گز ہر گز — یعنے بیکار رہے مہمل ہے تمہاری خلقت

محسن الملک کا بھی قول اسیطرح کا ہے — ہم بتا دینگے کسی وقت بشرط فرصت

شہر لنڈن مین ابھی میر علی جسٹس نے — کہہ کے یون ہند کے طلبا کو دلائی غیرت

آمد و خرچ زبانی یہ نہین ہے اسلام — بلکہ اسلام وہی جسکی ہو عملی صورت

یعنے اسلام کو اعمال سے ثابت کر دین — دعوئ اسلام کا کر کے نہ اٹھائین خفت

الغرض پند و نصیحت یہی کرتا ہے ہمین — صاحب علم ہر یک صاحب فہم و جودت

سخت حیرت ہے یہی باعث غیرت ہے یہی — داخل قوم رہین اور نہ ہو قومیت

ہم دعا کرتے ہین یہ مدرسۂ اسلامی — تا ابد قائم و دائم رہے با صد شوکت

جو معاون ہین مربی ہین الٰہی انکے — عمر مین مال مین ثروت مین عطا کر برکت

ختم کر نظم یہ اے **بادشہ** ہیچمدان
کیا عجب تیرے سخن کی ہو ہر یک جا شہرت

یہ نظم بھی سوسیٹی مذکور کے جلسہ سالانہ کے لیے لکھی گئی منعقدہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

ہم سے ادا ہو کیونکر حمد جناب باری — کیا حوصلہ ہمارا طاقت ہے کیا ہماری

مالک ہے وہ ہم اسکے ناچیز بندگان ہین — وان شان کبریائی یان عجز و انکساری

قہر و غضب ہے اسکے کسکو خطر نہین ہے — اسکی عنایتون کی سبکو ہے انتظاری

ہے رحمت دو عالم بیشک رسول اپنا — محشر مین ہے اسی سے امت کی رستگاری

تابع رہین ہم اسکے بھیجین درود اسپر — بیشک یہی ہے اپنے ایمان کی پائداری

ہے اس سوسائٹی کے سال نہم کا جلسہ
کس شوق و ذوق سے یہ محفل جمی ہے ساری

ہر سال ہے ترقی اس مدرسہ کی افزون
ہر سال اسکو ہے ہر مقصد مین کامگاری

ہر سال نظم ہم اس جلسہ مین ہین سناتے
نو سال سے ہے جاری عادت یہی ہماری

آنکھین نہ کیون خنک ہون طلبا کے دیکھنے سے
جوش طرب نہ کیون ہو ہر ایک دل پہ طاری

ہین تاجران نامی اکثر جو اس وطن کے
انکے ہی فیض سے ہے جاری یہ خیر جاری

نیت ہے انکی اچھی ہمت ہے انکی عالی
سچا ہے جوش انکا سچی ہے غمگساری

دنیا مین آخرت مین رکھہ ان کو شاد و خرم
برلا مقاصد انکے یا رب تو باری باری

تعلیم کے بدولت ہے ہر طرح کی دولت
تعلیم کے سوا ہے کیا شئی جہان مین پیاری

تعلیم کے کرشمے کیا کیا دکہا رہے ہین
دنیا کے سب طریقے آئین دینداری

تعلیم گر نہ ہوتی دنیا مین کچھہ نہ ہوتا
بیکار تہا تمدن بے لطف ملک داری

تعلیم ہی ہے جس سے عزت ہے آبرو ہے
جاہل کی دو جہان مین ذلت ہے اور خواری

ہے دین مثل جوہر شکل عرض ہے دنیا
جوہر سے ہی عرض کی سب کچھہ ہے استواری

جبتک عرض نہو پھر جوہر ہے بے ضرورت
دونون مین یہ تناسب حق نے دیا ہے بہاری

دین متین کی رونق دنیا سے ہے نمایان
دنیا کی سب درستی ہے عین دینداری

دنیا کی ہے حدیث و قرآن مین جو مذمت
مفہوم اسکا سنلو خواہش ہے گر تمہاری

جو کام اس جہان مین ہے شرع کے مخالف
دنیا ہے نام اسکا بیجا ہے اس سے یاری

دنیا کے واسطے ہم گر دین ترک کر دین
ہم سا نہ کوئی ہوگا فہم و خرد سے عاری

دل مین نہین ہمارے گر دین کی محبت
محشر مین پیش خالق ہے سخت شرمساری

کوئی زبان بھی سیکھین علم اسکا کچھہ نہین ہے
غم ہے یہی جو چھوڑین مذہب کی پاسداری

تازہ رہے الہی اس مدرسہ کا گلشن
صبح و مسا کرم کی تیرے ہو آبیاری

اخلاق دے ادب دے طلبائے مدرسہ کو
یا رب دلون مین انکے دے جوش دینداری

یارب اساتذہ کے محنت کو چیز کر دے — تحسین کے ہو قابل طلبا کی ہوشیاری

اے **بادشہ** امیدین یون تو بہت ہین لیکن
ہے حسن خاتمہ کی کافی امیدواری

یہ نظم ہفتم سالانہ جلسہ انجمن خیر خواہ عام گوبند پور واقع وامنباڑی منعقدہ ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۱۱ء کیلئے لکھی گئی

گر نہ ہو ہم سے ادا حمد خداوند جہان — دل ہے سینے مین عبث منھ مین زبان ہے رایگان
ممکن و حادث ہین ہم ہے ذات پاک اسکی قدیم — ہے وہ خالق اسکے ہم مخلوق عاجز بندگان
عرش و کرسی مہر و مہ لوح و قلم ارض و فلک — اسکے ہی تحمید مین تمجید مین ہین جا و دان
سارے عیبون سے مبرا اور برتر اسکی ذات — سب سے مستغنی ہے وہ اور بے نیازی اسکی شان
جبپہ ہو اسکا غضب ہے کون اسکا چارہ گر — مہربان جس پر ہو وہ عالم ہے اسپر مہربان
شکر کس کس کا کرین کس چیز کا ہم نام لین — فضل بیحد اسکا ہے اسکا کرم ہے بیکران
یہ بھی ہے اسکی عنایت آج کے دن منعقد — انجمن کا جلسہ سالانہ ہے یہ سا توان
ہین فراہم کیسے کیسے لوگ اس محفل مین آج — ذی لیاقت ذی ہمم والا گہر عالی نشان
واہ کیا کہنا تمہین اے ممبران انجمن — قدر کے قابل تمہاری کوششین ہین بیگمان
انجمن کو شمع گر کہیے تو تم اسکی ضیا — انجمن ہے مثل قالب اسکے تم روح روان
آب حیوان تم اگر ہو انجمن ہے تشنہ لب — انجمن مثل دہن ہے اسکے تم گویا زبان
انجمن مانند گل ہے رنگ و بو تم اسکے ہو — تم ہو گر فصل بہاری انجمن ہے گلستان
انجمن کو آئینہ سے دین اگر تشبیہ ہم — تم ہی اس مین عکس کے مانند ہو جلوہ کنان
مدرسہ نسوان کے خاطر جمع سرمایہ کیا — اسکے استحکام کی کی سعی تم نے جاودان
واسطے تعمیر کی یک زمین تم نے خرید — کیسے خوش قسمت ہو تم اے انجمن کے ممبران
ہوگئی اس سال ہر کوشش تمہاری کارگر — تم ہوے اس سال ہر مقصد مین اپنے کامران
کیون نہ ہو ممنون تمہاری قوم ہر شام و سحر — کیون نہ خوش تم سے رہے پروردگار انس و جان

تم بھروسا در توکل کیجیے اللہ پر — فضل سے اسکے سبک ہو جاتے ہر بار گران
تم سے بڑھکر انکے احسان کا ہے ہمکو اعتراف — جنکی کوشش سے ہوا چندہ فراہم بیکران
قول حق ہے لا یضیع اللہ اجر المحسنین — محسنوں کا اجر ضایع ہو یہ ممکن ہے کہان
عمر مین دولت مین انکے دے ترقی یا خدا — دین و دنیا کی عطا کر انکو ساری خوبیان
کوئی نیکی دہر مین تعلیم سے بہتر نہین — یہ وہ نیکی ہے ہین جسکے خوشہ چین سب نیکیان
شک نہین اسمین ترقی مدرسہ کی ہو فزون — یون ہی گر تائید کرتے جائین قومی حامیان
شک نہین اسمین کہ لڑکون کے بہ نسبت دوستو — سخت تر تعلیم کے محتاج ہین اب لڑکیان
کیون نہ لڑکون پر اثر ہو لڑکیون کے علم کا — ہونگی آخر لڑکیان ہی ایک دن لڑکونکی مان
دینداروں کا جو مجمع ہے اسے کہتے ہین قوم — قومیت مفہوم دینداری ہے بے ریب وگمان
دینداری اگر نہو پھر قومیت کیا خاک ہے — کسطرح بے دین رہکر ہونگے قومی مصلحان
مصلحان قوم یہ جو آج کل مشہور ہین — دینداری کا بہت کم اُن مین ہے نام ونشان
حیف ہے انکو بھی دعوی قوم کی اصلاح کا — ہے تعجب اُن سے یہ کیسے ہین قومی نوحہ خوان
منحصر تعلیم انگلش پہ نہین اصلاح قوم — چاہیئے تعلیم دینی ساتھ اسکے ایکسان
یا الٰہی سب مسلمانون کو دے توفیق نیک — دین کی الفت عطا کر سب کے دل کے درمیان
یا الٰہی انجمن یہ تا ابد قایم رہے — مدرسہ پر اسکی نگرانی ہو ہر آن وزمان
ممبرون کے کام مین اخلاص دے یارب مدام — شوق دے تائید کا ہر ایک کے دلین جاودان
جسطرح دیگر مدارس پر ہے شفقت کی نظر — کچھ ادہر بھی ہو توجہ اے وطن کے ساکنان

جیتے جی قدر سخن ہوتی ہے کب اے **بادشاہ**
بعد میرے ہونگے سب میرے سخن کے قدردان

یہ نظم ہشتم سالانہ جلسہ انجمن مذکور منعقدہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۳ء کے لیے لکھی گئی

کیا ادا ہو حمد حق نعت رسول ذوالمنن — قاصر و عاجز ہے جب ہر ایک زبان ہر یک دہن

تجھپہ ہیں اے انجمن کس درجہ افضالِ خدا — اندنوں سرسبز ہے کیا تیرے مقصد کا چمن

خیر خواہ عام تیرا نام ہے زیبندہ تر — خیر خواہی کے تیرے قائل ہیں سب اہل وطن

تونے اپنی خیر خواہی کا دیا ہے جو ثبوت — صفحۂ دل سے مٹیگا کسطرح اے انجمن

آٹھواں سالانہ جلسہ آج ہے یہ منعقد — کیسے کیسے جمع ہیں افراد اہل علم و فن

شہر میں طاعون کی جسوقت آئی تھی بلا — آہ کس رنج و پریشانی میں تھے سب مرد و زن

شہر اپنا چھوڑ اکثر لوگ باہر چل بسے — آہ سارا شہر گویا بنگیا بیت الحزن

غمگساری قوم کی اسوقت جاری تجھسے تھی — کیسے استقلال و اطمینان کا تھا تیرا چلن

سعی و کوشش تونے کی سرکار میں جسکے طفیل — بعض طاعونی قواعد کے گھٹے رنج و محن

تونے ہی چندہ کیا اموات غربا کیلئے — تیری ہی تائید سے انکو ملا گور و کفن

عام تھا یہ فیض تیرا سب محلوں کے لئے — لب پہ ہر یک کے رواں ممنونیت کے تھے سخن

صدر تیرے یعنی کے عبد المجید نیکخو — گویا روح انجمن ہیں انجمن مثل بدن

معتمد ہیں تیرے جو سلطان محی الدین نام — قابل تحسین ہیں انکے کارہائے انجمن

اللہ اللہ تیرے جو چندہ دہندہ لوگ ہیں — پائینگے کیا کیا جزا نزد خداوند زمن

مدرسہ نسوان کا جو تیری نگرانی میں ہے — سب سے اعلیٰ سب سے افضل کام ہے سرو علن

آج تیرے معتمد نے جو سنائی ہے رپورٹ — مدرسہ کا حال سب اس سے عیاں ہے من و عن

منتظم اسکے ہیں حضرت مولوی عبد المجید — اسکے نظم و نسق میں ساعی ہیں وہ با جان و تن

ساری اصلاح و ترقی مدرسہ کی ان سے ہے — کم ہے انکا شکر جتنا کیجیے اے انجمن

حالت تعلیم کیسی ہے وہ آکر دیکھہ لیں — دیکھنے کی ہے تمنا جنکے دل میں جوش ظن

مدرسے کے ہو رہی ہے فکر اب تعمیر کی — تیرے قبضہ میں ہے اسکا کام سب اے انجمن

سنگ بنیاد اسکا رکھوایا ہے تونے شوق سے — تھے شریک جلسہ کیسے کیسے افراد زمن

خاصکر تشریف لائے تھے جو شہ عبد اللطیف — کیوں نہ فخر و ناز کا باعث ہوا اے احباب من

مدرسہ کہتا ہے ہردم با زبان حال اب
مالدارو ہو توجہ آپ کی جلوہ فگن

کیجیے چشم عطا اے صاحبان مقتدر
آب حیوان تم اگر ہو مین ہون یک تشنہ دہن

تم ہو گر ابر بہاری صورت گلشن ہون مین
تم سے رونق ہے وطن کی مجہہ سے ہے شان وطن

گر وطن مثل صدف ہے مین ہون یک دُرِ یتیم
گر وطن مثل یمن ہے مین ہون یک لعل یمن

فرقۂ نسوان مین تعلیم پھیلاتا ہون مین
بیگمان مین ہون جہالت کے وطن کا بیخ کن

اب دُعا کرتا ہون مین میری دعا کو یا خدا
جلد پہنا دیجیے مقبولیت کا پیرہن

مدرسہ اور انجمن قایم رہے یارب مدام
دور رکہہ اسکو حوادث سے نہ چرخ کہن

مدرسہ اور انجمن گویا ہین دونون مہر و ماہ
یا الٰہی تو کبھی انکو نہ لگنے دے گہن

سرپرست انکے معاون انکے جتنے ہین تمام
دین و دنیا مین رہین دل شاد بر وجہ حسن

یا الٰہی کیون نہ تکمیل عمارت جلد ہو
گر ذرا سا فضل تیرا اُسپہ ہو پرتو فگن

لطف کیا اہل تکلف کو ملے اے **بادشاہ**
بے تکلف بے تصنع ہے ترا ہر یک سخن

یہ نظم جلسۂ افتتاح مکان انجمن خیر خواہ عام گونڈپور واقع وانباڑی کیلئے لکھی گئی منعقدہ ۵ راگست ۱۹۰۹ء

خدا کا شکر زبان سے ہمارے کب ہو ادا
مجال کیا ہے ہماری ہمارا حوصلہ کیا

خدا کی نعمتین بیحد ہین ان مین عمدہ تر
ہے اتفاق کی نعمت یہ شک نہین اصلا

ہے اتفاق پہ ہی کل جہان کا دار و مدار
ہے اتفاق سے ہر امر دین و دنیا کا

ہے اتفاق ہی ہر سلطنت کی روح روان
ہے اتفاق تجارت کا عمدہ سرمایہ

ہے اتفاق سے دشمن پہ ہمکو فتح و ظفر
ہے اتفاق سے دنیا مین دوستی کا مزا

ہے اتفاق پیمبر کی شرع کا فرمان
ہے اتفاق مین پنہان یقین خدا کی رضا

نہ ہوتا نفع اگر اتفاق مین کوئی
نہ ہوتے اس مین جو موجود خوبیان صدہا

سنو! نماز جماعت یہ اور حج کا سفر
نہ کرتا فرض کبھی ہم پہ خالق یکتا

بیان ہو ہم سے کہان اتفاق کی تعریف — سمند خامہ یہان اپنا چل نہین سکتا

یہ انجمن ہے ہماری جو خیر خواہ عام — ہے اتفاق کی کیا شان اسمین جلوہ فزا

جو خیر خواہیان کین قوم کی ادا اس نے — رپورٹ سننے سے ظاہر ہے ماجرا سارا

مکان خاص نہ تھا بہر انجمن کوئی — خدا کے فضل سے وہ مدعا بھی بر آیا

مکان لیا گیا ترمیم بھی ہوی عمدہ — ہے افتتاح مکان کا یہ پُر طرب جلسہ

وہ کس کا دل جو مسرت سے باغ باغ نہین — زبان پہ کس کے نہین آج مرحبا کی صدا

جنہون نے شوق سے چندہ دیا ہے بہر مکان — جنہون نے کین پے ترمیم محنتین کیا کیا

ہر ایک شخص کا ہے شکریہ ہمین لازم — تمام آفرین تحسین کے مستحق ہین بجا

ہمارا دل ہے فقط ایک دلربا ہین بہت — یہ کسکو دیجیئے کسکو بھلا نہ دیجیئے گا

الہی ارض و سما کا قیام ہو جبتک — چمن جہان کا یہ جبتک رہے پھلا پھولا

اور اس چمن مین ہو جبتک یہ حسن و رعنائی — گلون مین تازگی غنچون مین بو ثمر مین مزا

زبان حال سے سوسن ہو مدح خوان جبتک — نگاہبان رہے جبتک یہ نرگس شہلا

الہی کیجیئے اس انجمن پہ لطف و کرم — عروج پر ہو ترقی کی شان صبح و مسا

تمام اسکے اراکین و عہدہ دارون کو — ہمیشہ خرم و خرسند رکھہ خدا و ندا

معاونین کے دل مین دے اور بھی توفیق — وہ انجمن کے رہین دل سے والہ و شیدا

دعا قبول ہو اپنی طفیل شاہ رسل — امام ہر دو سرا او شفیع روز جزا

قلم کو روک لے اے بادشاہ ہیچمدان
نبی کے روح مطہر پہ پڑھیئے صل علیٰ

یہ منظوم اپیل مدرسۂ نسوان انجمن خیر خواہ عام گونڈہ پور واقع وانمباڑی کیلیئے لکھی گئی

اے بزرگان قوم نیک خصال — عرض میری ہے با زبان حال

مجھ سے واقف نہین ہے کون یہان — نام میرا ہے مدرسۂ نسوان

انجمن ہے جو خیر خواہِ عام ❊ سر پرستی ہے اسکی مجھپہ مدام
ہان اسی نے کیا بنا مجھکو ❊ کیسے الطاف سے رکھا مجھکو
فکر نسوان کی بناہ کی ہے ❊ عمر میری اٹھارہ ماہ کی ہے
میری اس کمسنی پہ غور کرو ❊ کامیابی جو کچھ ہوی دیکھو
جلسۂ امتحان مین تھے جو شریک ❊ ان سے سن لیجے میری حالت ٹھیک
وصف غیرون کے منھ سے ہے خوشتر ❊ میری تعریف مین کرون کیونکر
نہین مجھکو ہے کبر اور نخوت ❊ مجھپہ اللہ کی ہے یہ منت
فضل سے اسکے کیا بڑی ہے بات ❊ ہون جو شائستہ سارے مستورات
علم و اخلاق سب مین ہو معمور ❊ جہل و ناواقفی ہو یکسر دور
این مراتب کہ دیدۂ بجزوی است ❊ کار کلی ہنوز در قدر است
اندنون تم نے از وفور عطا ❊ میری تعمیر کا دیا چندہ
چندہ گر ہو قلیل کیا ہے غم ❊ ہے کشادہ تمہارا دست کرم
مجھکو حاصل ہو تم سے نفع کثیر ❊ ہوگی پوری ضرورت تعمیر
دیکھون اپنا جو مین جدید مکان ❊ اپنی قسمت پہ مین رہون نازان
کون ہے جز تمہارے میرا کفیل ❊ پیش کرتا ہون مین یہ اپنی اپیل
جیسی لڑکون پہ ہے تمہاری نگاہ ❊ لڑکیون پر بھی لطف ہو دلخواہ
پھینکتے ہو ادہر گل اور ثمر ❊ باغبانو نظر ہو کچھ تو ادہر
حق نے تم کو دیا ہے فہم و ذکا ❊ طول گوئی کی ہے ضرورت کیا

ہوگئی ختم داستان اپنی
بادشہ روک لے زبان اپنی

یہ نظم مدرسۂ نسوان انجمن خیر خواہ عام گوسندپور واقع وانمباڑی کیلیے لکھی گئی اور پہلے سالانہ رپورٹ مین طبع ہوئی

شکر اور صد شکر ہے اے خالق جن و بشر
کارنامہ سال بھر کا آج جو شائع ہوا
انجمن یون تو فرائض اپنے کرتی تھی ادا
جسقدر لڑکون کی ہے تعلیم کا ہمکو خیال
مرد و عورت گویا دو حصے ہین یک انسان کے
مقتضائے خیرخواہی یہ نہین ہرگز نہین
حد معین ہے مگر تعلیم نسوان کے لئے
خال جو حد سے بڑہا وہ ہو گیا آخر ما
آفرین صد آفرین اے ممبران انجمن
اب تمہارا غنچۂ مقصد شگفتہ ہو گیا
این مراتب آنچہ دیدی ہست جزوی بیگمان
کیا نہ کچھ پائینگے تم اللہ سے اجر و ثواب
گو کہ سرمایہ و چندہ کم ہے لیکن ہے امید
ایکدن اس مدرسہ کی قدر و وقعت ہو زیاد
کسطرح مایوس ہم اللہ کے رحمت سے ہون
یا الٰہی انجمن کے مدرسہ پر روز و شب
تو اگر چاہے تو ذرہ کو بنا دے آفتاب
ممبرون کے کام مین اخلاص دے یا رب مدام
چندہ و سرمایہ کی تائید جن لوگون نے کی
دین و دنیا کے مقاصد انکے بر آئین تمام

مدرسہ کے عمر کا یک سال گزرا خوب تر
مرحبا صد مرحبا تھے ہم اسی کے منتظر
لیک ہے اس سال کچھ اسکی ترقی بیشتر
آہ متوجہ نہین ہم لڑکیون پر اسقدر
ہے یہی انصاف دو حصّے کی بھی لین ہم خبر
دیکھین یک حصہ کو ہم اور چھوڑدین حصہ دگر
حد سے متجاوز اگر ہو جائے بیشک ہے ضرر
خلق مین کیا خوب یہ ضرب المثل ہے مشتہر
سعی و کوشش نے تمہاری خوب دکھلایا اثر
اب تمہارے نخل ہمت مین لگا تازہ ثمر
اے برادر کار کلی ہست پنہان در قدر
مدرسہ کے رہتے ہو تائید مین بستہ کمر
ہوگا دست انجمن یک روز پُر از سیم و زر
ایکدن یہ انجمن عالم مین ہوگی نامور
آیۂ لاتقنطوا پڑہتے ہین جب شام و سحر
چاہیئے تیرا کرم تیری عنایت کی نظر
تو اگر چاہے تو قطرہ ہوگا دریا سربسر
انکی ہمت کو بڑہا دے انکی محنت چیز کر
دے جزائے نیک انکو اے خدائے بحر و بر
ہو زیادہ عمر و دولت جاہ و ثروت کر و فر

تا کجا طول سخن اے بادشاہ خستہ جان

نظم اچھی ہے وہی جو ہو مفید و مختصر

یہ نظم جلسہ افتتاح تعمیر مدرسہ نسوان گوبند پور واقع وانمباڑی منعقدہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء کیلئے لکھی گئی

آج کرتے ہین ادا ہم شکر خالق بار بار
آج باغ آرزو مین آگئی فصل بہار

صورت گل آج یک عالم شگفتہ طبع ہے
بلبل دل کے ہین نغمے آج بحید و شمار

آج ہر یک کی زبان ہے محو تحسین و دعا
آج ہر دل شاہد مقصود سے ہے ہمکنار

جلوہ اس کا آج خالق نے ہمین دکھلادیا
واسطے جسکے تہی وا ہر وقت چشم انتظار

قصد سے تعمیر ہو اب مدرسہ نسوان کا
سنگ بنیاد آج ہے رکھا گیا با صد وقار

ہین فراہم آج کیسے کیسے علمائے زمن
شہر کے موجود کیسے عمدگان ہین نامدار

ایک سے یک لائق و فائق یہان موجود ہین
ذی لیاقت ذی وجاہت ذی کرم ذی اقتدار

انکے ہاتھون سے ہوا ہے یہ مبارک کام آج
باعث برکت ہے ہمکو موجب صد افتخار

انجمن یہ خیر خواہ عام جس کا نام ہے
خیر خواہی جسکی ہے کالشمس فی نصف النہار

انجمن کی کوشش و ہمت کا ہے سارا طفیل
انتظامی خوبیان جسکی ہین ہر جا آشکار

کام ہے اتنا بڑا مقدار چندہ ہے قلیل
یا خدا تیرے بھروسے پر ہے سب دار و مدار

مالدارونکو الٰہی دیجے توفیق مدد
ہو نظر انکی عنایت کی تو پھر بیڑا ہے پار

خیر جاری جسکو کہتے ہین وہی یہ کام ہے
اس سے بڑھکر اور کیا دنیا مین ہوگی یادگار

جیتے جی نیکی جو کچھ کرنا ہے کرلو دوستو
چند روزہ ہے یہ دنیا عمر ہے ناپائدار

کون ہے جو راہئ ملک بقا ہوتا نہین
اس سفر کے واسطے توشہ تو کچھ ہو برقرار

جیسا لڑکون کی تمہین تعلیم پر ہے التفات
لڑکیون کے حال پر ہو جائین یون ہی غمگسار

مرد عورت گویا دو حصے ہین یک انسان کے
ہمکو دونو پر توجہ چاہیئے لیل و نہار

ایک حصے پر ہون مائل چھوڑ دین حصہ دگر
عقل اور انصاف ہین خواہان نہ اسکے زینہار

یا الٰہی انجمن کی دیجئے ہمت بڑھا
عزم و استقلال مین رکھ اسکو دائم استوار

اسکے سب دشواریون کو کردے آسان ایخدا
اسکو ہر یک امر مین کر کامیاب و کامگار

آیۂ لاتقنطوا آئی ہے جب قرآن مین
کسطرح مایوس ہو یہ انجمن امیدوار

شادمان ہو دل خنک آنکھین ہون یارب جلدتر
مدرسہ کی ہمکو دکھلادے عمارت شاندار

انجمن کا بس یہی مقصد ہے اے رب کریم
انجمن ہے بس اسی مطلب کی تجھہ سے خواستگار

انجمن کی یہ دعا مقبول کر مقبول کر
از برائے مصطفےٰ و آل و اصحاب کبار

نظم اپنی ختم کر اے **بادشاہ** خستہ جان
کیا عجب گر دے اثر تیرے سخن مین کردگار

یہ نظم معطیان چندۂ مدرسۂ نسوان کے شکریہ مین لکھی گئی جنھون نے سالانہ جلسۂ انجمن خیرخواہ عام گوشہ پور واقع
و انبالڑی منعقدۂ ۳۱ جنوری ۱۹۱۵ء مین اپنا عطیہ دیا

اے واہ تری قسمت اے مدرسۂ نسوان
اب تیری ترقی کا کس درجہ ہوا سامان

بے جان تہا تو گویا اب جان پڑی تجھہ مین
تو مثل بیابان تہا اب بنگیا یک بستان

تو ننہا سا پودا تہا سرسبز شجر ہے اب
تو چہوٹا سا چشمہ تہا اب بحر ہے بے پایان

معلوم تہا یہ کسکو یون چندہ فزون ہوگا
کسکو تھی خبر اسکی یون سب ہین ترے خواہان

کوشش سے کسی کے یہ مقصد نہین بر آیا
ناگاہ خدا کا اب تجھپر یہ ہوا احسان

سب فضل اسی کا ہے سب اسکی عنایت ہے
ہم کیا ہین ہمارا ہے کیا حوصلہ کیا امکان

دیتا نہ اگر تیری الفت کو اگر دل مین
یون دست کرم سب کا کب ہوتا گہر افشان

تعمیر کی خواہش تھی سرمایہ کی حاجت تھی
حاصل ہوے دونون ہی مقصود ہین یکسان

کس نیت خالص سے اور کیسے کھلے دل سے
چندہ کی رقم سب نے لکھی ہے بصد ارمان

اے قومی جوانمردو! اے قوم کے ہمدردو!
کیا کیا نہ جزا دیگا محشر مین تمہین یزدان

اس دینی حمایت پر اس جرأت و ہمت پر
شاباش و جزاک اللہ ہم کیون نہ کہین ہر آن

تم شرع کے مفتون ہو تم دین کے شیدا ہو
تم قوم کے حامی ہو ہے تم پہ وطن نازان

مداح تمہاری ہے ہر وقت زبان سب کی	کیا شکرگزاری مین مصروف ہین دل اور جان
مسرور موافق ہین حیران مخالف ہین	وہ انکے لئے زیبا یہ ان کے لئے شایان

کرتا ہے دعا ہر دم یہ **بادشہ** عاصی
یارب مجھے دنیا سے لیجائیے با ایمان

دیگر

کر شکر خدا ہر آن اے مدرسۂ نسوان	کیا تجھپہ ہوا احسان اے مدرسۂ نسوان
نیّر تیری قسمت کا کس اوج پہ ہے آیا	عالم ہو نہ کیون رخشان اے مدرسۂ نسوان
تعمیر معطل تھی چند روز سے جو تیری	اب اسکا ہوا سامان اے مدرسۂ نسوان
یک مرد خدا نے اب ذی جود و عطا نے اب	مشکل کو کیا آسان اے مدرسۂ نسوان
یس عبداللطیف اسکا کیا نام ہے فرخندہ	کیا عمدہ ہے وہ انسان اے مدرسۂ نسوان
منظور کیا بنکر تعمیر کا ذمہ دار	خالق ہو نہ کیون شادان اے مدرسۂ نسوان
شاباش ہے ہمت پر تحسین ہے جرأت پر	نکلا ہے ترا ارمان اے مدرسۂ نسوان
ممنون ہین ہم اسکے مرہون ہین ہم اسکے	ہم اسکے دعاگو یان اے مدرسۂ نسوان
کیا کیا نہ جزا حق سے وہ روز جزا پائے	خوش ہوگا وہ بے پایان اے مدرسۂ نسوان
ہمدرد ہے وہ تیرا غمخوار ہے وہ سچا	ہے تیرا محب ذیشان اے مدرسۂ نسوان

یہ **بادشہ** عاصی رکھتا ہے ولا تیری
ہے دل سے ترا خواہان اے مدرسۂ نسوان

یہ نظم مدرسۂ مذکور کیلئے لکھی گئی اور جلسۂ تقسیم انعامات منعقدۂ ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مین ایک لڑکی نے پڑھی

ہر ایک دل کا پیارا یہ مدرسہ ہمارا	آنکھون کا اپنے تارا یہ مدرسہ ہمارا
دنیا کی خوبیون کا عقبیٰ کی لذتون کا	رستہ دکھانے ہارا یہ مدرسہ ہمارا

طلبہ ہین ہم اسکے شیدا ہین ہم اسیکے
ہم کو دیا سہارا یہ مدرسہ ہمارا

منت ہے انجمن کی شفقت ہے انجمن کی
ہے جس سے آشکارا یہ مدرسہ ہمارا

تشریف لائے ہین اب ذیجاہ بیبیان سب
ہے قابل نظارا یہ مدرسہ ہمارا

انعام کا یہ جلسہ کس شان سے منعقد ہے
دیکھو ذرا خدا را یہ مدرسہ ہمارا

جز علم چیز کوئی دنیا مین کب ہے اچھی
کرتا ہے یون اشارا یہ مدرسہ ہمارا

قائم رہے الٰہی دائم رہے الٰہی
یہ مدرسہ ہمارا یہ مدرسہ ہمارا

اے **بادشاہ** کیسی تم نے یہ نظم لکھی
ممنون ہے تمہارا یہ مدرسہ ہمارا

یہ مثنوی ترغیب چندۂ مظلومان جنگ بلقان کیلیے سنہ ۱۹۱۳ء مین لکھی گئی۔

آج اے قوم کے بھائی بہنو
جنگ بلقان کا احوال سنو

سیکڑون جام شہادت ہین پیے
سیکڑون زخمی و مجروح ہوے

سیکڑون طفل ہوے آہ یتیم
جنکے غم سے یہ کلیجہ ہے دو نیم

زخم سے آہ سسکتا ہے کوئی
درد کے مارے تڑپتا ہے کوئی

بیکسی پر کوئی اپنے نالان
بہوک سے کوئی پریشان ہرآن

کیا کہین تم سے مصیبت انکی
قابل رحم ہے حالت انکی

جان دینی ہے اگر تم کو محال
اس گران شئی کے عوض دیجئے مال

نہ کرین ان سے اگر ہمدردی
پھر مسلمانی ہماری کیسی

بھائیون سے جو رہین ہم انجان
کیا ہین ہم کیا ہے ہمارا ایمان

زخمیون کے لئے تم چندہ دو
بیوگون کے لیئے تم چندہ دو

ہے دعا تجھسے اے رب عزت
بادشہ روم کے پائین نصرت

یہ غزل مشاعرۂ وانمباڑی کیلیئے لکھی گئی اور رسالہ "تعلیم" وانمباڑی مین شائع ہوی

مصرع طرح "ابھی سوتے ہو کیا اٹھو کہ سورج شرق سے چمکا"

چلیے خنجر ہمیشہ یون ہی اسیر قوم کے غم کا
ہمارا زخم دل ہرگز نہ ہو مشتاق مرہم کا

نہ قایم ہے خوشی کوئی نہ دائم سلسلہ غم کا
تغیر ہے عجب اس عالم ہستی کے عالم کا

خجالت سے گناہون کے جو نکلین چشم سے آنسو
مقابل انکے رتبہ ہے نہ کوثر کا نہ زمزم کا

کدہر ہے اتفاق قوم تو جلوہ دکھا اپنا
رہے کبتک دلون مین جوش تیرے خیر مقدم کا

ہے جس جا علم کا چرچا جہالت کب ہے باقی
چمک اوٹھے جو سورج نام مٹ جاتا ہے شبنم کا

بناکر کے حجازی ریلوے ہم پر کیا احسان
ہر یک مومن کا دل ممنون ہے سلطان المعظم کا

مچایا شور ای بنگالیو بے وجہ کیون تم نے
فقط ہے زور تمکو علم کا دینار و درہم کا

ندا یہ صبح محشر خفتگان قبر پر ہو گی
ابھی سوتے ہو کیا اٹھو کہ سورج شرق سے چمکا

کرو کچھ فکر عقبیٰ **بادشہ** غفلت نہین اچھی
نہین معلوم دم اس جسم مین مہمان ہے کسدم کا

یہ غزل بھی مشاعرۂ مذکور کے لئے لکھی گئی

مصرع طرح "اس کا سایہ جو گرے یوسف ثانی ہو جائے"

گر بیان قوم کی پُر درد کہانی ہو جائے
کیا عجب ہے کہ دل سنگ بھی پانی ہو جائے

قوم کی ہم سے اگر نفع رسانی ہو جائے
دونون عالم مین سعادت کی نشانی ہو جائے

قوم کی دہن نہو جس سر مین وہ سر ہو پامال
درد اس کا نہو جس دل مین وہ فانی ہو جائے

کھینچون ای قوم تنزل کا جو تیرے نقشہ
مثل تصویر کے حیران ابھی مانی ہو جائے

ہو نگے ہم اور بھی عالم کی نگاہون مین سبک
قومی الفت کی اگر یون ہی گرانی ہو جائے

شاعرو غم مین بتون کے تو بہت ہی روئے
اب غم قوم مین کچھ اشک فشانی ہو جائے

وقت آجائے مصیبت کا اگر انسان پر
غیر کیا دوست بھی خود دشمن جانی ہو جائے

یکدلی یکجہتی ہم مین ہو پیدا یا رب
جلداب جہل وتعصب کی روانی ہوجائے
غافلوالطف سے ملے تمکو سخن مین میرے
غافلو!خوب تمہین یاددہانی ہوجائے
طبع مین یون ہی اگر ذوق سخن ہو باقی
پیری پیری پہ فدا عہد جوانی ہوجائے

بادشہ قید ہے زندانِ الم مین لیکن
اس کا سایہ جو گرے یوسف ثانی ہوجائے

مندرجۂ ذیل غزلین قومی مشاعرۂ اردو سوسائٹی مدرسہ کیلئے لکھی گئین اور رسالۂ ترقی تجارت مین شائع ہوئین

مصرع طرح جو مومن ہوگیا وہ دوسرے مومن کا بھائی ہے

مروت ہے نہ ہمدردی نہ آپس مین صفائی ہے
ہماری قوم کی حالت پہ غیرونکی ہنسائی ہے
اگر اتنا ہی سمجھین ہر طرح اپنی بھلائی ہے
جو مومن ہوگیا وہ دوسرے مومن کا بھائی ہے
اور ہر علم وہنر اور مال وزر ہے غیر قومون مین
ادہر جہل وتعصب تنگدستی ہے گدائی ہے
خلف کہلاتے ہین لیکن سراسر ناخلف ہم ہین
سلف کے کارنامونکی عبث مدحت سرائی ہے
نہ عزت کی تمنا ہے نہ ذلت کی ہے کچھ پروا
ہماری قوم کی کیا حیثیت حق نے بنائی ہے
نہین تعلیم مذہب پھر بتاؤ کس کی گنتی مین
بخاری ترمذی ہے ابن ماجہ ہے نسائی ہے
حمیت قوم کی گر ہے کرین کچھ کرکے دکھلائین
زبانی یون تو ہر یک قوم کا اپنی فدائی ہے
ہمین دین اور دنیا گویا دونون طفل توام ہین
غلط ہے گر یہ ہم سمجھین کہ دونوںمین جدائی ہے
ضرر دنیا کا گر ہو دین کا اسکو ضرر سمجھو
جو نفع دین ہے دنیا کی خود اسمین بھلائی ہے
مسلمان ہے وہی جامع رہے جو دین و دنیا کا
یہی راہ ہنی راہ رضائے کبریائی ہے
کرومت دین کی پروا رہو بدمست دنیا مین
ضلالت کی یہ پٹی ہمکو شیطان نے پڑھائی ہے
نہ ہوتا دین تو دنیا نہ پاتی خلعت ہستی
طفیل دین ہی دنیا نے یہ رنگت جمائی ہے
کرین گر دین کو ہم ترک سمجھو سخت تر اس مین
برائی ہے برائی ہے برائی ہے برائی ہے

نہ کیجے **بادشہ** تم قوم کے اصلاح کا دعویٰ

بڑی ہے بات چھوٹا منھ یہ کیا جی مین سمائی ہے

مصرع طرح "ہم نے کیا ظلم کیا علم و ہنر چھوڑ دیا"

مال و زر چھوڑ دیا عزو وقر چھوڑ دیا
ہم نے کیا ظلم کیا علم و ہنر چھوڑ دیا

ہم نے خالق کا ادہر خوف و خطر چھوڑ دیا
قوم کی ہم کو ترقی نے ادہر چھوڑ دیا

نیکیان چھوڑ کے ہم ہوگئے پابند گناہ
سنگریزونکو لیا لعل و گہر چھوڑ دیا

جز ترے در کے ملا ہے نہ ملیگا کچھ بہی
یا خدا ہم نے ہر یک غیر کا در چھوڑ دیا

قومی الفت تو کجا خانگی الفت بہی نہین
بہائی کو بہائی پدر کو ہے پسر چھوڑ دیا

راستی گم ہوی جب اپنی زبان سے ای قوم
ہائے افسوس زبان نے بہی اثر چھوڑ دیا

قومی الفت کو جہان چاہے وہان رہنے دو
واسطے اسکے دل و جان و جگر چھوڑ دیا

نیک اخلاق ہون جس مین وہ ہے اعلیٰ انسان
دل وہی عمدہ ہے جو فتنہ و شر چھوڑ دیا

مست دنیا مین رہے حشر سے غافل ہوکر
مبتدا ہم نے لیا پاس خبر چھوڑ دیا

مبتلا راحت دنیا مین ہوا جو انسان
سخت خطرہ مین وعقبیٰ کا سفر چھوڑ دیا

جہل جس دل سے ہے مفقو د تعصب ہے وہان
آگ کو سرد کیا ہم نے شرر چھوڑ دیا

لاکھہ سیکھے کوئی دنیا کے علوم اور فنون
فائدہ کچھ نہین گر فن سیر چھوڑ دیا

استعارہ ہے نہ تشبیہ سخن مین مطلق
بادشہ لطف سخن تم نے مگر چھوڑ دیا

مصرع طرح "ہے گہٹا ادبار کی چارون طرف چہائی ہوئی"

مثل گیسو قوم کی قسمت ہے بل کہائی ہوی
ہے گہٹا ادبار کی چارون طرف چہائی ہوئی

ہے ادہر قومی تنزل کی بلا آئی ہوئی
اور ترقی ہے ادہر غیرون مین اترائی ہوئی

رنگ یون جہل و تعصب کا ہمارے بڑھ گیا
ہم تماشا بنگئے خلقت تماشائی ہوئی

ہے روان یون باغ عالم مین جہالت کا سموم
قوم کے دل کی کلی ہے سخت مرجہائی ہوئی

دین و دنیا کے فوائد پائینگے کیا خاک ہم
ہم مین جب نا اتفاقی ہے جگہہ پائی ہوی

اپنے ذاتی کام سے حاصل جو اطمینان ہے
ہے طبیعت قومی ہمدردی سے گھبرائی ہوی

قومیت کہتے ہین کسکو قوم کا مفہوم کیا
بس ہے اتنی بھی اگر ہمکو شناسائی ہوی

کہتے کہتے ناصحان قوم سارے تہک گئے
خود نصیحت رہتی ہے اب ہم سے شرمائی ہوی

ہیچ ہے میری نظر مین ماسوی اللہ کا وجود
دل مین جب پیوست یا رب تیری یکتائی ہوی

کامیابی ہمکو ہر مقصد مین بالکل سہل ہے
فضل خالق کی اگر کچھہ جلوہ آرائی ہوی

قوم مانے یا نہ مانے ہے جزا نزد خدا
بادشہ بے سود کب یہ خامہ فرسائی ہوی

مصرع طرح "تبسم کرتے کرتے زخم خندان ہوتے جاتے ہین"

ترے احکام سے یا رب جو انجان ہوتے جاتے ہین
ہمیشہ اُنپہ غالب نفس و شیطان ہوتے جاتے ہین

ترقی سے ادہر اغیار شادان ہوتے جاتے ہین
تنزل مین ادہر غلطان مسلمان ہوتے جاتے ہین

نظر آتی نہین ہے قوم کی اصلاح کی امید
ہماری آرزوئین یاس و حرمان ہوتے جاتے ہین

فرنگی والونکا قبضہ ہے ادہر ملک ترا کو پر
ادہر مغلوب عاجز اہل ایران ہوتے جاتے ہین

خدا حافظ ہے اسلامی ممالک کا کہ سب اعدا
ہماری ذلت و خواری کے خواہان ہوتے جاتے ہین

جو شیر نر تھے ان روزون وہ گویا بنگئے روباہ
جو تھے روباہ وہ شیر نیستان ہوتے جاتے ہین

عدو کی تیغ ہے گل گیر ہم ہین شمع کے مانند
کٹے سر لاکھہ بھی ہم اور رخشان ہوتے جاتے ہین

ہوا ہے رشک اب یوروپ کو بھی انکی ترقی سے
ہنر مین فن مین یکتا اہل جاپان ہوتے جاتے ہین

صفائی قوم کے ولین نہین جب دیکھتے ہین ہم
مثال آئینہ ہر وقت حیران ہوتے جاتے ہین

چمن مین سربلندی شاخ گل کی جب نظر آئی
مثال غنچہ ہم سر در گریبان ہوتے جاتے ہین

زمانے مین نہین قدر سخن اے **بادشہ** باقی
عبث ہے ہم سخن پر اپنے نازان ہوتے جاتے ہین

مصرع طرح "یہ قوم کی حمایت و نصرت کا وقت ہے"

بلقان کی جنگ ہوتی ہے جرأت کا وقت ہے
یہ قوم کی حمایت و نصرت کا وقت ہے

وہ اور ہین جو کہتے ہین ذلت کا وقت ہے
ہم تو بھی کہینگے سعادت کا وقت ہے

سستی کا وقت ہے نہ کہالت کا وقت ہے
چندہ کرو عطا یہی ہمت کا وقت ہے

مارین تو غازی اور مرین تو شہید ہین
کیا اس سے بڑھ کے خوبئ قسمت کا وقت ہے

جنت یہ کہہ رہی ہے شہیدان ترک سے
ہین منتظر ہون آؤ یہ راحت کا وقت ہے

صدہا یتیم و بیوہ ہین مجروح سیکڑون
ترکون پہ آہ کیسی مصیبت کا وقت ہے

امداد غیر قوم سے ہو ہم رہین خموش
غیرت کا وقت ہے یہی عبرت کا وقت ہے

ترکی برادرونکی نہ تائید ہو جو آج
فردا ہمارے واسطے حسرت کا وقت ہے

چندہ جو ایک دینگے تو ستر کا ہے ثواب
حسنات لوٹ لو یہ غنیمت کا وقت ہے

ترک اپنی جان دیتے ہین ہم مال بھی نہ دین
راہِ خدا مین آہ یہ غفلت کا وقت ہے

ممکن نہین ہے ضبط ہو اظہار درد دل
اے **بادشاہ** جوش طبیعت کا وقت ہے

مصرع طرح "آسان نہین مٹانا نام و نشان ہمارا"

دشمن ہو لاکھ بھی تو اے آسمان ہمارا
آسان نہین مٹانا نام و نشان ہمارا

سچا ہمارا مذہب سچا بیان ہمارا
آسان نہین مٹانا نام و نشان ہمارا

ہم شرک کے ہین دشمن توحید پر ہین قربان
آسان نہین مٹانا نام و نشان ہمارا

ترپولی فتح گر ہو ایران بھی ہو مسخر
آسان نہین مٹانا نام و نشان ہمارا

مست شراب وحدت کیونکر نہ اب رہین ہم
ہے میکدہ ہمارا پیر مغان ہمارا

صحرا کا ذرہ ذرہ گلشن کا پتا پتا
ہے ہمزبان ہمارا ہمداستان ہمارا

جس خون کو بہا کر ہم سرخ رو ہوئے تھے
ابتک وہی رگون مین ہے خون روان ہمارا

ہمت یہ کہہ رہی ہے جرأت سُنا رہی ہے / لیکر تو دیکھہ لو اب تم امتحان ہمارا
تخت شہی پہ جبتک قائم ہے جارج پنجم / آزادی ہے ہماری امن و امان ہمارا
ہم ہین نثار اسپر وہ بھی فدا ہے ہمپر / ہندوستان کے ہم ہین ہندوستان ہمارا
اگلا وہ جوش قومی اب ہے کہان ہمارا / مغلوب ورنہ ہوتا سارا جہان ہمارا
نا اتفاقیون سے برباد ہوگئے ہم / خودغرضیون نے لوٹا ہے کاروان ہمارا
کہتے ہین ہم بہت کچھہ کرتے نہین ہین کچھہ بھی / افسوس ہے یہ کیسا خواب گران ہمارا
اے قوم کی ترقی جز تیرے اور کیا ہے / مطلوب دل ہمارا مقصود جان ہمارا
اغراق اور غلو اور جدت نہین ہے اس مین / مرغوب شاعران ہو کیونکر بیان ہمارا

قومی جو کچھہ ہو خدمت ای **بادشہ** غنیمت
تھمتا ہے کب سمند عمر روان ہمارا

مصرع طرح "یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے"

اعجاز مسیحائی ہر رنگ مین دکھلادے / یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
یہ مردہ دلی اپنی باقی نہ رہے ہرگز / یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
سب حرص و ہوا اپنے ہوجائین فنا جس سے / یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
بازار مین دنیا کے یارب ترا سودا دے / یوسف کی طبیعت دے دل مثل زلیخا دے
ہر کام مین ہر فن مین ہر بات مین ہر دل مین / تیرا ہی بھروسہ دے تیرا ہی سہارا دے
حورون سے نہ کچھہ مطلب غلمانکی نہ کچھہ حاجت / جنت مین بھی بس ہمکو تیرا ہی نظارا دے
کثرت مین بھی وحدت کا دیکھینگے تماشا ہم / پردہ جو دوئی کا ہے یارب یہ نکلوا دے
طاعت ہے ادہر ہم سے بخشش ہے ادہر تجھہ سے / لینا ہے جو کچھہ لیلے دینا ہے جو دلوا دے
قومی یہ چمن اپنا ہے خشک ہوا جاتا / تو ابر کرم یارب اب زور سے برسا دے
مانگین نہ اگر تجھہ سے ہم کس سے بھلا مانگین / وہ کون ہے جز تیرے مقصود ہمارا دے

سیری نہ ہوی میری یثرب کی زیارت سے
یارب تو دوبارہ پھر وہ نعمت عظمی دے

پیارا وہ نبی تیرا جس خاک پہ سوتا ہے
مشت تن خاکی یہ اس خاک مین دفنا دے

دیوانے نہین ہم جو مجنون سا بھٹک جائین
وان نجد کا صحرا تہا یان دشت مدینہ دے

دین اپنا رہے محکم دنیا مین رہین اچھے
توفیق بہی دے اچھی اخلاص بھی اچھا دے

مجرم ہین سراسر ہم بندے ہین مگر تیرے
جز تیرے کدہر جائین توہی ہمین بتلا دے

ہم خوار رہین کبتک اس غار تنزل مین
اگلا وہ عروج اپنا یارب ہمین دلوا دے

ای **بادشہ** عاصی حیرت کا ہے کیا موقع
گر نخل سخن تیرا عمدہ کوئی ثمرہ دے

یہ غزل مشاعرۂ حیدرآباد دکن کیلئے لکھی گئی جو حضرت فیضؒ کی مزار مقدس پر منعقد ہوا تہا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء مین شائع ہوی تھی

مصرع طرح "سیر جو ساحت دل مین ہے گلستان مین نہین"

نکہت مہر و محبت گل و ریحان مین نہین
سیر جو ساحت دل مین ہے گلستان مین نہین

یکدلی یکجہتی قوم مسلمان مین نہین
قوم کا درد بھی افسوس دل و جان مین نہین

جیسی پیچیدگیان قوم کے دلین ہین نہان
سنبلستان مین نہین گیسوئے جانان مین نہین

باپ کو بیٹے سے اور بہائی کو بہائی سے عناد
ہے جو اس دور کی حالت کسی دوران مین نہین

نیر عقل کو خالق نے جو بخشا ہے فروغ
ماہِ تابان مین نہین مہر درخشان مین نہین

قدر کب اہل وطن کی ہے وطن کے اندر
مصر مین رتبہ جو یوسفؑ کا تہا کنعان مین نہین

چشمۂ علم سے جو سیر ہین وہ کہتے ہین
ای خضر اسکا مزا چشمۂ حیوان مین نہین

کفر جس جا ہے وہان جہل ہے یکسر مفقود
اور یہان علم و ہنر صاحب ایمان مین نہین

سچ مین کہتا ہون مریضان فلاکت کیلئے
جو اثر علم مین ہے وہ کسی درمان مین نہین

مجھے معذور رکہین باغ سخن کے گلچین
پھول گر کذب و غلو کے مرے دامان مین نہین

بادشہ ہے وہی فخر سلاطین دکن
خوبیان کونسی محبوب علی خان مین نہین

تہنیت و خیر مقدم حکام وقت و ہمدردان ملت و فیاضان قوم

یہ غزل مشاعرۂ مدراس کیلیے لکھی گئی اور گلدستہ "خورشید مدراس" مین شائع ہوی

مصرع طرح "حضور خسرو عالی وقار قیصر جارج"

نہ رکھتا افسر شاہی جو اپنے سر پر جارج	چمکتا یون نہ مہ جون کا مقدر جارج
ہوا ہے قیصر ہندوستان مقرر جارج	تمام ہند مین چرچا ہی ہے گھر گھر جارج
ہر اثمر مین گلون مین ہے جسطرح نکہت	نہان ہے یون تری الفت دلونکے اندر جارج
کرم مین عدل مین دولت مین جاہ و حشمت مین	تمام شاہونسے بڑھکر ہے تیرا نمبر جارج
ہر ایک دل ہے محبت کا تیرے آئینہ	نہ کیون کہین تجھے ہم غیرت سکندر جارج
نہ آیا ہند مین ابتک کوئی شہ انگلنڈ	ہوی ہے تجھسے یہ سبقت زہے دلاور جارج
شرف ہو دید کا غیرونکو ہم رہین محروم	شکیب و صبر ہو مدراسیونکو کیونکر جارج
نہ کیون ہو رشک ہر یک ماہ کو ڈسمبر پر	دکھائیگا جو ڈسمبر مین روئے انور جارج

ہے بادشہ کی دعا تا ابد رہے دلشاد
حضور خسرو عالی وقار قیصر جارج

یہ مثنوی جلسہ سالگرہ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر ویسرائے ہند کیلیے لکھی گئی جو اردو سوسیٹی کی طرف سے مطبع مجز دکن مدراس مین منعقد ہوا تھا

آج یہ جلسہ ہوا ہے منعقد کس شان سے	اہل جلسہ جمع ہین کس شوق کس ارمان سے
جو غرض جلسہ کی ہے کرتا ہون تم پر آشکار	تم سنو رغبت سے اے میرے محبان ذیوقار
لارڈ ہارڈنگ ہین ہمارے ہند کے جو ویسرائے	دل مین ہم سب کے بنائی کیا انھون نے اپنی جائے

ہز مجسٹی ہیں آج پنجم کی نیابت انکو ہے — قدر و عزت انکو ہر یک شان و شوکت انکو ہے

ذات مین انکی بھرا ہے وصف تالیف قلوب — اپنی وہ ہر دلعزیزی کا مزا لیتے ہین خوب

جون کی یہ بیسوین انکی ولادت کا ہے روز — ہم رعایا کیلئے کیا کیا مسرت کا ہے روز

ہم مناتے ہین اسی کی آج یہ یکسر خوشی — اس خوشی کے ضمن مین حاصل ہوی دیگر خوشی

بمب جو پھینکا تہا دہلی مین عدو نے برملا — فضل سے اپنے خدا نے لے لیا انکو بچا

تم سے ان دونون خوشی کا آج کرتا ہون بیان — حظ وافر پاؤگے اسے سامعین نکتہ دان

یہ خوشی مثل صدف ہے وہ خوشی مثل گہر — یہ خوشی گویا شجر ہے وہ خوشی مثل ثمر

وہ خوشی مانند جان ہے یہ خوشی مثل بدن — یہ خوشی یک حاشیہ ہے وہ خوشی گویا متن

مثل زہرہ یہ خوشی ہے وہ خوشی ہے مشتری — ہر منجم بول اوٹھے سعدین اکبر ہے یہی

اجتماع دونون خوشی کا خوب دیتا ہے مزا — دل سے ہم سب کے نکلتی ہے ہمیشہ یہ دعا

خوش رہین خرم رہین دائم ہمارے ویسرائے — حفظ خالق مین رہین ہر دم ہمارے ویسرائے

ہوتی ہے اطفال کو تقسیم شیرینی وہان — ہم ہین مدح لارڈ صاحب مین یہان رطب اللسان

نظم اپنی ختم کردے اور کہہ اے **بادشاہ**
جان و دل سے دولت برٹش کا ہون مین خیرخواہ

یہ نظم حضرت مولنا مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پہلواری کے جلسہ وعظ مین انکے خیر مقدم مین بمقام ٹون ہال مدراس بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء پڑہی گئی —

مژدہ ہو تمکو اے اہل ایمان تشریف لائے ہین شہ سلیمان — علامۂ دین مشہور دوران تشریف لائے ہین شہ سلیمان

ہے دہوم سارے ہندوستان مین کیا کچھ اثر ہے انکے بیان مین — کیونکر نہ ہون ہم قسمت پہ نازان تشریف لائے ہین شہ سلیمان

مدت سے ہمکو تہی انتظاری اب آرزو یہ نکلی ہماری — کس کا نہین دل مسرور و شادان تشریف لائے ہین شہ سلیمان

گل موعظت کے ہم نے لینگے دامان مقصد اپنا بہرینگے — ہونگے شگفتہ اپنے دل و جان تشریف لائے ہین شہ سلیمان

آئی ہے گویا رحمت خدا کی نازل ہے ہم پہ نعمت خدا کی — بیجا ہے ایسی نعمت کا کفران تشریف لائے ہین شہ سلیمان

ہم خوشہ چین یہ گویا ہیں خرمن پروانے ہم ہین یہ شمع روشن — تشنہ ہین ہم یہ ہین آبحیوان تشریف لائے ہین شہ سلیمان
گرد رہین ہم اسکے دوا ہین گرایس ہین ہم یہ مدعا ہین — ہم ہین صدف یہ ہین ابر نیسان تشریف لائے ہین شہ سلیمان
ظاہر کرین کیا جوش عقیدت پورا ہو ہم سے کب حق خدمت — تھمتے نہین ہین اب شوق وارمان تشریف لائے ہین شہ سلیمان
راہ خدا کے رہبر یہی ہین علمائے دین کے افسر یہی ہین — جاری ہے انکا ورلیئے فیضان تشریف لائے ہین شہ سلیمان
غافل گرانسے رہجائینگے ہم پچھتائینگے ہم پچھتائینگے ہم — قابو نہ ایسا کہوئین مسلمان تشریف لائے ہین شہ سلیمان

توصیف کا حق کیونکر ادا ہو ای **بادشہ** کیا طاقت ہے تجھکو
لاؤن کہان سے الفاظ شایان تشریف لائے ہین شہ سلیمان

یہ مثنوی جلسۂ الوداعی جناب سید جمال الدین صاحب افندی کیلیئے لکھی گئی جو سجادۂ درگاہ بغداد کے پوتے ہین

اے جمال الدین افندی مرشد والاصفات — منبع برکات ہے کیا آپکی فرخندہ ذات
ناز کرتی ہے سیادت خاندان پر آپ کے — منکشف اعزاز ہین سارے جہان پر آپکے
آپ مخزن دہر مین فیضان روحانی کے ہو — بیگمان اولاد مین محبوب سبحانی کے ہو
روضۂ محبوب کے ہو آپ سجادہ نشین — آپ کے عز و شرف کا کون اب قائل نہین
حضرت محبوب سبحانی ولی محتشم — گردنین کل اولیا کی جسکے تھے زیر قدم
انبیا مین ہین معظم جسطرح خیر الورٰی — اولیا مین اسطرح ہے مرتبہ محبوب کا
ای جمال الدین افندی مرشد روشن ضمیر — آپکے دام محبت نے کیا ہمکو اسیر
ہین سفیر دولت عثمانیہ جو نامدار — نام ہے عبد العزیز بادشہ عالی وقار
آپ ہین مہمان انکے وہ تمہارے میزبان — کیسے فائق میزبان ہین کیسے لائق میہمان
میزبان کو اپنے مہمان پر ہے ہر دم افتخار — میہمان خود میزبان کے مدح خوان ہین بار بار
پوچھنا کیا آپکے آنے سے جو عزت ملی — کیسی عزت گویا ہمکو یک بڑی دولت ملی
معتقد لوگونکی در پر آپکے رہتی ہے دہوم — شمع پر جسطرح رہتا ہے پتنگون کا ہجوم
حیف ہے مدت اقامت کی بہت ہی کم رہی — آپکے پند و مواعظ سے نہ کچھ سیری ہوی

کیا گلہ اسکا اگر مقصد نہین پورا ہوا — ہمکو جو مقصود تہا مقصود علی خان سے ملا

کون وہ مقصود علی خان؟ واعظ شیرین بیان — آپکے ہمراہ جو تشریف لائے ہین یہان

ہر سخن مقصود علی خان کا ہے بیشک پر اثر — کیا عجب پہنچین اگر ہم منزل مقصود پر

ای جمال الدین افندی ای معارف دستگاہ — کیجے ہم مدراسیون پر لطف کی اپنی نگاہ

بلدۂ مدراس سے ہے کل جو رخصت آپکی — آہ! کیا کیا رنج دیگی ہمکو فرقت آپ کی

آہ! کسدن پھر زیارت آپکی پائینگے ہم — آہ! کیونکر اس دل مضطر کو سمجہائینگے ہم

آہ! کیونکر دور ہوگا دل سے یہ درد فراق — آہ! کیونکر ضبط ہوگا اپنا جوش اشتیاق

تا کجا ای **بادشاہ** خستہ جان طول کلام
نظم کو تم اپنے پہناؤ لباس اختتام

یہ نظم جناب مولانا الحاج مولوی غلام محمد صاحب شملوی کی مدحت مین محفل وعظ مسجد میمنان کوچہ آنڈرسن مدراس مین پڑہی گئی

اوج پر آتے نہ کیونکر عز و شان شملوی — جب خدائے پاک خود ہے مہربان شملوی

بڑھ گئے اب بڑھ گئے ہین دوستان شملوی — آج ہے مدراس سارا قدردان شملوی

آؤ آؤ تم ای مشتاقان قرآن و حدیث — لوٹ لو اب لوٹ لو لطف بیان شملوی

خوان نعمت کیا نصائح کا چنا ہے بزم مین — ہم ہین سارے آج گویا میہمان شملوی

گوہر مقصود سے بھر لیجئے دامان دل — کیا کشادہ ہے زبان درفشان شملوی

ایسا عالم ایسا واعظ ایسا حقگو دیندار — ہم کو بتلادے بہلا کوئی بسان شملوی

آنکھ سے دیکھین کب اسکو کب سنین اسکا بیان — واقعی معذور ہین ناواقفان شملوی

بلبلان ہین جسطرح مفتون گلہائے چمن — یون ہین وعظ شملوی پر شائقان شملوی

سب کرین پابندی حکم خدا حکم رسول — فی الحقیقت ہے یہ مقصود بیان شملوی

جو خریدار آیا وہ جاتا نہین خالی کبھی — خوب جنس وعظ کی ہے یہ دکان شملوی

وصف ہے علمائے دین کا باعث اجر و ثواب
بادشہ دل سے نہ کیون ہو مدح خوان شبلوی

یہ نظم جلسہ خیر مقدم جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب بہادر پوالپسی جنگ بلقان مدراس کے لیے لکھی گئی
منعقدہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی

مرحبا ہین قوم کے یہ کیسے پیارے ڈاکٹر
آج استنبول سے آئے ہمارے ڈاکٹر

کیا درخشان نام نامی ہے محمد اور حسین
فن طب کے چرخ پر تم ہو ستارے ڈاکٹر

کیون نہ نظارہ تمہارا باعث فرحت ہو آج
تم نے دیکھے ہین بہت جنگی نظارے ڈاکٹر

کون ہے وہ خدمت قومی کا جو قائل نہین
جان و دل سے ہم ہین سب ممنون تمہارے ڈاکٹر

بگڑے کامون کو تمہارے حق سنوار یگا یقین
جیسے تم بگڑے مریضون کو سنوارے ڈاکٹر

تم نے وہ کار نمایان جنگ بلقان مین کئے
آفرین کرنے لگے ترکون کے سارے ڈاکٹر

اہل جلسہ یون تمہاری دید کے مشتاق ہین
چو طرف انگلی سے کرتے ہین اشارے ڈاکٹر

ہین غریق بحر الفت تم ہمارے قوم کے
قوم ہوگی کسطرح تم سے کنارے ڈاکٹر

کیون نہ پیش اپنا کرون تحفہ مبارکباد کا
قومی عزت کے نبے ہو تم سہارے ڈاکٹر

بادشہ کے لب پہ مصرع آرہا ہے باربار
آئیے استنبول سے واپس ہمارے ڈاکٹر

یہ نظم یوروپ مین اشاعت اسلام کی کامیابی پر لکھی گئی مورخہ ۱۹ ر جولائی سنہ ۱۹۱۴ ع

یوروپ کو جا کے پہنچا قومی مشن ہمارا
اغیار پر اثر کیا ڈالا سخن ہمارا

سچا خدا ہمارا سچے حدیث و قرآن
سچا ہے وہ رسول آخر زمن ہمارا

اسلام کیون نہ لاتے ذیعلم لارڈ ہڈلے
خوش آیا ہر عقیدہ اور ہر چلن ہمارا

ہڈلے پہ منحصر کیا کوشش اگر ہو پوری
مذہب قبول لینگے کل مرد و زن ہمارا

تیغون کے نوک سے ہم جو کام لے رہے تھے
وہ کام کر رہے ہین اب علم و فن ہمارا

نا اتفاقیون نے دولت ہماری کھوئی — ناچاقیون نے لوٹا سارا چمن ہمارا
اب بھی اگر ہم اپنی غفلت سے باز آیئن — اعزاز پھر وہی ہو جلوہ فگن ہمارا
کرتے ہین جب اشاعت توحید حق کی دائم — ہم پر کرم کریگا وہ ذوالمنن ہمارا

مداح بادشہ کی کس طرح قوم ہوگی
شکوہ مین اسکے وا ہے ہر دم دہن ہمارا

یہ نظم بروقت تشریف آوری جناب رچرڈس صاحب بہادر کلکٹر ضلع شمالی آرکاٹ انجمن خیرخواہ عام گوبند پور واقع وانمباڑی کے مکان مین بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء پڑہی گئی

آیا ہے کیا معزز اب حکمران ہمارا — مسرور جان سے اپنی دل شادمان ہمارا
نامی رچرڈ صاحب ذی عز و ذی وجاہت — ہے قدردان ہمارا اور مہربان ہمارا
قسمت چمک اوٹھی اس ناچیز انجمن کی — ہوگا بلند تر اب نام و نشان ہمارا
برٹش سے باوفا ہین جتنے کہ ہین مسلمان — ثابت قدم وفا مین ہے جاودان ہمارا
انگلنڈ و ترک مین اب ہے جنگ پولیٹکل — مذہب سے کیا تعلق یہ سب ہے گمان ہمارا

اب جارج امپرر یہ یارب رہے سلامت
اسکا کرم ہمیشہ ہو سائبان ہمارا

اس مثنوی مین جناب باگی صاحب صاحب بہادر چیرمین وانمباڑی میونسپالٹی کی تہنیت انجمن مذکور کے طرف سے ادا کی گئی ہے بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۱۴ء

شکر ہے صد شکر اے پروردگار — تیرے احسانات کا کب ہو شمار
تو نہ کرتا ہم پہ گر فضل و کرم — کامرانی کسطرح پاتے تھے ہم
باگی صاحب جو ہمارے ہموطن — ہین میونسپالٹی کے چیرمن
عہدہ یہ سرکار سے انکو ملا — مستحق اسکے تھے وہ بالکل بجا
تجربہ مین فہم مین یکتا ہین وہ — عقل مین دانش مین بے ہمتا ہین وہ

آج یہ جلسہ مبارک باد کا
منعقد اس واسطے ہم نے کیا

جان لین تا شہر کے پیر وصبی
قدر یون کرتے ہین اپنی قوم کی

قوم کا یک فرد جب پاوے وقار
گویا سارے قوم کو ہے افتخار

بانگی صاحب جو رہین یارب مدام
صحت و آرام سے ہر صبح وشام

حکمت علی بھی وہ ایسی کرین
جس سے سرکار و رعایا خوش رہین

ختم کر اپنا سخن اے **بادشاہ**
تو ہے جان انجمن اے **بادشاہ**

اس نظم مین خان بہادر جناب ملنگ حیات بادشاہ صاحب بہادر کا سپاس نامہ انجمن مذکور کے طرف سے ادا کیا گیا ہے بتاریخ ۷ رجولائی سنہ ۱۹۱۵ء

تاجر ذی وقار ہو تم اے حیات بادشاہ
باعث افتخار ہو تم اے حیات بادشاہ

نیک صفات نیک دل نیک مزاج نیک خو
اور نکو شعار ہو تم اے حیات بادشاہ

قوم کی خدمتین ادا تم نے کئے ہین بیحساب
قوم کے غمگسار ہو تم اے حیات بادشاہ

خان بہادری خطاب تمکو ملا بجا ملا
اسکے ہی سازوار ہو تم اے حیات بادشاہ

شک نہین اسمین کچھ ذرا بحر عطا وجود کے
گوہر شاہوار ہو تم اے حیات بادشاہ

جود و عطا کو دیکھکر کہتے ہین خادمان قوم
رحمت کردگار ہو تم اے حیات بادشاہ

رنگ سے بو سے جسکے ہے تازہ ہر یک دل و دماغ
وہ گل نوبہار ہو تم اے حیات بادشاہ

صدق سے تہنیت ادا کرتی ہے آج انجمن
خلق مین نامدار ہو تم اے حیات بادشاہ

وصف ہو کسطرح رقم خامۂ **بادشاہ** سے
لائق و شاندار ہو تم اے حیات بادشاہ

یہ نظم تہنیت تولد فرزند جناب ٹی امین الدین صاحب بہادر ساکن وانمباڑی کیلئے حسب فرمائش اراکین انجمن خیرخواہ عام گوبند پور واقع وانمباڑی سنہ ۱۳۲۷ھ مین لکھی گئی

کیا کرین ہم شکر اے پروردگار ‏ ہم پہ ہین افضال تیرے بیشمار
قاضی الحاجات تیرا نام ہے ‏ تجھ سے ہے محروم کب امیدوار
ہر گل مقصد شگفتہ تجھ سے ہے ‏ باغ دل کو کی عطا تو نے بہار
کسطرح سرسبز ہو کشت امید ‏ گر نہ ہو تیری عنایت آبیار
تو ہی دیتا ہے ہر یک دلمین سرور ‏ لطف پر تیرے خوشی کا انحصار
دل ہمارا تیری قدرت پر فدا ‏ جان ہماری تیری صنعت پر نثار
ہر بن مو ہو اگر شکل زبان ‏ ہر زبان سے لفظ نکلین صد ہزار
باوجود اسکے ترے الطاف کا ‏ شکر یک شمہ نہ ہوگا زینہار
انجمن کے ایک محسن ذی کرم ‏ نیکخو والا گہر عالی وقار
ئی آمین الدین صاحب جنکا نام ‏ جنکی ہے شہرت ہر یک شہر و دیار
انکے گھر مین اندنون یک نور عین ‏ ہو گیا پیدا بفضل کردگار
لطف حق سے آج بر آئی امید ‏ آرزو نکلی ہے بعد انتظار
شاد ہین خشاش ہین بشاش ہین ‏ سارے خویش و اقربا و دوستدار
تہنیت خوان ہے کوئی باصدق دل ‏ کوئی دیتا ہے دعا بے اختیار
انجمن نے از برائے تہنیت ‏ منعقد جلسہ کیا یہ زیبدار
کیون نہ رسم تہنیت لائین بجا ‏ ممبران انجمن باصد وقار
اس پسر کے عمر و اقبال مین ‏ دے ترقی یا خدا لیل و نہار
دور رکھہ اس سے زہہر مصطفے ‏ سارے آفات و بلائے روزگار
یون ہی رکھہ ممدوح کو یارب مدام ‏ کامیاب و کامران و کامگار
خوبیان دونون جہان کی کر عطا ‏ خدمت قومی بنے اسکا شعار
قطعۂ تاریخ لکھکر ذیل مین ‏ نظم کو اپنی کرون مین اختصار

گر قبول افتد زہے لطف و کرم
بادشہ کے ہے زبان پر بار بار

یہ نظم تہنیت کتخدائی پٹیل احمد حسین صاحب ولد جناب پٹیل حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم متوطن پلیکنڈہ کیلیے لکھی گئی

ہم سے کیا ہو حمد رب ذو الجلال — خامہ ہے عاجز تو قاصر ہے مقال
قایم و باقی مقدس اسکی ذات — ہم ہین فانی ہمکو ہے نقص و زوال
کسطرح حادث سے ہو حمد قدیم — مادح واجب ہو ممکن کیا مجال
نعت احمدؐ حمد سے کچھ کم نہین — اسکا دعوی بھی بشر سے ہے محال
رتبہ کیا پایا ہے وہ معراج مین — عرش اعظم جسکے تھا زیر نعال
کیون نہ بھیجین آپ پہ صلوٰۃ و سلام — دمبدم ہر روز و شب ہر ماہ و سال
منعقد کیا آج بزم عقد ہے — پلیکنڈہ مین بصد جاہ و جلال
یعنے اب نوشہ ہوا احمد حسین — ابن حاجی عبد رحمن خوش خصال
حاجی صاحب گو نہین زندہ یہان — خوبیان زندہ ہین انکی بے مثال
عم نوشہ ہین پٹیل عبد رزاق — ہین پدر دلہن کے وہ نیکو خصال
کیسی یہ نسبت ہے باہم خوبتر — اور کیا فرط محبت پر ہے وال
اے زہے روز سعید و وقت نیک — اے خوشا ایام فرحت اشتمال
ہر طرف ہے بہجت و فرح و نشاط — کسکے دل پر آج ہے رنج و ملال
نام ہے جن کا محمد اور حسین — ہین اخی نوشاہ کے فرخندہ فال
اہتمام و انتظام انکا ہے سب — ہین معظم سب مین وہ بے قیل و قال
کیسے کیسے لوگ اس محفل مین ہین — عالمان دین مشایخ باکمال
ان مین ہے ہر فرد فرد بے نظیر — ذکر حق سے جنکی ہے عظمت بحال
رونق شرع پیمبر ہین یہی — واجب التعظیم ہین بے احتمال

انکی عزت گویا عزت دین کی
یا الٰہی یہ دعا مقبول کر
دولہ دولہن مین دے الفت فزون
رنج سے آزار سے آفات سے
تیرے ہی ابر کرم کے فیض سے

انکی صحبت خیر و برکت کا مآل
عاجزانہ ہے ہمارا یہ سوال
شادمان رکہہ انکو با اولاد و مال
تو بچاوے انکو یارب بال بال
ہون تر و تازہ یہ دونون نونہال

بادشہ اب ختم کر اپنا سخن
خوب لکہی نظم تونے حسب حال

یہ نظم تہنیت کتخدائی جناب علی محمد صاحب سعید ساکن مینمبور ضلع جنوبی آرکاٹ کیلیئے لکہی گئی

بہار گلزار کو مبارک گلون کو ہو رنگ و بو مبارک
نسیم فرحت کی چل رہی ہے کلی ہر یک دل کی کہل گئی ہے
خوشی کی ہے آج دہوم برپا ہر یک کے لب پر ہے ذکر تیرا
مکان کی رفعت ہی خوشنما ہے فلک کی رفعت سے کام کیا ہے
ترے محبت کی مے ہی خوشتر بہرا ہے اس سے دلونکا ساغر
خسر ہین تیرے غلام احمد مکرم و محترم و مجدد
بزرگ نانا ہین خوب تیرے جنہین محمد تقی ہین کہتے
یہ حسن صورت یہ حسن سیرت یہ زیب و زینت یہ قدر و عزت

علی محمد سعید تجہکو یہ عقد دلخواہ ہو مبارک
زبان پہ سوسن کے بہی یہی ہے یہ جشن ہو چار سو مبارک
تجہے مبارک ہو گل کا سہرا تجہے یہ ملبوس نو مبارک
کہ ہمکو کافی ترا لقا ہے ہو مہر تابان کو ضو مبارک
کوئی یہ رندونسے جا کے کہدو تمہین کو جام و سبو مبارک
ہے تیری دلجوئی انکو بیحد ہوا انکو یہ جستجو مبارک
شفیق و ہمدرد ہین وہ سب کے انہین تواضع کی خو مبارک
ہمیشہ تجہکو سب ہے سلامت یہ تجہکو ہو مو بمو مبارک

عروس و نوشہ کو روز اور شب رکہہ اپنے حفظ و امان مین یا رب
صدا یہ آتی ہے بادشہ اب تمہاری یہ آرزو مبارک

معروضات رعایا بہ حکام وقت

یہ نظم جلسۂ عام اہل اسلام کے لئے لکہی گئی جو بند جلسۂ اور ممنوع پرانمالی کی گولہ باری کے دفعیے کے لئے

برطانیۂ کلاں کو ایک عرضداشت کرنے احاطۂ مسجد والاجاہی ترپلکینی مدراس مین منعقد ہوا تھا

محبت کے بہت اقسام ہین اس دہر کے اندر — مگر دینی محبت سب مین ہے اعلیٰ و افضل تر

ہے یون دنیاوی الفت روبرو دینی محبت کے — کہ جیسے سامنے خورشید کے یک ذرۂ کمتر

بہم ہین خار و گل لیکن بڑا ہے فرق دونونمین — خذف پارہ بہلا کسطرح ہوگا ہمسر گوہر

محبت دین کی ایسی ہے جسپر ہم کرین قربان — متاع جان و دل فرزند و زن اور سارا مال و زر

نہ ہو جس شخص کے دلمین محبت دین کی کچھ بھی — کبھی اسکو نہین ہے جامۂ انسانیت خوشتر

زبانی دین کا دعویٰ نہین ہے قابل وقعت — عمل خود کر کے دکہلا دین یہی ہے دین کا جوہر

چھڑی ہے جنگ ترپولی مین جو ترک و اٹالی کی — نہین واقف بہلا وہ کونسا مومن ہے دین پرور

مظالم اٹلی والونکے ہمیشہ یون تو سنتے تھے — ہے یک تازہ خبر شگفت اکنون این گل دیگر

ارادہ جدہ و ینبوع پر ہے گولہ باری کا — ذرا اب ساتوین فیبروری کا دیکھئے پیپر

چڑہائی یثرب و بطحا پہ گویا ہونیوالی ہے — رہین خاموش کیون ہم سے بہلا یہ ہوسکے کیونکر

اسی کے واسطے یہ منعقد ہے آج کا جلسہ — کرین تا دادخواہی دولت برٹش سے سب ملکر

ہم اپنے دولت برٹش سے یہ امید رکھتے ہین — بنیگی کیون نہ ایسے وقت مین وہ حامی و یاور

رعایا کو ہے اسکی خیر خواہی جسطرح منظور — رعایا پر بہی یون رحم و کرم اسکو ہے لازم تر

ہمارا دین سچا ہے ہمارا جوش سچا ہے — خدا سچا ہمارا اور سچا اپنا پیغمبر

ہم ایسے دین کے پیرو رہین لیکن تعجب ہے — رہین اخوان ترپولی سے یون انجان سرتاسر

مصیبت پائین خون اپنا بہائین وہ رہ حق مین — دریغ ہم کو اودہر تائید مالی سے رہے کیونکر

خوشی سے شوق سے اے مومنو چندہ عطا کیجے — تمہین مد نظر ہے گر رضائے خالق اکبر

دعا ہے بادشہ کی فتح دے سلطان کو یارب
رہین پامال و غارت دشمنان دین سرتاسر

یہ نظم اس جلسۂ عام اہل اسلام مدراس مین پڑھی گئی جبکہ میونسپالٹی کی طرف سے شہر کے

قبرستانون کو مسدود کرنے کا حکم نافذ ہوا تھا

آج ہوی منعقد بزم یہ کیا شاندار
جمع ہین سب اہل دین صاحب عز و وقار

کچھ نہین ذاتی غرض کچھ نہین شخصی مفاد
مذہبی تائید ہے دین کے ہین غمگسار

شکر ہے تابع ہین ہم ایسی گورمنٹ کے
مذہبی آزادیان جس سے ملین بے شمار

مذہب و ملت کا ہے جسکو زیادہ لحاظ
جسکو کسی دین مین دخل نہین زینہار

سارے مذاہب کا حق جسکی نظر مین ہے ایک
عدل ہے جسکا عیان صورت شمس النہار

سچ تو یہ ہے دہر مین ہم ہین بڑے خوش نصیب
امن سے آرام سے سب ہین صغار و کبار

ایسے نکو ذات کے کیون نہون ممنون ہم
ایسی حکومت پہ ہم کیون نکرین افتخار

بہر زمین قبور اور پئے مردگان
چند قواعد ہوے اندنون جو آشکار

اس سے پریشان اب فرقۂ اسلام ہے
طبع کو ہر فرد کے سخت ہے یہ ناگوار

مذہبی احکام مین اس سے بڑا ہرج ہے
فتوۂ علمار کو تم دیکھئے تفصیلوار

ہوتی اگر آگہی پہلے ہی سرکار کو
ایسے قواعد کو وہ لاتی نہ بر روئے کار

مشفقانہ یہی عرض ہماری ہے آج
خدمت سرکار مین باادب و انکسار

مالک و حاکم ہین آپ آپ کے محکوم ہم
آپ جو چاہین کرین آپ کو ہے اختیار

لیک گزارش ہے یہ کیسے ہی احکام ہون
صدمہ نہ مذہب کو ہو خوش رہے ہر دیندار

سچ ہے بغیر از طلب کچھ نہ کسیکو ملا
پائینگے مقصود کیا گر نہ ہون ہم خواستگار

طفل یہ ہر چند ہے ماں کی محبت فزون
روئے نہ جبتک کہ وہ شیر نہ دے زینہار

بکلی غنچونکی ہے وجہ ورود صبا
تڑپے نہ گر عندلیب آئیگی کیونکر بہار

کیجئے مسدود اب آپ ان ابواب کو
خواہش دل ہے یہی ہے یہی مقصود کار

آپکے اقبال کا کسکو نہین اعتراف
کون نہین آپ کا دل سے اطاعت شعار

نظم مین کیا کیجئے شرح ان ابواب کی
کہہ چکے اصحاب سب ایک سے ایک نامدار

مقصد جلسہ حصول کیون نہ ہو ای بادشاہ
رکھتی ہے وسعت بہت رحمت پرور دگار

کلام فارسی

غزلیات

این غزل بجواب غزل شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص اعلیحضرت نظام دکن نوشتہ بود

جوش موسم گل است زور شادمانیہا است
مژدہ بہر بلبلان وقت نغمہ خوانیہا است

عطر بیز شد دماغ دل شدہ است باغ باغ
اے دہان یار من انچہ گل فشانیہا است

قاتل است بے خطا خنجر است بیگناہ
باعث خجالتم حیف سخت جانیہا است

چون نظر کند ترا خضر ہم و ہر صدا
مردنم بعشق تو بہ ز زندگانیہا است

بین بمہد عارضم بازیہائے طفل اشک
پیر از غمت شدم عشق در جوانیہا است

ابر را زگریہ ام تاب ہمسری کجا
برق راز آہ من شوق ہمعنانیہا است

عرض مدعائے وصل پیش تو کنم چسان
بر لبم حجاب را کار پاسبانیہا است

غیر وصف زلف و خال نیست در دلم خیال
انچہ موشگافیہا است انچہ نکتہ دانیہا است

این جذبہ دل است بر درت رسیدہ ام
فرش راہ گشتہ ام فیض ناتوانیہا است

خوگر غم و الم شد چنین طبیعتم
آنچہ می کنی ستم عین مہربانیہا است

دیدنی است بادشاہ آب گوہر سخن
بحر طبع موجزن خامہ در روانیہا است

در سرم اکنون ہوائے دیگر است
چشم مشتاق لقائے دیگر است

پارہ شد گر جامۂ جسمم چہ باک
عشقبازان را قبائے دیگر است

تو مرا معذور دار اے چارہ ساز
درد من وقف دوائے دیگر است

نیست کارے از ضیائے مہر و ماہ | آنکہ می جویم ضیائے دیگر است
دلربایان جہان چیزے نیند | در خیالم دلربائے دیگر است
مطربا اوراچہ ساز و سوز و ساز | آنکہ شیدائے نوائے دیگر است
خوش چسان آید گل و گلشن مرا | عندلیب دل فدائے دیگر است
من نمی خواہم صلہ از خاص و عام | بہر اشعارم عطائے دیگر است

دیگر است اے **بادشہ** رنگ سخن
طبع را جوش ولائے دیگر است

این غزل حسب فرمائش جناب یوسف حاجی اللہ رکھا سیٹھ مدراسی نوشتہ بود

مصرع طرح "بقامت خون عالم رنجتی پوشیدہ پوشیدہ"

ستم از تیغ جانان گرچہ شد غلطیدہ غلطیدہ | شاید ہر دہان زخم من خندیدہ خندیدہ
بپائی تو بدست و پا حنا مالیدہ مالیدہ | زحسرت چشم عشاق است خون باریدہ باریدہ
نوازش بر رقیبم می کنی طلبیدہ طلبیدہ | زہے انصاف او دلشاد من رنجیدہ رنجیدہ
ہمہ موزون طبائع غرق بحر حیرت اند اکنون | چہ یکتا مصرع قد تو شد سنجیدہ سنجیدہ
خمیدہ سوئے گوش تو نہ بے وجہ است این گیسو | کند افشائے راز دل ز تو پوشیدہ پوشیدہ
بذکر رخ دم تحریر رنگین گشت قرطاسم | بوصف زلف ہر مضمون شدہ پیچیدہ پیچیدہ
ہوائے دید می دارم رسائی از کجا یابم | صبا ہم می رود در گلشنت ترسیدہ ترسیدہ
طفیل تست ای عشق ستم کیش و جفا پیشہ | دلم نالیدہ نالیدہ سرم شوریدہ شوریدہ

ندیدم **بادشہ** نظارۂ صبح وصالش را
چہ دانم بخت من تا کے بود خوابیدہ خوابیدہ

زلفہائے تو پریشان روزگارم کردہ اند | آہو ان چشم تو اکنون شکارم کردہ اند
مونس و یاور کسے را گر نمی دارم چہ غم | بخت و آرامم غمت را غمگسارم کردہ اند

ازه وتر چون نه گردد گلشن داغ جگر / هر مژه گوید رگ ابر بهارم کرده اند
غوطه زن دیدند چون در وصف آن دریائے حسن / اہل معنی گوہر تحسین نثارم کرده اند
عالم ناکامیم را حیف دیدم کامیاب / یاس را جوش الم امیدوارم کرده اند

کشتۂ عشق تو هستم این گل دیگر شگفت
گلفشانیها خلائق بر مزارم کرده اند

تضمین شعر سعدیؒ شیرازی

این چه خبط ای عاکر جرمن / کشور خویش مستقر گیرید
چون صدف سیرت قناعت را / نزد خود بے بہا گہر گیرید
کبر ونخوت زوال می خواهد / حتی الامکان ازو حذر گیرید
همه کشور جهان شود مفتوح / اندکے اندکے ظفر گیرید
تا بکئے قصد مردم آزاری / پند سعدی بگوش در گیرید

کار دنیا کسے تمام نه کرد
هر چه گیرید مختصر گیرید

قطعۂ تہنیت و خیر مقدم عالیجناب سیاد تلو جعفر بے افندی ترکش کانسل جنرل مقیم بمبئی بمکان آنریبل خان بہادر محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب مدراس در مجلس ضیافت ۱۹۱۰ء

ای سفیر دولت عثمانیه خوش آمدی / اے معزز نایب سلطان ما خوش آمدی
ای سیاد تلو افندی نام جعفر بے خوش است / مرحبا خوش آمدی صد مرحبا خوش آمدی
بلدۂ مدراس می نازد بہ خوش بختی خویش / بارک الله تو بوقت خوشنما خوش آمدی
گل هر یک خندان و هر غنچه تبسم ریز شد / ای بہار گلشن اسلامیه خوش آمدی
منتظر بودند چون نرگس همه مدراسیان / ذی کرم ذی مرتبت ای ذی عطا خوش آمدی
نیست خالی هیچ دل از جوش خیر مقدمت / هر دہن در وصف تو گردید وا خوش آمدی

گویا آمد از برائے تشنگان آبحیات	بہر گمراہان چو خضر رہنما خوش آمدی
منتشر اجزائے الفت بود در دلہائے ما	جمعیت تو اندران وادی خوشا خوش آمدی
اللہ اللہ این چہ اوصاف است از ذاتت عیان	خوش مزاج و خوش ادا و خوش لقا خوش آمدی
آن تعلقہا کہ داریم از خلافت بارگاہ	کردی مستحکم بصد شان علا خوش آمدی

جسم و جان می بالد از فرط مسرت **بادشاہ**
می زند بے ساختہ ہر سو صدا خوش آمدی

نظم برائے سالانہ جلسہ مدرسہ عثمانیہ واقع ترملگھڑی مدراس منعقدہ ١٣ ار جون سنہ ١٩١٥ء روز یکشنبہ

مدرسہ واہ واہ نیک تر است	طرز تعلیم خوب با اثر است
جمع ہستند جملہ خوبیہا	قبح و زشتی مگر از وی در است
میر عثمان علی نظام دکن	آنکہ چون آفتاب مشتہر است
کیست از بذل و جود او محروم	از فیوضش کدام بے خبر است
لیک از بہر التفات او	مدرسہ صبح و شام منتظر است
مدرسہ شد بنام او ایجاد	بلکہ نامش ہمیشہ تاج سر است
دولتش باد قایم و دایم	تا زمین فرش و آسمان چتر است
جلسہ مدرسہ کنون دیدیم	بدل ما سرور لا حصر است
بنگر اے **بادشاہ** مقصودم	ہم برین شعر عمدہ منحصر است

این مراتب کہ دیدہ جز ولیست
کار کلی ہنوز در قدر است

تاریخات مساجد

قطعہ تاریخ برائے مسجد شاہ پیٹھ محلہ گودشید پور واقع والناڈی حسب فرمائش جناب مدیکار محمد غوث صاحب نوشتہ بود

زہے خوشنما گشت تعمیر مسجد	بگویند ہر اہل نظر اللہ اللہ

چنین گفت تاریخ اتمام ہاتف	عبادت گہ نیک تر الله الله

قطعہ تاریخ برائے مسجد پنکنڈہ واقع ضلع اننت پور حسب فرمائش اہل پنکنڈہ نوشتہ بود

گشتہ عبادت خانہ تعمیر بہر مومنان	بے مثل ور حسن وصفا از فضل لطف داورست
چون جستجوئے سال او فکر رسائے من نمود	دل گفت از روئے ادب - این مسجد نیکو ترست

قطعہ تاریخ برائے مسجد محلہ قلعہ واقع وامنباڑی حسب فرمائش جناب حاجی عبد الصمد صاحب نوشتہ بودم

خوشا تعمیر این فرخندہ مسجد	بفضل حق گرفتہ حسن اتمام
سن از روئے ادب ہاتف بگفتا	معظم سجدہ گاہ اہل اسلام

قطعہ تاریخ برائے مسجد تعمیر کردۂ وزیر فوج نظام دکن حسب فرمائش مشائخ صاحب ساکن حیدر آباد دکن نوشتہ بود

گرامی قدر ذی ہمت وزیر فوج آصفجاہ	بصد اخلاص چون تعمیر کردہ مسجد نیکو
نمودم فکر از ہاتف ندا ای بادشہ آمد	عبادت گاہ معبود حقیقی ہست سال او

ایضاً

وزیر فوج سرکار ہست بانی	چہ خوش اسلوب مرغوب است مسجد
بگو ای بادشہ تاریخ اتمام	سجد الله زہے خوب است مسجد

قطعہ تاریخ برائے مسجد رائی درگ واقع ضلع بلہاری حسب فرمائش جناب اتیکڈ سے چیدامیا صاحب ساکن وامنباڑی نوشتہ بود

از بہر مومنین بہ افضال کردگار	تعمیر گشت مسجد فرخندہ باصفا
چون خواستم ز طبع سن اختتام او	آمد ندا ز غیب کہ - این خانۂ خدا

قطعہ تاریخ برائے مسجد پنگنور واقع ضلع چیتور حسب فرمائش اہل پنگنور نوشتہ بود

بہ پنگنور تعمیر مسجد شدہ	بفضل خدائے جہان آفرین
بپرسد کسے گر ز سال بنا	بگو - خوشنما مسجد المومنین

تاریخات متفرق تعمیرات

قطعہ تاریخ خریدی مکان انجمن خیر خواہ عام گوشند پور واقع وانمباڑی

ای زہے نیک ساعتے ای زہے جوش فرحتے	ہست بحال ما عیان فضل خدائے انس و جان
انجمن از برائے خویش کرد خرید خانہ	گشت چہ قلب مومنان خرم و شاد بیکران
می کند انجمن دعا بہر معاونین مدام	حق بدہد بہ ہر زمان صحت و راحت و امان

بود بفکر سال چون طبع رسائے **بادشاہ**
ہاتف غیب ناگہان گفت - چہ خوبتر مکان
۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ تعمیر مکان جناب سید تراب حسین صاحب کنزاکٹر ساکن ارکونم ضلع شمالی آرکاٹ

ساخت کنون خانۂ خویش تراب حسین	ہست نمایان از و حسن و لطافت چہ خوب
بود بفکر سنش طبع من ای **بادشاہ**	پیر فلک ناگہان گفت - عمارت چہ خوب

۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ انصرام تعمیر "بدر الدین منزل" عمارت مدرسۂ اسلامیہ واقع وانمباڑی

چہ زیبا مدرسہ تعمیر گشتہ	ہزاران شکر رب ذو الجلال است
بگو اے **بادشہ** تاریخ اتمام	زہے چشمۂ علم و کمال است

۱۳۲۸ھ

ایضاً

ز بہر مدرسۂ اسلامیہ شد	بصد رفعت چہ خوش شد اسلوب تعمیر
تلاش سال او چون **بادشہ** کرد	ندا آمد ز ہاتف - خوب تعمیر

۱۳۲۸ھ

قطعہ تاریخ چاہ "باغ اکبری" واقع بنگن پلی تعمیر کردۂ جناب خان بہادر خواجہ محمد اکبر حسین صاحب بہادر دیوان ریاست بنگن پلی

آفرین بر اہتمام تست ای محبوب علی	خوشنما چاہے کنون دیدم بہ باغ اکبری
باعث سرسبزی باغ است ہر شام و سحر	کرد کار شیر مادر بہر اطفال شجر
تر زبان در وصف او ہستند جملہ خاص و عام	چون نیابد نوع انسان فیض از وے بالدوام

هست این چشمه پئے دیوان صاحب نامدار	یادگار عمده تر تا حشر باشد پایدار

از فلک چون بادشه پرسید نیکو فال او
چاه باغ اکبری کندید۔ گفته سال او

تاریخات شادی

قطعهٔ تاریخ کتخدائی شهیدار عبدالقادر صاحب متوطن ترپاتور با دختر ساهوکار الحاج محمد بادشاه صاحب مرحوم

شد نکاح مشفقم با دخت حاجی بادشاه	هست مثل مهر روشن نام آن صاحب نوال
چون نباشد از سپاس و شکر هر کس تر زبان	موج زن دیدم کنون دریائے فضل ذوالجلال
شاد و خندان هر کسے مثل گل گلزار هست	هر کسے مدحت سرا چون عندلیب خوش مقال
هر در و دیوار از جوش مسرت دمبدم	با زبان حال می گوید منم فرخنده حال
اے خوشا محفل همه اهل کمالات اند جمع	با کمال فخر اینجا خود همی نازد کمال
اے زهے بزمیکه در بهر زیب و زینت کر و فر	هم نمی دارد نظیرے هم نمی دارد مثال

هاتف غیبی ز روئے انبساط ای بادشاه
نیک تر عقد نکاح عبد قادر۔ گفت سال

قطعهٔ تاریخ کتخدائی حاجی محمد عبیدالله صاحب فرزند جناب ساهوکار حاجی قادر محی الدین صاحب متوطن مدراس

بهار شادی فرزند قادر محی دین صاحب	بعالم جلوه گر از فضل خلاق جزو کل شد
ز وصفش خامه شاخ گل شده قرطاس برگ گل	صریر خامه همرنگ نوا سنجئ بلبل شد
بدار طبع رنگین مثل بلبل هر گل رعنا	دل بلبل شگفته تر بگلشن صورت گل شد
شده محو تماشا چشم نرگس غنچه متبسم	چو زلف گلرخان آراسته هر بار سنبل شد
نه چون آید نظر سرو سهی مستانه مستانه	طرب شد صورت مل لاله مثل ساغر مل شد
فلک از دیدهٔ انجم بذوق و شوق می نگرد	چه زیبا تر درینجا جمع اهل تفضل شد
گهے لفظ مبارکباد گاهے آفرین تحسین	هر یکدم از زبان خلق جاری بے تامل شد

نشاط وبہجت وعیش ومسرت شادمانیہا — بلطف حق تعالیٰ جمع اینجا بالتسلسل شد

چو خواہی **بادشہ** تاریخ این جشن طرب افزا — بگو حاجی عبیداللہ (۵) نوشہ (۱) باتجمل شد (۱۳)

ایضاً

سعادتمند خلف الصدق ساہوکار من امروز — بصد شوکت بصد حشمت بفضل حق شدہ نوشا

زطبع **بادشہ** این مصرع تاریخ بر آمد — بحمداللہ (۱۵) مبارک ہست (۱) شادی عبیداللہ (۱۳)

قطعہ تاریخ کتخدائی حکیم محمد عبدالباسط صاحب فرزند جناب حکیم محمد عبدالعزیز صاحب متوطن مدراس

اے زہے آوان فرحت ہم خوشا جشن طرب — آید آواز مبارکباد از صدہا قلوب

در تلاش سال بودم ناگہان پیر فلک — زد ندا عقد نکاح (۲۱) عبدباسط (۱) شد چہ خوب (۱۳)

قطعہ تاریخ کتخدائی حاجی محمد عبیدالرحمن صاحب فرزند جناب ساہوکار حاجی قادر محی الدین صاحب متوطن مدراس

صد شکر بہ یزدان زین جشن عقد نیکو — جوش طرب پدید است پیش نگاہ امروز

اے **بادشہ** زطبعم سالش چنین برآمد — نوشہ (۱۲) شدہ عبیدرحمن (۱) واہ امروز (۱۳)

قطعہ تاریخ کتخدائی سید عبدالعزیز صاحب با دختر جناب ساہوکار عبدالرزاق میاں صاحب ساکن کڑپہ

صد شکر عقد سید عبدالعزیز نامی — امروز شد بفضل سبحان ولطف خلاق

مسرور وشاد دلہا محو دعا زبانہا — پر نور زین نظارہ ہم دیدہائے مشتاق

رنگینی نشاط این بزم چون نوشتم — کلکم چو شاخ گل شد گلبرگ گشت اوراق

نوشاہ در ہجوم مردم چنان نشستہ است — جلوہ فزا نگارے گویا میان عشاق

ہستند عروس ونوشہ چون مشتری وزہرہ — ساعت ہمین قران السعدین راست مصداق

آن کیست خسر نوشہ ذی عز وجاہ تاجر — کردیک جہان مسخر از بذل وجود واخلاق

او نیست گرچہ زندہ امابہ نیک اوصاف — زندہ است نام نیکو صبح ومسا در آفاق

الحال جانشینش قادر محی دین است — ذی فہم ذی فراست یکتا بلطف واشفاق

سادہ و بے تکلف ہر چند ہست نظمم — نازم کہ نیست در وے عیب غلو واغراق

دائم عروس و نوشہ باشند شاد و آباد | محفوظ از حوادث دارد خدا ہ رزاق

تفتیش سال شادی ای بادشہ چو کردم
گفتا دلم - چہ فرخ داماد عبد رزاق

قطعہ تاریخ نکاح جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب متوطن مدراس با دختر آرکاٹ شمس الدین صاحب ساکن ویلور

نشاط این جشن بارک اللہ | بہر دلے جلوہ ریز خوب است
ز بوئے گلہائے فرح و بہجت | مشام ہا عطر بیز خوب است
خوشا جلوسے زہے بہارے | ببین کہ نظارہ خیز خوب است
بعلم و فہم است نیک نوشہ | کمال اخلاق نیز خوب است

ز روئے ہاتف سنش بر آمد
نکاح عبد عزیز خوب است

قطعہ تاریخ تہنیت کتخدائی ولیعہد دکن عالیجناب میر عثمان علی خان بہادر فرزند حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ مطبوعۂ اخبار مخبر دکن مدراس ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

بحمد اللہ فرزند شاہ دکن | چو نو شاہ با شوکت و شان شدہ
دل عالمے گشت خرسند و شاد | خلائق برین مژدہ نازان شدہ
گہے بر دل ما طرب شد نثار | فدائے طرب گہ دل و جان شدہ
خجل از دل و چشم ما یان کنون | گلستان شدہ نرگستان شدہ
چون این عقد را بے تکلف بدید | تکلف ازین جشن حیران شدہ
خوشا اتباع رسول کریم | زہے شان سنت نمایان شدہ
نہ پسرے چنین دید چشم فلک | نہ پدرے بہ گیتی پدسیان شدہ
پدر گوئے عظمت بہ شاہان ربود | پسر فخر امثال و اقران شدہ
پدر آفتاب سپہر کرم | پسر ہم مدارج احسان شدہ

سکوت تو ای **بادشہ** خوب نیست | چو نامت بہ تاریخ گویان شدہ

سن عیسوی از لب ابتہاج
بگو۔ عقد عثمان علی خان شدہ ۱۹۰۲

قطعہ تاریخ کتخدائی صبیہ برادرم مولوی احمد حسین صاحب یم ۔ اے ۔ بی ۔ یل معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ در مکان برادر موصوف روبروئے حضور نظام دکن خواندہ بود

چون بعالم جلوہ آرا گشت این فرخندہ عقد | با ہزاران کر و فر با جاہ باصد زیب و زین
مصرع سال سیحی گفت طبع **بادشاہ** | واہ شد شادی دخت مولوی احمد حسین ۱۹۰۸

قطعہ تاریخ کتخدائی صبیہ جناب محمد اسحاق سیٹھ برادر جناب محمد اسمٰعیل سیٹھ مغموم متوطن مدراس

ہنگام نشاط و شادمانی اکنون | چون موسم گل بہ باغ آفاق آمد
رنگ گل تر رشک رخ خوبان است | بلبل ہمہ تن نظیر عشاق آمد
ذی علم و ہنر محب من اسمٰعیل | ممتاز زمان بحسن اخلاق آمد
مغموم تخلصش چہ زیبد کہ دلش | معمور ز غمخواری و اشفاق آمد
فکرش غامض و ہمت او عالی | طبعش بسخن عجیب مشاق آمد
عقد بنت برادرش جلوہ کنان | امروز بفضل و لطف خلاق آمد
این جشن بہر تکلف و آرایش | خوب آمد و خوش آمد و ہم طاق آمد
شادان ہمہ دلہا و زبانہا مداح | پر نور ہر یک دیدۂ مشتاق آمد
این عقد و این طرب مبارک باشد | ہر بار ہمین صدا ز آفاق آمد

ای خامۂ **بادشاہ** سالش بنویس
زیبا چہ نکاح دخت اسحاق آمد ۱۳۲۴ ہجری

قطعہ تاریخ کتخدائی خیر الدین حسین صاحب فرزند جناب حکیم حسین محی الدین صاحب ساکن پیارم پیٹھ ضلع شمالی آرکاٹ

ای محب من حسین محی دین | کردہ اکنون نکاح نور عین

شد بپا جوش مسرت سو بسو　　محفلے دیدم چہ با صد زیب و زین
شادمان باشند نوشاہ و عروس　　دائما از فضل رب المشرقین

از پئے تاریخ طبع بادشاہ
گفت - احسن عقد خیر الدین حسین ۱۳۲۷

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب یونس سیٹھ فرزند جناب حاجی اسمٰعیل سیٹھ مالک انگلش ویرہوز متوطن بنگلور حسب فرمائش جناب مولینا عبد السبحان صاحب بہادر نوشتہ شد

منسلک چون بسلک عقد شدی　　ای مروت مآب یونس سیٹھ
ہست معمور از نشاط و سرور　　دل ہر شیخ و شاب یونس سیٹھ
جشن عقد تو می دہد اکنون　　چہ خوشا آب و تاب یونس سیٹھ
ہمعنان ہست شادمانیہا　　فضل حق ہمرکاب یونس سیٹھ
والدتست سیٹھ اسمٰعیل　　تاجر لاجواب یونس سیٹھ
عمر و اقبال و جاہ افزون باد　　تا بہ یوم الحساب یونس سیٹھ

مصرع سال بادشاہ بگفت
شدہ نوشہ جناب یونس سیٹھ ۱۳۲۷

قطعہ تاریخ کتخدائی سید امیر علی صاحب فرزند جناب حکیم میر عارف علی صاحب متوطن ویلور

زہے امروز این کرم گسترم　　رونق افروز بر مسند نوشہی ست
بہر تاریخ اکنون دل بادشاہ　　گفت شادی دلبند عارف علی ست ۱۳۲۷

قطعہ تاریخ کتخدائی صبیہ جناب عبد العزیز احمد صاحب اپا تگری متوطن مدراس

بارک اللہ منعقد کردی تو ہے بزم نکاح　　ای برادر ڈاکٹر نیکو شیم عبد العزیز
مصدر اخلاق ہستی مظہر اوصاف نیک　　ہست ذات تو بعالم مغتنم عبد العزیز
زین طربہا ئے فراوان زین نشاط بیکران　　یافت ہر کس حصۂ بیش و کم عبد العزیز

مصرعۂ سال مسیحی گفت طبع بادشاہ
شد نکاح دختر والا ہمہ عبدالعزیز
۱۹۱۱

قطعہ تاریخ کتخدائی عبید اللہ صاحب فرزند جناب بے بی عبدالرحمن صاحب شاد متوطن وانمباڑی

عبد رحمن شاد مشفق من — ذی کمال وخلیق خوش منوال
کرد چون عقد نور چشم خود — شادمان گشت و خوب مالامال
ہر کسے محو عشرت و فرحت — می کند شکر ایزد متعال
در جہان نام او عبید اللہ — نوجوان نیک طبع نیک خصال
بہر زوجین حق ببفزاید — مایۂ عمر و دولت و اقبال
بادشہ حق الفت است ہمین — قطعۂ سال تا کنم ارسال

از لب انبساط ہاتف غیب
شادی خلف شاد ـ گفتا سال
۱۳۳۰

تاریخات ولادت

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب وی۔ محمد ابراہیم صاحب ساکن وانمباڑی موسوم بہ محمد اسمٰعیل مدعمرہٗ

حبذا در چمن نسیم بہار — آمد از فضل و لطف رب جلیل
شاہد گل بحسن و زیبائی — بر سر شاخ ہست چون اکلیل
ای زہے چشم نرگس شہلا — لطف نظارہ می کند تحصیل
نغمۂ عندلیب در ہر سو — ہست پر جوش انبساط دلیل
مشفق من جناب ابراہیم — نیک دل نیک خو فہیم و عقیل
شد تولد کنون بخانۂ او — پسر مہ لقا حسین و جمیل
ہر کسے از اقارب و احباب — گشت خرسند و شادمان بے قیل
ہر کسے می دہد مبارکباد — بہزاران طرب بصد تجیل

زدرقم کلک بادشہ سالش
طفل فرخندہ آمد اسمٰعیل ۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب مولوی سید شاہ محمد زمان صاحب میر مدرس مدرسۂ جامع العلوم وامباڑی

جناب مولوی سید زمان شاہ | کہ در علمائے دین فرد وحیدست
عطا فرمودی اورا نیک پسرے | ہزاران شکر لے رب مجیدست
وزد ہر دم نسیم شادمانی | زہے لب گفتہ گلزار امیدست

زروئے آرزو سال ولادت
بگوای بادشہ خلف سعیدست ۱۳۱۶

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب مولانا عبد السبحان صاحب داماد جناب الحاج محمد عبد العزیز بادشاہ صاحب سفیر روم متوطن مدراس

عبد سبحان خوشا محب من | ذی کرم ذی وقار و ذی شانست
گل رعنا بگلشن اخلاق | دُر یکتا بہ بحر احسانست
شد تولد بخانہ اش پسرے | یک جہان زین نوید شادانست
لمعہ ہائے سعادت و اقبال | مثل مہ از رخش درخشانست
از پئے طول عمر و صحت او | ہر کسے یارب از تو خواہانست

بگوائے بادشاہ مصرع سال
راحت جان عبد سبحانست ۱۳۱۶ھ

قطعہ تاریخ تولد دختر جناب مولانا عبد السبحان صاحب داماد جناب الحاج محمد عبد العزیز بادشاہ صاحب سفیر روم متوطن مدراس

زہے ساعت خجستہ آوان فرحت | خوشا افضال ولطف رب یزدان
نسیم خرمی ہر سو روان است | بگلزار دل احباب ہر آن
بجشن کامیابیہا بنازند | تمنا آرزو مقصود ارمان
مسرت ہم ببالد از مسرت | طرب گوید کہ ہستم زیر فرمان

جناب عبد سبحان ذی لیاقت — کہ لقبش ہست مولنا نمایان
یگانہ ساخت خالق ذات اورا — بعلم و حلم و اخلاق فراوان
شدہ درخانہ اش دختر تولد — چہ دختر دختر فرخندہ عنوان
جبین او ز انوار سعادت — درخشان صورت ماہ درخشان
الٰہی عمر و اقبالش فزون کن — طفیل مصطفےٰ سالار اکوان
بدریای سخن غواص فکرم — برآوردہ در تاریخ زینسان

بگوای **بادشہ** از روی اخلاص
ہمایون باد دخت عبد سبحان

قطعہ تاریخ تولد برخوردار محمد عبدالوحید مدعمرہٗ نورچشم برخوردار خطیب محمد عبدالرشید صاحب سلمہ اللہ الواہب

شد چو تولد عبد وحید — نیکو طالع نیک آثار
سال ولادت ہاتف غیب — گفت۔ ہمایون برخوردار ۱۳۲۵ھ

قطعہ تاریخ تولد برخوردار قاسم حسین مدعمرہ فرزند جناب مولوی احمد حسین صاحب یم۔ اے۔ بی۔ یل۔
معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ

نازم بفضل و لطف خلاق ہر دو عالم — درخانۂ برادر فرزند گشت پیدا
این مژدۂ طرب چون باد صبا روان شد — از فرط شادمانی بشگفت باغ دلہا
عمرت دراز بادای فرزند نیک طالع — ہمنام جد امجد داری چہ نام زیبا

از بہر سال ہجری ای **بادشاہ** طبعم
امروز شد تولد قاسم حسین۔ گفتا ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب ٹی امین الدین صاحب ساکن وانمباڑی

جانشین مخلصم شکر خدا پیدا شدہ — مجلس این تہنیت ہم خانہ اش آباد گفت
ہاتفم ای **بادشہ** سالش زروی انبساط — قرۃ العین امین الدین مبارکباد گفت ۱۳۲۸ھ

قطعہ تاریخ تولد برخوردار عثمان حسین مدعمرہ فرزند جناب مولوی احمد حسین صاحب یم-یے-بی-یل-سی-یس-ای معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ

فرزند شد تولد اکنون بساعت نیک | لا ریب ای برادر این نور عین نیک ست
چون جستجو نمودم بہر سن ولادت | ناگاہ گفت ہاتف عثمان حسین نیک ست

قطعہ تاریخ تقریب بسم اللہ خوانی برخوردار محمد عبد الوحید مدعمرہ نور چشم برخوردار خطیب محمد عبد الرشید صاحب سلّمہ

خوشا ساعت لب عبد الوحیدم | ز بسم اللہ کردہ دُر فشانی
سنش از روئے بسم اللہ برآمد | چہ زیبا ہست بسم اللہ خوانی

تاریخات وفات

قطعہ تاریخ وفات جناب مولانا مولوی شاہ عبد القادر علی صاحب صوفی نور اللہ مرقدہ متوطن بنگلور

خلف مولوی عبد الحی صوفی و عارف عالم دین | راہنمائے راہ ہدیٰ حامی شرع مصطفوی
بود چو ذاتش مستثنیٰ در ہمہ اہل علم و کمال | ہست کہ این شہر دران نیست فیض و جاری
حیف شدہ چون واصل حق شور قیامت شد برپا | مضطر و نالان شد ہر دم خاطر ہر یک پیر و صبی

پائے دنیا بشکستہ گفتم سال رحلت او
راہی عقبیٰ شد ہے ہے مولوی عبد قادر علی

ایضاً

ازین زمانہ چو آن فاضل زمانہ برفت | شدند پیر و جوان مضطرب بہ رنج و ملال
ای **بادشاہ** چو بودہ تخلصش صوفی | وفات صوفی والا تبار ۔ گفتم سال

قطعہ تاریخ وفات حاجی محمد عبد الرزاق صاحب فرزند جناب ساہوکار حاجی قادر محی الدین صاحب ساکن مدراس

از غم فرزند ساہوکار من | زار و مضطر شد دل پیر و جوان
از لب افسوس ہاتف سال گفت | کرد رحلت عبد رزاق از جہان

قطعہ تاریخ وفات جناب سید شاہ یسین پیران صاحب نور اللہ مرقدہٗ پیر و مرشد جناب ابو العرفان

شاہ محمد عبدالرحمٰن صاحب فاروقی متخلص بہ تسلیم حسب فرمایش صاحب موصوف نوشتہ شد

فوت آن حق شناس پیر ہُدا — خلق را مبتلائے حسرت کرد
سال تاریخ **بادشہ** گفتا — شاہ یٰسین ہائے رحلت کرد

ایضاً

در دیدۂ عالم است عالم تاریک — پنہان چو شد آن مہر سمائے عرفان
تاریخ ہمین گفت فلک از دل من — ہے ہے شدہ انتقال یٰسین پیران

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولٰنا مولوی محی الدین صاحب فقیہ ویلوری نور اللہ مرقدہ

راہی ملک بقا شد چون محی الدین فقیہ — ہر دل مومن شدہ در حسرت و غم مبتلا
کن تامل اندرین مصرع ببین سال وفات — بے سرو پا گشتہ اند زہد و ریاضت اتقا

قطعہ تاریخ وفات جناب ساہوکار حاجی قادر محی الدین صاحب غفر اللہ لہ متوطن مدراس

از ستمہائے تو این دور زمان — ساعتے ای چرخ دون خالی نماند
سوئے عقبیٰ رفت زین دار فنا — حیف قادر محی دین نامی نماند
از ہجوم درد و غم در ہر دلے — مایۂ صبر و سکون باقی نماند
بود یک عالم ز فیضش بہرہ مند — ذی ہمم فیاض لاثانی نماند
چون نگویم قوم ما را بد نصیب — وادریغا اینچنین حامی نماند
بادشہ صد آرزو بیت خاک شد — آنچہ در عالم تو میخواہی نماند
دور کن پائے طرب لب شو بسنش
آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

قطعہ تاریخ وفات حضرت داؤد علی شاہ قدس سرہٗ حسب فرمائش یکیے از مشائخین ساکن حیدرآباد دکن

اہل دل صوفی مجذوب حقائق آگاہ — بجانب ملک بقا حیف ازینجا رفتہ
گم شد از قلزم ہستی دُر بے مثل و عدیل — بے بہا لعل ازین معدن دنیا رفتہ

شد چنان معتقدان را خلش خار الم	صورت نکہت گل صبر ز دلہا رفتہ

بادشہ گفت ہمین مصرع تاریخ وفات
ہائے داوٗد علی شاہ بعقبیٰ رفتہ

ایضاً

عارف حق داوٗد علی	شد بجناب حق واصل
ہاتف گفتا تاریخش	رفت ولی روشن دل

قطعہ تاریخ وفات عثمان پاشا غازی سپہ سالار افواج سلطان روم مطبوعہ اخبار کرزن گزٹ دہلی مورخہ یکم جون ۱۹۰۰ء

جان نثار حضرت سلطان روم	غازی و الاحشم عالی گہر
در گلستان ہمہ بے مثل گل	در نیستان شجاعت شیر نر
مستقل در راہ دین مصطفےٰ	مشتغل در طاعت رب بیشتر
سرنگون دشمن بہ پیشش ہمچو تیغ	دوست در غمخوارگیش سینہ سپر
آنکہ در جنگ پلونا پے بہ پے	کرد فوج روس را زیر و زبر
روسیان را ہیبتش تا این زمان	ہست در دل مثل نقش کالحجر
بر وجودش کرد استنبول ناز	فخر ازوے داشت ہر ترکی بشر
وا دریغا زین جہان مثل نسیم	جانب ملک بقا کردہ سفر
کیست کو در فرقتش مضطر نہ شد	کیست کو نالان نشد با چشم تر
شد نصیب دوستان زین سانحہ	درد و یاس و حسرت و سوز جگر
یا الٰہ العالمین بر روح او	رحمت تو باد ہر شام و سحر

عیسوی سالش بگفتا بادشاہ
رحلت عثمان پاشا نامور

قطعهٔ تاریخ وفات دختر جناب احمد عبد الرحیم سیٹھ متوطن مدراس حسب فرمایش جناب طیب سیٹھ ساکن میسور

وا دریغا دختر احمد بن عبد الرحیم   ذی فراست ذی مروت نیکخو نیکو لقا

آنکه هر دم اقربا او را عزیز از جان بداشت   آنکه هر کس در رضا جوئی او با صد ولا

حسن خلق او هر یک دم صورت باد سحر   کرد خندان گلشن دلهائے خویش و اقربا

از جبینش بود انوار سعادت جلوه گر   خالق عالم چه خوبیها به او کرده عطا

بست و ششم از ربیع الثانی چون آمد پدید   روز پنجشنبه بوقت یازده ساعت دلا

ناگهان آن نیک سیرت جان بحق تسلیم کرد   مضطر و بیتاب هر پیر و جوان شد برملا

هر کسے می سفت در تار مژه دُر هائے اشک   جوش زن گردید دریائے الم در سینه ها

شوهر او آنکه موسوم است ابراهیم سیٹھ   در هزاران حسرت و اندوه و غم شد مبتلا

هیچ کس را نیست جز صبر و تحمل چارهٔ   لازم است انسان بود هر وقت راضی بر رضا

یا الٰهی رحمت تو باد بر روحش مدام   جا بده او را بجنت از طفیل مصطفٰے

سال فوت او چو پرسیدم ز دل ای بادشاه
گفت۔ رفته حور بی بی جانب دار البقا
۱۳۱۸ھ

قطعهٔ تاریخ وفات جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکهنوی غفر الله له مطبوعه اخبار مشیر آصفی مدراس

جناب امیر احمد ذی وقار   بهند آنکه استاد نامی شده

بفضل و کمالات مقبول تر   مثال نظامی و جامی شده

بذهن رسایش کرمهائے حق   همیشه مددگار و حامی شده

همه خاطر خلق لاریب از و   مسخر بشیرین کلامی شده

ستوده خصائل پسندیده وصف   فراهم بذاتش تمامی شده

درین دهر عمده تصانیف او   زهے یادگار دوامی شده

غم رحلتش از پئے خاص و عام   سببے باعث تلخکامی شده

بسان عنادل فغان می کنیم ‏ ‏ ‏ به باغ عدم چون مقامی شده

بگو مصرع سال ای بادشاه
وفات امیر گرامی شده ۱۳۱۸ھ

ایضاً

سحبان دہر فاضل ذی مکرمت امیر ‏ ‏ ‏ معجز بیان ادیب زمان افصح اللسان
نکتہ شناس نیک نفس قادر الکلام ‏ ‏ ‏ گنج علوم فخر زمان و زمانیان
آن جامع الکمال روان شد ہزار حیف ‏ ‏ ‏ زین بوستان دہر سوئے ملک جاودان

تاریخ عیسوی پئے فوتش چو خواستم
گفتا دلم - برفت امیر سخنوران ۱۹۰۰ء

قطعۂ تاریخ وفات جناب مولوی حاجی واعظ شاہ عبد العزیز صاحب قادری ساکن محلہ قلعہ وانباڑی

کرد انتقال عالم دین واعظ شہیر ‏ ‏ ‏ ہر کس دُرِ سرشک بہ تارِ مژہ بسفت
از بہر سال ہاتف غیبی بہ بادشاہ ‏ ‏ ‏ رفتہ ازین جہان شہ عبد العزیز - گفت ۱۳۱۸ھ

قطعۂ تاریخ وفات جناب حاجی مولوی خضر محمود صاحب متوطن وانباڑی عم زاد برادر والد مصنف

فاضل دہر عم ذی شانم ‏ ‏ ‏ رہنمائے شریعت غرّا
حاجی و مولوی خضر محمود ‏ ‏ ‏ بود اسمش عیان چو شمس ضحیٰ
سینہ اش بود گنج علم و کمال ‏ ‏ ‏ ذہن او پرضیا ز فہم رسا
مظہر حلم و منبع اخلاق ‏ ‏ ‏ فرد کامل بزہد و ورع و تقا
بود در ہر ذات و الایش ‏ ‏ ‏ مجمع بے شمار خوبیہا
طرفہ تر اینکہ در تجارت ہم ‏ ‏ ‏ بالیقین داشتہ ید طولیٰ
وادریغا ز شکوۂ ہیضہ ‏ ‏ ‏ مبتلا شد طبیعت والا
کرد ناگاہ جان بحق تسلیم ‏ ‏ ‏ داد داغ مفارقت مارا

هر دلے گشت محو رنج والم — هر کسے گفت حسرتا دردا
حیف بینم کجا لقائے او — من کجا فیض و لطف اوست کجا
کن پذیرا ز بهر مغفرتش — می کنم التجا خدا وندا
نزد خاصان تو بخلد برین — یا الٰهی مقام او بادا

بگو ای **بادشاہ** سال وفات
زجہان رفت عالم یکتا

قطعہ تاریخ انتقال دختر مصنف نسخہ ہذا موسوم بہ خدیجہ بی بی غفر اللہ لہا

زین جلوه گہ دنیا درعین شباب افسوس — عازم سوئے عقبیٰ شد ناگاہ خدیجہ بی
صد پارہ دل و جگرم از درد و غمت گشتہ — بے تابم و بے صبرم واللہ خدیجہ بی
اخلاق نکوئے تو ظاہر چہ کنم اکنون — ہر کس بہ صفاتت شد آگاہ خدیجہ بی
مانند گل لالہ این داغ فراق تو — تا مرگ دلم دارد ہمراہ خدیجہ بی
روح تو جدا از تن با کلمۂ طیبہ شد — خلد است مقام تو دلخواہ خدیجہ بی
ہموارہ بروح تو افضال خدا بادا — ہر روز و ہر ساعت ہر ماہ خدیجہ بی

ای **بادشہ** خستہ از بہر سن رحلت
بے ساختہ دل گفتا۔ رفت آہ خدیجہ بی

قطعہ تاریخ وفات ملکۂ وکٹوریا فرمانروائے ہند و انگلنڈ مطبوعہ اخبار مخبر دکن مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۱ء

ملکۂ ذی عز و شان امپرس وکٹوریہ — فخر شہان زمان امپرس وکٹوریہ
مالک برطانیہ والی کل انڈیا — حشمت و شوکت نشان امپرس وکٹوریہ
مثل تو عمدہ صفات داشتہ طول حیات — شد نہ کسے حکمران امپرس وکٹوریہ
رفتہ سوئے عدم دادۂ صد رنج و غم — کردۂ دلہا طپان امپرس وکٹوریہ
ہند و ہمہ اہل ہند از غم تو گشتہ اند — نوحہ گر و نوحہ خوان امپرس وکٹوریہ

عهد تو شصت و چهار سال درین روزگار — بود چه راحت رسان امپرس وکٹوریه
ای زهے عهد سعید گاه تنزل نه دید — داشت نه دیگر چنان امپرس وکٹوریه
زنده نماندی ولیک زنده بود نام نیک — شام و سحر هر زمان امپرس وکٹوریه

سال برآمد چنین از قلم **بادشاه**
رفت ز دار جهان امپرس وکٹوریه ۱۹۰۱ء

قطعه تاریخ وفات جناب نواب فصیح الملک داغ دهلوی استاد حضور نظام دکن مطبوعه اخبار نیر آصفی مدراس

حضرت داغ عالی جاه — حیف ز دنیا پائے فشرد
بزم سخن را داد فروغ — گوئے فصاحت از همه برد
بے سر لفظ آسائش — خاطر من چون سال شمرد

ناگه گفتا هاتف غیب
هائے جناب داغ بمرد ۱۳۲۲ھ

قطعه تاریخ انتقال والد ماجد مصنف حضرت خطیب حاجی محمد قاسم صاحب طاب الله ثراه و جعل الجنة مثواه

شد چون وفات والدم بودم به مکه این خبر — ناگاه ابواب الم صد تا بجان من کشود
دامان صبرم چاک شد چشم بسے نمناک شد — بیتابیم هر بار چون سیماب سبقت می ربود
غمخوار فرزندان چنان کس را ندیدم در جهان — در والدان این زمان او نادر و بے مثیل بود
در اهل دانش محترم در راهِ دین ثابت قدم — عالی همم نیکو شیم یکتا به لطف و بذل و جود
زنهار نتواند کسے در امر خالق دم زدن — صبر و تحمل کن دلا زین اضطرابها چه سود
کردم دعائے مغفرت در جمله افضل تر مقام — جایش عطا کن در جنان ای حضرت ربّ الودود

مرقوم کردم بے سر آرام سالش **بادشاه**
حاجی محمد قاسم از دار جهان رحلت نمود ۱۳۲۱ھ

ایضاً

پدر ذی وقار من جان افتخار من — سوئے عالم بقا کرد از جهان سفر

در تلاش سال چون طبع **بادشاه** بود — آمد از فلک ندا۔ وائے این غم پدر

قطعه تاریخ وفات حضرت سید شاه محمد امین الدین صاحب حسینی چشتی القادری المعروف به صاحبجو صاحب قبله مرحوم ساکن مدم پٹی تر پاتور

مرشد من هادیٔ من قبله و ماوائے من — ناگهان زین دار فانی جانب عقبیٰ برفت

زبدهٔ آل پیمبر قدوهٔ اهل سلوک — مرجع فن تصوف صوفیٔ یکتا برفت

جامع شرع و حقیقت مثل او بینم کجا — صد هزاران حیف از ما رهنمائے ما برفت

از که گویم از که شنوم این غم و اندوه دل — او برفت اما ز دستم نعمت عظمیٰ برفت

از فیوضش بهرهٔ وافی مرا حاصل نشد — عمر من هیهات از سستی و استغنا برفت

تیره و تار است در چشم مریدانش جهان — راحت از جانها برفت و صبر از دلها برفت

ملهم غیبی پئے سال وصالش **بادشاه** — گفت۔ سید امین الدین از دنیا برفت

قطعه تاریخ وفات جناب ملنگ حاجی عبد الرحمن صاحب غفر له متوطن وانمباڑی

آه بحکم خالق عالم زین عالم — تاجر یکتا باذل ذیشان فوت شده

دهم جمادی اخریٰ روز شنبه بود — ساعت شش در صبح نمایان فوت شده

برلب اهل حاجت جاری این سخن است — از دل مایان بجید ارمان فوت شده

سال رقم کن **بادشه** اخلاص منش — ملنگ حاجی عبد رحمن فوت شده

قطعه تاریخ وفات جناب بی۔ بی۔ محمد سلیمان صاحب ساکن وانمباڑی

فلک می دهد هر زمان داغ حسرت — برین زندگانی انسان حیف است

ندانیم هیهات چون مرگ خود را — بدنیا برین ساز و سامان حیف است

محمد سلیمان از رحلت تو	بہر دل تاسف بہر جان حیف ہست
تو بودی سراپا لئیق و مکرم	بصد حسرت و رنج و ارمان حیف ہست

چنین از لب بادشہ گشت سالش
وفات محمد سلیمان حیف است

قطعہ تاریخ وفات جناب ابو سعید محمد عبد الرحمن صاحب مبرور منشی فارسی مدرسہ اعظم مدراس

والا جناب عبد الرحمن ذی لیاقت	بے مثل اوستادے در فن شعر یکتا
در فارسی و اردو اعلیٰ مہارتے داشت	ہم در زبان انگلش گوئے سبق ربودہ
بودہ تخلص او مبرور در زمانہ	مبرور فی الحقیقت مبرور بود حقا
صد حیف از بلائے ہیضہ وفات او شد	کردند در مقام مدنات دفن او را

ای بادشاہ از من ناگاہ ہاتف غیب
مبرور وای رحلت کردہ سنش بگفتا

قطعہ تاریخ وفات جناب حاجی عبد اللطیف صاحب غفر اللہ لہ برادر معظم جناب مولنا الحاج مولوی عبد الہادی صاحب متوطن وانمباڑی وظیفہ خوار سرکار نظام دکن خلد اللہ ملکہ

بو واخی اعظم ترا ای عبد ہادی مولوی	ناگہان رفتہ ازین دار المحن سوئے الہٰ
بادشہ این مصرع سال وفات او بگو	کرد رحلت حاجی عبد اللطیف افسوس آہ

تاریخات متفرق واقعات

قطعہ تاریخ فتح یونان مطبوعہ شمس الاخبار مدراس مورخہ ۷ جون ۱۸۹۷ء

اے امیر المسلمین عبد الحمید	ہست ذاتت نازش شاہان روم
یک جہان را از تو لطف زندگی	روم مثل قالب و تو جان روم
خوان احسنت را عجب گستردہ	ہر دل مومن شدہ مہمان روم
حیف ور باغ جہان حاورا	می خلد چون خار عز و شان روم

شاہ یونان بود یک روباہ وش — کرد عزم رزم از شیران روم

لشکرش ہر جا شکستے یافتہ — شد فنا از تیغ خون افشان روم

ڈیوک آف اسپارٹا پسرش گریخت — شد چو طاری خوف بے پایان روم

خود سپاہ او سپاہ خویش را — کشتہ اند از ہیبت مردان روم

آنکہ می گفتند سلطان را مریض — بہر او شان خوب شد درمان روم

ہست این عجبے کہ می بینم کنون — دشمنان را ہم ثناگو یان روم

فکر تاریخش بکن ای **بادشاہ** — گر تو ہستی از بہی خواہان روم

از لب اسلام طبعم زد ندا
فتح شد یونان از سلطان روم ۱۳۱۴

ایضاً مطبوعہ اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۲۱ جون ۱۸۹۷ء

شدہ مسخر چو ملک یونان زشیر مردان فوج سلطان — زمین بصد جوش مرحبا گفت بارک اللہ آسمان گفت

سپاہ یونان ہلاک گشتہ ہزارہا زیر خاک پنہان — زتیغ بران فوج رومی نہ ہیچ کس غیر الامان گفت

چنین مذلت چنین شکستے ندید یونان بہیچ وقتے — سزا ہست اور القب بہ یورپ اگر کسے شاہ بزدلان گفت

ببین تو از درہ پلونا بہ تا ڈموکو زگونہ گونہ — بلاد و قصبات و قلعہ ہایش شدند مفتوح یک جہان گفت

چو ہست این فضل رب بیچون نہ چون کنم فکر سال اکنون
بہ خوب ای **بادشہ** دل من فتوح عبد الحمید خان گفت ۱۳۱۴

قطعہ تاریخ ورود مرض طاعون در شہر بنگلور

از دست طاعون سر بسر بنگلور شد زیر و زبر — صد گونہ آفات و بلا بہر تباہی آمدہ

در فکر سال عیسوی بودم چو تاریخ دلی — زد ہاتف غیبی ندا- غضب الہی آمدہ ۱۸۹۸ء

قطعہ تاریخ جشن تاج پوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم فرمانروائے ہند و انگلینڈ مطبوعہ اخبار مخبر دکن مدراس
مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۲ء

اے شہ یڈورڈ ہفتم واہ واہ
نیر بخت تو روشن خوب شد

نغمہ خوان بر شاخ گل ہر عندلیب
گل ہر یک خندان بگلشن خوب شد

چشم نرگس وقف نظارہ شدہ
محو مدح شاہ سوسن خوب شد

با ہزاران کر و فر تاج شہی
بر سر تو جلوہ افگن خوب شد

وجہ اعزاز ذت ندانم تاج را
بلکہ تاج از تو مزین خوب شد

اکثر اہل تاج محتاج تو اند
خلق را ذات تو مامن خوب شد

خوب شد فرحت ز بہر دوستان
از حسد پامال دشمن خوب شد

بست و ششم جون آمدہ چہ خوب
شہرہ اش در ہند و لندن خوب شد

سر شد ند اتواپ در ہر یک مقام
سو بسو آوازدن دن خوب شد

بادشہ پرسید از ہاتف سنش
گفت - جشن کارونیشن خوب شد
۱۹ء

قطعہ تاریخ طغیانی پالار بہ وانمباڑی

شدہ از شامت اعمال مایان
ظہور قہر یزدانی زپالار

ندیدہ وانمباڑی ز طفلی
چنین سیلاب لاثانی زپالار

چہ می دانی جفائے پیر گردون
بیاموز این ستم رانی زپالار

مکانہا منہدم برباد اموال
عجب شد خانہ ویرانی زپالار

جدا گشتند با حرمان ز قالب
بسے جانہائے انسانی زپالار

گلستانہا چو خارستان بدیدم
مزارع ہم ہمہ فانی زپالار

فراہم تودہ تودہ بر مزارع
ہمہ ریگ بیابانی زپالار

کسے در فاقہ بے جامہ کسے را
میسر گشت عریانی زپالار

نصیب ہر بشر شد گونہ گونہ
پریشانی و حیرانی زپالار

برون از حد تحریر است ہیہات
زیان مالی و جانی ز پالار

چرا ای بادشہ خاموش ہستی
بگو تاریخ طغیانی ز پالار

قطعہ تاریخ جلسۂ دستاربندی مدرسۂ باقیات الصالحات ویلور

تعالی اللہ این بزم ہمایون
سراسر مورد فضل الہی است
ز روی وجد گفتم مصرع سال
چہ زیبا جلسۂ دستاربندی است

قطعۂ تاریخ عہدۂ دیوانی جناب خواجہ اکبر حسین صاحب بہادر ریاست بیگن پلی

ای نیک محب من ذی جاہ شفیق من
فہم تو رسا آمد بخت تو خوشا آمد
ممتاز شدی اکنون از عہدۂ دیوانی
ہنگام طرب افزا از فضل خدا آمد
در دور فلک بنگر آن کیست کہ شاد آن نیست
دل مدح سرا آمد لب محو دعا آمد
شایان چنین عزت لاریب وجودت بود
مقصود و مراد ما آمد چہ بجا آمد

زد بادشہ تاریخش از قطع سر اعدا
این منصب دیوانی فرخندہ ترا آمد

قطعہ تاریخ عطای خطاب سی۔ ایس۔ ای۔ بہ جناب مولوی احمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔
معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ بمقام دربار دہلی سنہ ۱۹۱۱ء

داد احمد حسین را قیصر
تمغہ و ہم خطاب سی۔ ایس۔ ای
از معزز خطابہا کردہ
عمدہ تر انتخاب سی۔ ایس۔ ای
کرد پیدا مسرت بی حد
در ہمہ شیخ و شاب سی۔ ایس۔ ای
موجب اتحاد سرکاری
گشت این لاجواب سی۔ ایس۔ ای
داد شہرت ترا بہ کشور ہند
صورت آفتاب سی۔ ایس۔ ای
ای بہادر بنام تو زیبد
خوب با آب و تاب سی۔ ایس۔ ای

زد رقم بادشہ سن ہجری
ہست نامی خطاب سی۔ایس۔ا ی
۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ صحت مصنف نسخۂ ہذا از مرض دنبل

فلک بحال من بادشاہ خستہ جگر
عجیب کرد جفائے ولے بخیر گزشت

نمودہ گشت بد و شم ستم رسان دنبل
گرفتہ بود چہ جائے ولے بخیر گزشت

بنزد ڈاکٹران جز علاج قطع و برید
نبود ہیچ دوائے ولے بخیر گزشت

مرا طفیل گناہان ناسزا شاید
خدا بداد سزائے ولے بخیر گزشت

سر حسد چو بریدم بسیا فتم تاریخ
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت
۱۹۱۱ء

قطعہ تاریخ وعظ جناب سلطان الواعظین مولانا الحاج مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی پھلواری کہ در ٹون ہال مدراس بتاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۱۲ء منعقد شدہ و بصورت کتاب بنام وعظ دلکش شائع شدہ بود

چون سلیمان واعظ شیرین مقال
گفت وعظے خوش بقصر ٹون ہال

نرم شد دلہائے مومن ہمچو موم
شد فزون خوف خدائے ذوالجلال

حق تعالیٰ داد تاثیر عجیب
در بیان و وعظ او بے قیل و قال

سال تاریخش بجستم بادشاہ
وعظ دلکش۔ کلک من بنوشت سال
۱۳۳۱ھ

قطعہ تاریخ خطاب خان بہادر عطائے سرکار انگریزی بجناب ڈاکٹر خواجہ محمد حسین صاحب ریاست بیگن پلی

خطاب یافت ز سرکار ڈاکٹر خواجہ
مسرت دل احباب روز افزون شد

بگفت بادشہ خیر خواہ مصرع سال
خطاب خان بہادر زہے ہمایون شد
۱۹۱۰ء

تاریخات کتب

قطعہ تاریخ زواجر منظوم مصنفہ جناب منشی عظیم الدین صاحب متخلص بہ عظیم متوطن بیارم پیٹھ ضلع کی آرکاٹ

جناب منشی والا گہر عظیم الدین
بسلک نظم دُرِ نسخۂ زواجر سفت
دلم ز بہر سن طبع از لب ایمان
زہے زواجر منظوم لاجواب بگفت
۱۳۱۹

قطعہ تاریخ طبع دیوان گوہر مسمی بہ گوہر آبدار تصنیف جناب محمد منور خان صاحب گوہر مدراسی

خوشا دیوان گوہر طبع گشتہ
کہ ہر ہر لفظ او مرغوب دلہاست
بنازد لفظ بر حسن معانی
معانی بر کمال لفظ شیدا است
درخشان است مضمون مثل گوہر
روان طبع مصنف ہمچو دریاست
صدائے آفرین آید زہر سو
لوائے شہرتش ہر سمت برپاست
رقم زد بادشہ این مصرع سال
کلام گوہر نامی چہ یکتا است
۱۳۰

ایضاً

اگر رقم نسخۂ دیوان عجیب
شاعر ما گوہر عالی وقار
گفت سن طبع ہمین بادشاہ
گوہر شعار چہ شد آبدار
۱۳

قطعہ تاریخ مثنوی نغمۂ توحید مصنفہ جناب ابو العرفان شاہ محمد عبد الرحمن صاحب فاروقی تسلیم مجددی علوم صوفیہ

چنان زد نغمۂ توحید تسلیم
شدہ ہجوز دل اہل زمانہ
بطبع پادشہ ہم کرد تاثیر
بگفتم سال برجستہ ترانہ
۱۳

قطعہ تاریخ مثنوی چندر بدن ماہیار مصنفہ جناب حاجی محمد عبد القادر صاحب شاکر متوطن وانباڑی

رقم زد کنون شاکر خوش بیان
چہ منظور اہل نظر مثنوی
برآمد ز دریائے طبعش عجیب
درخشندہ مثل گہر مثنوی
ز حالات چندر بدن ماہیار
شدہ دلکش و پُر اثر مثنوی
سن طبع او از لب آفرین
بگو بادشہ عمدہ تر مثنوی
۱۳

نظم اور قطعات تاریخ جو متفرق واقعات مین لکھی گئین

یہ نظم اثنائے سفر حرمین شریفین سنہ [illegible]ھ مین لکھی گئی اور عدن سے بذریعہ ڈاک اخبار مخبر دکن مدراس کو روانہ کیئے گئی

سوئے کعبہ اندنون جاتے ہین ہم | حق کے فرمان کو بجا لاتے ہین ہم
ہم کہان یہ نعمت عظمیٰ کہان | اپنی خوش قسمت پہ اتراتے ہین ہم
ہو نہین سکتا ہے لفظون مین ادا | اس سفر مین جو مزا پاتے ہین ہم
شوق ہے مونس تو ہمت ہے رفیق | دیکھیے کس کس کو لیجاتے ہین ہم
عین راحت ہم کو ہر تکلیف ہے | کون کہتا ہے کہ گھبراتے ہین ہم
عمر سب ہے ہے گناہون مین کٹی | ہاتھ اب مل مل کے پچھتاتے ہین ہم
نام نیکی کا نہین اعمال مین | سخت شرماتے ہین شرماتے ہین ہم
اپنے مہمانون پہ کر لطف و کرم | یا الٰہی تیرے گھر آتے ہین ہم
انکساری عذرخواہی بے بسی | نذر یہ در پر ترے لاتے ہین ہم
اپنی آہین بادزن سے کم نہین | عشق کی آتش کو بھڑکاتے ہین ہم
دیکھینگے کعبہ کو دیکھینگے ابھی | دل کو یون کہہ کہہ کے سمجھاتے ہین ہم

رنگ تیرے شاعری کا **بادشاہ**
اندنون کچھ اور ہی پاتے ہین ہم

یہ نظم بعد مشرف ہونے زیارت مکہ معظمہ موزون کیئے گئی اور اخبار مخبر دکن مدراس مین شایع ہوئی

ہزاران شکر اب ہم منزل مقصود پر پہنچے | الٰہی یہ ترے ناچیز بندے تیرے گھر پہنچے
الٰہی خواب کا عالم ہے ہم پر یا ہے بیداری | کہان تھے کس جگہہ تھے یکبیک ہم اب کدھر پہنچے
ترے بحر کرم کے جوش کا بس یہ نتیجہ تہا | ہزارون میل سے طی کر کے راہ بحر و بر پہنچے

زبان پر کلمہ لبیک تن پر جامہ احرام ۔ حقیر و عاجز و ناچار ہم خستہ جگر پہنچے
الٰہی بخشدے ہمکو الٰہی بخشدے ہم کو ۔ ترے در پر ترے رحم و کرم کے منتظر پہنچے
مقابل اس خوشی کے ہو نہین سکتی خوشی کوئی ۔ نہ ہرگز اس سفر کو کوئی دنیا کا سفر پہنچے
جو کچھ طاعت ہوئی ہم سے یہان پھر پوچھنا کیا ہے ۔ تری مقبولیت کا بھی شرف اسکو اگر پہنچے

نہ پوچھو **بادشہ** اہل وطن کے جوش فرحت کو
پہنچنے کی ہماری جب وہان انکو خبر پہنچے

یہ نظم بعد مراجعت سفر حرمین الشریفین لکھی گئی

رہگیا بس زبان پہ نام سفر ۔ حیف ہے آج اختتام سفر
شکر خالق ہو کیا ادا ہم سے ۔ ہم ہوے فائز المرام سفر
یاد آتا ہے صبح و شام ہمین ۔ آہ وہ لطف صبح و شام سفر
وہ تمنا کہان وہ جوش کہان ۔ اب کہان ہے وہ اہتمام سفر
کہان وہ دن مدینہ و مکہ ۔ تھے ہمارے لیئے مقام سفر
جلد کیجے سفر اسے مشتاقو ۔ ہے اگر دل مین احترام سفر

بادشہ ہے دعا یہی حق سے
پھر دوبارہ ہو انتظام سفر

یہ نظم جلسہ فتح اڈریانوپل واقع موریپلین پیپلس پارک مدراس منعقدہ ۱۲ر جولائی ۱۹۱۳ء کیلئے لکھی گئی اور پڑھی گئی

کیا شان حق ہے روم کی کایا پلٹ گئی ۔ اب اسکے دشمنون کی جو قسمت پلٹ گئی
قابض ہوے ہین ترک ادرنہ کے شہر پر ۔ بلغاری فوج اسمین جو تھی صاف ہٹ گئی
جلسہ اسی خوشی مین ہوا ہے یہ منعقد ۔ دل سے ہمارے فکر تنزل کی گھٹ گئی
بلقانیون کی ہوگئی آپس مین جنگ خوب ۔ ضرب المثل ہے جوتیون مین دال بٹ گئی

کہتا ہے جسم آج مین بالیدہ ہو گیا
کہتا ہے دل کہ مجھسے مسرت چمٹ گئی

حاجت نہ اسکو کٹنے کی تھی تیغ ترک سے
بلغاری فوج مارے ندامت کے کٹ گئی

حیران ہے دل گرفتہ ہے اشپاہ فرڈی نینڈ
فوج اسکی جیسا پھیلی تھی یون ہی سمٹ گئی

ہر جا پہ "حق رسید بحقدار" کا ہے غل
دیکھو ہوا ادہر کی ادہر اب پلٹ گئی

اے بادشاہ نظم کو تم کیجیے مختصر
کوئی نہ کہہ اوٹھے کہ طبیعت اوچٹ گئی

ایضاً

عجب ہے فتح سے تیرے مسرت اڈریانوپل
نہین تھمتا ہے اب جوش طبیعت اڈریانوپل

بڑھا دی تونے پھر دینی محبت اڈریانوپل
ہوی دہ چند پھر ترکون کی عظمت اڈریانوپل

کسے امید تھی پھر آسئے تو ترکون کے قبضے مین
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت اڈریانوپل

کروڑون دل مسلمانون کے تیرے عاشق وشیدا
ستا رکھی تھی کیا کیا تیری فرقت اڈریانوپل

زبان پر یون نہ مجنون کے بھی ہوگا نام لیلی کا
ہمارے لب پہ ہے ہر ایک ساعت اڈریانوپل

نکلنا ہی پڑا بلغاریہ کو تیرے پہلو سے
ہمارے جذب دل کی دیکھ حالت اڈریانوپل

رہے ہے چھ سو برس سے ہم جو تیرے مالک و مختار
بہلا دی تونے کیا دو دن مین الفت اڈریانوپل

غلط ہے یہ گمان ہرگز نہین ہے تجھ سے یہ امید
تجھے اغیار سے ہے سخت نفرت اڈریانوپل

دعا ہے بادشہ کی یا الہی کیجیے مقبول
نہ چھوٹے ترک سے پھر تا قیامت اڈریانوپل

یہ نظم ساحل مدراس پر جرمنی کروزر ایمڈن کی حملہ آوری کے متعلق لکھی گئی بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۴ عیسوی

تو جو مدراس آیا اے ایمڈن
کیا ستم ہم پہ ڈھایا اے ایمڈن

آدمی بیس کر گئے مجروح
خوب گولے چلایا اے ایمڈن

جل اٹھے تیل کے خزانے دو
خوب چرکا لگایا اے ایمڈن

تونے مدراسیون کو دہشت سے — شہر سے ہے بھگایا اے یمڈن

پھر رہا آجتک ہے آنکھون مین — ایسا طوفان اوٹھایا اے یمڈن

خواب غفلت مین سو رہے تھے ہم — تونے ہمکو جگایا اے یمڈن

اب نہین خیر تیری ساحل پر — بارثانی جو آیا اے یمڈن

کیسے کیسے جہاز کو تو نے — انگلیون پر نچایا اے یمڈن

بتجھہ سے غرقاب دس جہاز ہوے — رحم کچھ بھی نہ لایا اے یمڈن

دی نہ اہل جہاز کو ایذا — سب کو تو نے بچایا اے یمڈن

لطف اخلاق سے تو اضع سے — سب کے دل کو لبھایا اے یمڈن

مدح اور ذم کے دونون پہلو مین — تجھکو یکتا جو پایا اے یمڈن

کوئی نفرین آفرین کوئی — کرتے ہین اب رعایا اے یمڈن

مین کہونگا نہ پھر کسی پہ پڑے — تیرا منحوس سایا اے یمڈن

بادشہ نے یہ واقعہ سچا
آج تجھکو سنایا اے یمڈن

ایضاً

تجھپہ تف اے خلیج بنگالہ — کیون نہ یمڈن کو غرق کر ڈالا

جانتا خوب تو ہے یہ یمڈن — سلطنت کا ہماری ہے دشمن

اس سے دو دن کی تیری چاہت ہے — مدتون سے ہماری الفت ہے

دوستی پر تو اسکے بھول گیا — دوستان قدیم بھول گیا

ذات مین تیری گر وفا ہوتی — تیری یمڈن پہ کچھ جفا ہوتی

بگڑے یمڈن کی ایک دن حالت — یا گرفتار ہوگا یا غارت

ہوگا برٹش کا اس پہ یکدن فیر — بکرے کی مان منائیگی کیا خیر

نام ہیڈن جو سب کے لب پر ہے
ایک چھوٹا سا وہ کروز ر ہے

قطعہ تاریخ دربار دہلی جو اخبار وطن امرتسر مین شائع ہوا تہا

یہ کس جشن طرب کا واقعہ اب پیش مردم ہے
صریر کلک مین بہی میرے آواز ترنم ہے

چمن مین غنچہ و گل نے جمایا رنگ عشرت کا
کوئی مصروف خندہ ہے کوئی محو تبسم ہے

ادائے نرگس شہلا ہے بالکل دید کے قابل
خموشی مین بہی سوسن کے اب انداز تکلم ہے

مبدل کیون نہ ہر زحمت ہو اپنی فرح و بہجت سے
الم کا نام جب مانند عنقا دہر سے گم ہے

تعلق جوش فرحت کا ہریک دل سے ہے یون گویا
وہ ساقی ہے یہ پیمانہ وہ بادہ ہے تو یہ خم ہے

کہ یعنے جشن اسکے تاجپوشی کا ہے افزوزون
فزون تر جسکا شہرہ از زمین تا چرخ چارم ہے

وہ شاہ ہند و انگلستان کہ جسکی ذات مین بیحد
شجاعت ہے عدالت ہے عنایت ہے ترحم ہے

شریک جشن لاکہون میہمان ہین شہر دہلی مین
ہے مثل آسمان دہلی یہ خلقت شکل انجم ہے

یہ حسن انتظام لارڈ کرزن کا نتیجہ ہے
کہ ہریک جشن پر اس جشن کو حاصل تقدم ہے

نیابت شاہ کی زیبا ہے اسکو طبع مین اسکے
لیاقت ہے فراست ہے تدبر ہے تفہم ہے

لکھین گر آب زر سے واقعہ یہ کچھہ نہین بیجا
تکلف اور آرائش کا ہر جا پر تلاطم ہے

بہی خواہان دولت سب مسرت سے ہین مالامال
دل بدخواہ پر یہ جشن گویا نیش گژدم ہے

لکھدے اے بادشہ تاریخ اس دربار دہلی کی
ہمایون تاج پوشی کنگ ایڈورڈ ہفتم ہے
۱۹۰۲ء

قطعہ تاریخ ورود سردار عنایت اللہ خان جو اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء مین شایع ہوا تہا

خلف امیر کابل سردار ذی وجاہت
رونق فزائے شہر کلکتہ ہے بصد جاہ

ہے سولہ سال کا سن بالکل شباب کے دن
ہمراہیون مین ہے یون تارون مین جسطرح ماہ

باقی رہا نہ کوئی تعظیم کا دقیقہ
برٹش کی سلطنت نے کی قدر اسکی دلخواہ

توپون کی وہ سلامی وہ احترام فوجی — وہ شاہی میہمانی وہ الفت اور وہ چاہ
وہ قصر خوشنما وہ آرایش و تکلف — وہ خسروانہ ساز و سامان واہ صد واہ
کیا لاجواب دونون مہمان و میزبان ہین — یک جانشین کابل یک نایب شہنشاہ
مہمان و میزبان مین تھی گفتگو جو باہم — اسرار تھے وہ شاہی ہے کون اس سے آگاہ
تحفے اودہر سے آئے وہ چند ادہر سے پہنچے — پیدا ہوی دلون مین کیا اتحاد کی راہ

تاریخ خیر مقدم اے کلک بادشہ اب
لکھہ۔ جلوۂ ورود سردار عنایت اللہ
۱۳ ۲۲

قطعۂ تاریخ۔ روسی بیڑۂ بالٹک کی شکست اور شاہ جاپان کی فتحیابی پر جو اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۱۴ر جون ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تہا

تہا روسیون مین عجیب جوش فرحت — بیدم نکلا ہے بالٹک کا بیڑہ
معلوم یہ کس کو تہا کہ دو ہی دن مین — محتاج فنا ہے بالٹک کا بیڑہ
کہتا تہا خوشی سے ہر سپاہ جاپان — خوان یغما ہے بالٹک کا بیڑہ
صد آفرین توگو کی ہے صیادی پر — کیا صید کیا ہے بالٹک کا بیڑہ
بیڑہ نہ کسی کا پایا ایسا نقصان — جو کچھ پایا ہے بالٹک کا بیڑہ
پشہ سے ہوی ہلاک فوج نمرود — مصداق اسکا ہے بالٹک کا بیڑہ
کیا حرف غلط تہا صفحۂ ہستی مین — یک لخت مٹا ہے بالٹک کا بیڑہ
ضائع ہوا محصور ہوا غرق ہوا — کیا رنگ لیا ہے بالٹک کا بیڑہ

لکھدیجے بادشاہ سال ہجری
تاراج ہوا ہے بالٹک کا بیڑہ
۱۳ ۲۳

ایضاً

جنگ بحری مین تری یہ فتح و نصرت دیکھکر — اے شہ جاپان ہماری عقل اب حیران ہے

بادشہ کو جو تھی عیسوی تاریخ کی ... غیب سے آئی ندا فتح عظیم الشان ہے

قطعہ تاریخ تسخیر پورٹ آرتھر جسکی اشاعت اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۵ء مین ہوی تھی

خدا کی شان ہے ای شاہ جاپان ... چمکتا ہے ترے قسمت کا اختر
ترے لشکر نے باصد جانفشانی ... کیا ہے پورٹ آرتھر کو مسخر
شجاعت کہتی ہے لشکر سے تیرے ... تو نازان مجھ پہ مین نازان ہون تجھپر
اگر کچھ یاس نے صورت دکھائی ... کہا ہمت نے بڑھکر مین ہون یاور
طفیل اس جنگ کے جاپانیون نے ... جگہ پائی ہے کیا ہر دل کے اندر
صفائی تیغ جاپان کی جو دیکھی ... ہوا ہے رشک سے یورپ مکدر
نہ کیونکر زار کی ہو زار حالت ... شکست فاش ہے اسکو میسر
نہین زیبا خموشی شاعرون کو ... لیئے تاریخ یہ موقع ہے خوشتر

لب جاپان سے طبع بادشہ نے
کہی تاریخ - فتح پورٹ آرتھر

قطعہ تاریخ - فتح مکڈن جو اخبار نیر آصفی مدراس مطبوعہ ۱۶ر مارچ ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تھا

کیون نہ جاپان مین ہو خوشی کی دھوم ... لطف حق اس پہ سایہ افگن ہے
گل مقصد سے سر بسر معمور ... شاہ جاپان کا جیب و دامن ہے
آفرین اسکو اسکے لشکر کو ... کہہ رہا سارا ہند و لندن ہے
حالت فتحیابی مکڈن ... ایک عالم پہ آج روشن ہے
کبر و نخوت مین سربلند جو تھا ... حق نے اسکی جھکائی گردن ہے
نغمہ ہائے طرب ہین جاپان مین ... روسیون مین الم ہے شیون ہے
حیف رنگین ہے خون انسان سے ... آج مکڈن بھی رشک گلشن ہے
روسیوا جاؤ سوئے پیٹرسبرگ ... بس وہی یک تمہارا مامن ہے

لطف اب جنگ مین نہین زنہار
بے مزا سارا حیلہ و فن ہے

سال ہجری کی ہے ضرورت کیا
یہان مطلوب عیسوی سن ہے

بادشہ روئے انبساط سے تم
کہدو تسخیر شہر پکڈن ہے

قطعہ تاریخ صلح جاپان اور روس پر جو اخبار مخبر دکن مدراس بابت ستمبر ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تھا۔

صلح و امان کی کس کو خوشی نہین جہان مین
جنگ و جدل سے ہے کسکو بھلا خوشی آج

مدت سے تھی جو جاری جاپان و روس مین جنگ
باہم مصالحت کی ہم کو خبر ملی آج

صد آفرین ہے تجہپر اے امریکہ کے والی
تو نے ادا کیا ہے کیا حق دوستی آج

گر بزم صلح کی تو کرتا نہ سر پرستی
یون جلد تر نہوتی یہ صلح و آشتی آج

کیا ایک روس و جاپان دنیا ہے تیری ممنون
گردن ہر ایک کی بار منت سے ہے جھکی آج

کرتے ہین تہنیت کے تارین تجھے لگاتار
شاہون مین قدر تیری کس درجہ بڑھ گئی آج

ہر گوشہ جہان مین اس صلح کا ہے چرچا
ہر ہر بشر کے لب پر بس ذکر ہے یہی آج

مسرور و شادمان ہین سب اہل روس و جاپان
انکے ہر ایک مکان مین ہے عید واقعی آج

تاوان جنگ اپنے مفتوح سے نہ لیکر
جاپان نے دکھائی کیا عالی ہمتی آج

ملجاؤ تم گلے لے وکلای صلح باہم
کہتے ہین جنگ کسکو ہے کیسی دشمنی آج

ای بادشاہ تم یہ تاریخ صلح لکھدو
خونریزی خلایق موقوف ہو چکی آج

قطعہ تاریخ جو خلیفۃ المسلمین امیر المومنین اعلحضرت عبدالحمید خان غازی سلطان روم خلد اللہ ملکہ صدمہ ڈینامیٹ سے بال بال بچ جانکی اظہار خوشی مین لکھا گیا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۳ اگست ۱۹۰۵ء مین شایع ہوا

بفضل خدا ای شہنشاہ روم
مصیبت ترے سر سے کیا ٹل گئی

کیا بم کے گولے کا دشمن نے وار
نہ پہنچا گہن کا یہ صدمہ سبھی
بچایا ہے خالق نے گلزار کو
خوشی کا ہوا ہر طرف غلغلہ
ملا مصرع سال جبدم مجھے

ہے صد شکر اسکی جفا ٹل گئی
نہ اے مہر تیری ضیا ٹل گئی
خزان کی جو آئی ہوا ٹل گئی
غم و درد کی اب صدا ٹل گئی
مری فکر طبع رسا ٹل گئی

اوڑا کر سر جور لکھ **بادشاہ**
شہ روم پر سے بلا ٹل گئی

قطعہ تاریخ جو زوجہ پیر صاحب اپنا مکان محلہ محفوظ خان باغ واقع مدراس وقف کرنے پر لکھا گیا

نہ کیون پائے جزائے نیک حق سے
لکھی تاریخ اسکی **بادشہ** نے

مکان یہ وقف ہے جسنے کیا آج
مبارک ہو یہ خیر جاریہ آج

قطعہ تاریخ رفع فساد مقدونیہ

یہ قطعہ جلسہ عام اہل مدراس مین پڑہا گیا جلسہ مذکور کے انعقاد کی وجہ اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ اور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو شکریہ ادا کرنے کی تہی۔

کس خوشی کا جوش ہے اب جا بجا
وجہ کیا یون مطمئن ہین خاص و عام
شادمان دل ہے ہر ایک کا آج کیون
کسلئے جلسہ ہوا یہ منعقد
حضرت سلطان امیر المومنین
مذہبی جتنے ہین اعلیٰ تر مقام
سارے دنیا کے مسلمانون کا وہ
اسکی نصرت نصرت دین ہے یقین

کیون ہر یک کے لب پہ ہے شکر خدا
کسلئے اوٹھتے ہین یون دست دعا
ہوگیا مفقود تھا وہ رنج کیا
ہے مسرت عام اسکی وجہ کیا
خادم الحرمین ذی مجد و علا
سب پہ قابض اسکو خالق نے کیا
بالیقین ہے مذہبی فرمانروا
اسکی ذلت ذلت دین ہے بجا

آفتاب آمد دلیل آفتاب | وصف خود شاہ ہے اسکے وصف کا
کسطرح مانینگے دعویٰ اوسکا ہم | جو نہین اسکو خلیفہ مانتا
اسکی ہمت اسکی عمدہ پالسی | اسکا استقلال اور فہم رسا
آج تک پایا ہے کس سلطان نے | مدح خوان دشمن بہی ہین بے ساختہ
جسطرح سے حاکم دینی ہے وہ | حاکم دنیا شہ برطانیہ
دین و دنیا دونون ہمکو چاہئے | ہمکو دونون سے تعلق ہے لگا
استفادہ ہمکو دونون سے ضرور | ترک کرسکتے ہین ہم کسکو بہلا
اے زہے قسمت شہ ایڈورڈ بہی | بادشاہ مہربان ہمکو ملا
اندنون جب ملک پر سلطان کے | بحری بیڑہ دول یورپ کا گیا
جنگ کے آثار تھے بالکل عیان | پیش تہا مقدونیہ کا مسئلہ
مضطرب سارے سلمان ہوگئے | تہا پریشانی مین ہر یک مبتلا
دل ہر یک کا آشنا تہا رنج سے | کون تہا جو اس سے متاثر نہ تہا
ہم نے خدمت مین شہ ایڈورڈ کے | تار سے یہ مدعا ظاہر کیا
آپ شاہانہ عنایت سے کرین | دول اور سلطان مین باہم تصفیہ
ہم رعایا کی ضروری عرض کو | شاہ نے منظور فوراً کرلیا
ہوگیا ہر طرح اب صلح و امان | بیڑہ جو آیا تہا واپس ہوگیا
معترف احسان کے گر ہم نہون | اس سے بڑہکر اور کیا ہوگی خطا
ای شہ ایڈورڈ ہفتم ذی وقار | ای ہمارے امپرر آف انڈیا
آج یہ جلسہ بصد جوش طرب | کر رہا ہے شکریہ تیرا ادا
اور کرتا ہے ادا اسکی تہنیت | خدمت سلطان مین باشوق و ولا
مخمصے سے جنگ کے از فضل حق | رکھیا محفوظ جو ملک آپ کا

ہم تو کیا روئے زمین کے دیندار	اس خوشی مین سب نے ہے حصہ لیا
التجا ہے ای الہ العالمین	ملک سلطان کو تو رکھہ یون ہی بچا
شوکت و اقبال سلطان ہو فزون	ہر زمان ہر وقت تا روز جزا
اسکے اعدا کو شکست فاش ہو	فتح و فیروزی ہو اسکو جا بجا
ترک و برٹش مین ہو باہم اتحاد	منقطع یارب نہ ہو یہ سلسلہ
یہ رہین بایکدگر شیر و شکر	انکی الفت کو تو دے ہردم بڑھا
ساری دنیا مین رہے صلح و امان	روسیہ ہو جنگ کا صبح و مسا
یہ جو دو جلسے ہوے مدراس مین	اندنون در بارۂ مقدونیہ
متحد دونون کے ہین اغراض سب	یہ خبر ہے اسکی وہ ہے مبتدا
وہ شجر ہے تو یہ اسکا ہے ثمر	وہ ثمر ہے تو یہ اسکا ہے مزا
رنج گر کہئے اُسے راحت ہے یہ	درد گر کہئے اسے یہ ہے دوا
ای قلم کر داستان کو مختصر	**بادشہ** طول سخن ہو تا کجا
چونکہ ہے یہ واقعہ بھی یادگار	گر لکھون تاریخ تو بیجا ہے کیا

لو سنو یہ مصرع تاریخ سب
آج خوف جنگ ہے دل سے ہٹا

قطعہ تاریخ ورود عالیجناب پرنس آف ویلز مع بیگم

جسوقت مدراس مین حضور ممدوح کی تشریف آوری ہوی یہ قطعہ بذریعہ ڈاک پیش کیا گیا حضور ممدوح نے اپنے مراحم خسروانہ سے اسکی قبولیت او شکریہ کا خط روانہ کیا بعد وصول خط شکریہ حضور ممدوح تمام حکام والامقام اور رئیسان ذی احتشام کی خدمات مین بطریق تحفہ اسکے نقول روانہ کئے گئے سب کے پاس سے شکریہ کے خطوط آکر باعث افتخار و اعزاز مصنف ہوے وہو ہذہ

آمد آمد کی تھی جسکے ایک مدت سے خبر	ایک جہان کی آنکھ جسکے دید کی تھی منتظر

جسکے استقبال کی تھی دہوم سارے ہند مین — جسکے مہمانی کی تہین تیاریان شام و سحر
جسکے خاطر ہو رہی تہین جابجا آرائشین — جسکے خاطر صرف کرتے تھے خوشی سے مال و زر
جسکے ہاتھون سے بنا ہر کام کی ہے فال نیک — افتتاحی سیکڑون رسمین تہین جس پر منحصر
تخت انگلستان کا کہتے ہین جسکو جانشین — ہے لقب جسکا پرنس آف ویلز ہر جا مشتہر
ایکدن چمکیگا جسکے سر پہ تاج کوہ نور — ایکدن ہوگا جو ملک انڈیا کا امپرر
بلدۂ مدراس مین وہ آج ہے رونق فزا — اور ہے ہمراہ اسکی بیگم والا گہر
یہ وہ بیگم ہین کہ پہلے ہند مین آئین یہی — کس نے خاتونان شاہی مین کیا ایسا سفر
کیا مبارک تو ہے ای سبت و چہارم جنوری — رشک کرتے ہین تری قسمت پہ ایام دگر
جسقدر ہو ناز ای مدراس تجھکو ہے بجا — دیکھنے آیا مع بیگم ترے شہ کا پسر
ہر زمان لازم ہے تجھپر اسکی آمد کی خوشی — اسکی دلجوئی کا یہ موقع ہے تجھکو خوب تر
ہم نے مانا ای فلک پیر جہاندیدہ ہے تو — بے سبب ہرگز نہین خم ہین ترے پشت و کمر
سچ بتا تو نے کبھی دیکھا ہے اپنی عمر مین — یہ طرب یہ جوش یہ جلسہ یہ شاہی کر و فر
صفحۂ دل سے ہمارے محو ہونگے کس طرح — خوشنما اوقات یہ نظارہ ہائے پر اثر

تحفۂ تاریخ تم یہ پیش کردو **بادشاہ**
ہند مین آیا شہ انگلینڈ کا لخت جگر ۵

قطعۂ تاریخ مراجعت لارڈ کرزن ویسرائے ہند طرف انگلستان کے مطبوعۂ اخبار مخبر دکن مدراس مورخۂ
۲۹ نومبر ۱۹۰۵ عیسوی

نہین یکحال پر حال زمانہ — دورنگی اسکی ہے عالم پہ روشن
جناب ویسرائے ہند کی ذات — عجب فہم و فراست کی تھی معدن
حکومت ہند مین کی جسنے چھ سال — چلا ہے وہ سوئے شہر لندن
اسی کے عہد مین دربار دہلی — بصد شوکت ہوا ہے جلوہ افگن

اسی کے عہد مین تشریف لایا — پرنس آف ویلز ابن شاہ لندن
بسوئے کابل و ایران اس نے — مشن بھیجا ہے بروقت معین
سفارت جب گئی ہے سوئے تبت — جہکالی والی تبت نے گردن
پئے اصلاح تعلیمات و پولس — اسی نے منعقد کی ہے کمیشن
بڑا آڑا اسکے ہی زور پالسی سے — اجارہ پر ملا فرحت کا مسکن
عرب کے بھی سواحل پر گیا وہ — محبت کا عجب پہیلا کے دامن
اسی کے عہد مین بنگالیون نے — مچایا ہے نہایت شور و شیون
اودہر تہا جوش تحریک سدیشی — ادہر بنگال کا تہا پارٹیشن
غرض طرز عمل اس حکمران کا — بنایا خوب ہر یک دل مین مسکن
ہے اسکے وصف مین یون ہند گویا — دل من داند و داند دل من

لکھوا ہے بادشہ تاریخ رخصت
ہوا رخصت وطن کو لارڈ کرزن ۱۹۰۵ء

قطعہ تاریخ جشن جوبلی حضور نظام دکن دام اقبالہ جو اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تہا

کیا شان حق ہے آئی کس انداز سے بہار — رنگت کچھ آج اور ہی صحن چمن کی ہے
ہر یک شجر نہال ہے ہر گل ہے باغ باغ — کیا دہوم ای صبا ترے دلکش چلن کی ہے
نرگس کی کور آنکھ بہی بینا ہے اندنون — سوسن سی بے زبان کو تمنا سخن کی ہے
گل مین کسی کے عارض رنگین کا رنگ ہے — سنبل مین وضع زلف کے پیچ و شکن کی ہے
دولہا ہے عندلیب براتی ہین سب شجر — ناز و ادا گلوبنین سراسر دلہن کی ہے
غنچون کی بو سے کرتی ہے ان روزون ہمسری — سنبل مین وضع زلف کے پیچ و شکن کی ہے
پوڈر لگایا گل نے زر گل کا رخ پہ آج — رغبت اسے بھی اندنون انگلش فشن کی ہے
یعنے شہ دکن کے ہے یہ جوبلی کا دن — فرحت عجیب آج ہر یک مرد و زن کی ہے

ہر یک خوشی بجا ہے ای اہل دکن تمھین
قسمت بلند آج تمہارے وطن کی ہے

نظارہ ایسے جشن کا ہمکو عطا ہوا
منت یہ کیسی بارگہ ذوالمنن کی ہے

نازان رعایا شاہ پہ شہ ان پہ شادمان
نسبت یہ گویا دونون مین اب روح وتن کی ہے

کس طرح جیسے حضرت آصف کا وصف ہو
طاقت قلم کی ہے نہ زبان و دہن کی ہے

اللہ رے خوشی شہ آصف کے عہد کی
باقی نہ ایک شکل بھی رنج و محن کی ہے

اس عہد شہ مین جہل ہے بقدر کسقدر
جو کچھ یہان ہے قدر فقط علم و فن کی ہے

اقبال و جاہ شہ کا فزون تر ہو دمبدم
جبتک بقا الہیٰ زمین و زمن کی ہے

تاریخ جشن تم یہ سنادو ای **بادشاہ**
اب جوبلی جہان مین نظام دکن کی ہے

قطعۂ تاریخ جو جلسۂ دستاربندی مدرسہ باقیات الصالحات ویلور کیلیے لکھا گیا

خوب ہے مجمع مسرت خوب ہے
علم کا ہے آج عز و جاہ خوب

سال اس جلسہ کا لکھو **بادشاہ**
جلسۂ تعمیم طلبہ واہ خوب

قطعہ تاریخ جو حیدرآباد دکن مین لارڈ منٹو ویسرائے ہند کی تشریف آوری پر لکھا گیا

ہوے ہین رونق افزا ویسرائے ہند بلدہ مین
نہ تھی کسکو تمنا اس مسرت خیز ساعت کی

ہوا آراستہ پیراستہ یون ہر گلی کوچہ
بنی ہے آج شکل شہر یک معشوق دلجو کی

نہ کیون مسرور ہو محظوظ ہو ہر دم دل مہمان
مچی ہے دہوم ہر جا میزبان کے خلق نیکو کی

عجب دانش فزا تقین میزبان مہمان کی تقریرین
ہے انکے آگے کیا وقعت فلاطون کی ارسطو کی

لب بہجت سے سال عیسوی اسے **بادشہ** فوراً
کہو۔ اب ہے خوشا آمد دکن مین لارڈ منٹو کی

قطعہ تاریخ جو آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب بہادر عہدہ ججی ہائی کورٹ مدراس پر مامور ہونیکے متعلق لکھا گیا

سرکار مین معزز عہدے تو یون بہت ہین
رکھتا ہے سب مین لیکن شان عظیم جسٹس

صد شکر اندنون ہین رونق فزائے ہی کورٹ
ذی جاہ یک مسلمان مرد سلیم جسٹس

مدراسیو تمہاری قسمت کی یاوری ہے
ہمدرد قوم آئے کیسے فہیم جسٹس

تاریخ عیسوی یہ اے بادشاہ لکھدو
فرخ نہاد ہین یہ عبدالرحیم جسٹس
۱۹۰۸ ع

قطعہ تاریخ جو افتتاح حجازی ریلوے پر لکھا گیا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء مین شائع ہوا

مچی ہے کس نوید جانفزا کی دھوم عالم مین
زبان پر کیون ہر یک کے آج شکر رب باری ہے

نظر آتا ہے یہ کس شاہد مقصود کا جلوہ
بھرا ہے جوش کیون دل مین یہ فرحت آج کیسی ہے

سبب کیا ہر طرف آثار عشرت یون ہویدا ہین
سبب کیا جا بجا یہ اتفاق وحب قومی ہے

سنو یہ وجہ اسکی ریل آ پہنچی مدینہ کو
بصد شوکت وہان اب اسکا جشن افتتاحی ہے

خوشی ہم بھی منائین گر یہان ہرگز نہین بیجا
ہمارے واسطے یہ بلکہ لازم ہے ضروری ہے

مبارک شہر کو پہنچی مبارک ریل ہے بیشک
مبارکباد کے قابل مسرت یہ ہماری ہے

سہولت اب سفر کی حاجیو تم کو مبارک ہو
تم اچھے ہو تمہاری اندنون تقدیر اچھی ہے

وہ دن بھی آئیگا سنلوگے پہنچی ریل مکہ کو
زیادہ کچھ نہین عرصہ جو مدت ہے وہ تھوڑی ہے

یہ سب کسکے بدولت کون ہے اس ریل کا بانی
وہی یعنے امیرالمومنین سلطان غازی ہے

ہے خاقان ابن خاقان اور سلطان ابن سلطان وہ
ادب سے سارا یورپ جسکو کہتا ہز مجسٹی ہے

یہ وہ سلطان ہے جسکو خادم الحرمین کہتے ہین
یہ وہ سلطان کہ جو شرع نبی کا دل سے حامی ہے

یہ وہ سلطان خلافت کا ہے جسکے یک جہان قائل
یہ وہ سلطان کہ جسپر سلطنت خود ناز کرتی ہے

یہ وہ سلطان ہے جس سے کل مسلمانان دنیا کو
شرف ہے فخر ہے اعزاز ہے اور سرخروئی ہے

تدبر مین تحمل مین فراست مین لیاقت مین
بھلا تاریخ مین بتلاؤ ہمسر اس کا کوئی ہے

محبت اوسکی مثل می ہمارا دل سے پیمانہ
زمانہ بنگیا ساقی ہمیشہ دور جاری ہے

یہی ہے آرزو دل کی یہی ہے التجا حق سے	جہان مین وہ رہے باقی جہان جب تک کہ باقی ہے
شہ ایڈورڈ ہفتم کا بھی ہم پر شکریہ لازم	کہ جس نے مذہبی کامونمین آزادی ہمین دی ہے
تعلق ہمکو دونون شاہ سے ہے فرق ہے اتنا	وہ دینی ہے یہ دنیاوی وہ روحی ہے یہ جسمی ہے

تلاش اے بادشہ تہی بہر سال افتتاح ریل
کہا ہاتف نے۔ یثرب کو مبارک ریل پہنچی ہے ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ جو طغیانی موسیٰ ندی واقع حیدرآباد دکن کے متعلق لکھا گیا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ نومبر ۱۹۰۸ء مین شائع ہوا

حادثہ سنکر ترا ای حیدرآباد دکن	آہ ادل کس کا نہین ہے خنجر غم سے دو نیم
موسیٰ ندی کا ہے یون سیلاب آیا ناگہان	جسطرح کرتی ہے دہاوا ملک پر فوج غنیم
کوئی تو دب کر موا کوئی ہوا ہے غرق آب	کہلگئی تہی خلق پر کیا راہ عین و دال و میم
کر دیا بے استقامت اسکو بھی سیلاب نے	تہا سن تعمیر جس پل کا صراط مستقیم
گر گئے صدہا مکان بیحد ہوا نقصان مال	سیکڑون بیوہ ہوئین عورات اور بچے یتیم
لالہ و گل تھے جہان اب ہے وہان سب خار و خس	ہے روان باد خزان جس جا پہ چلتی تہی نسیم
بچگئے صدمہ سے جو اونکی تہی کیا حالت زبون	ہائے انکی بے بسی وہ رنج و غم وہ خوف و بیم
آفرین صد آفرین ہے تو نے اے شاہ دکن	کسقدر ان خستہ حالونپر کیا لطف عمیم
کھانا بھوکون کو کھلایا کپڑے ننگون کو دئے	اور اپنے خاص ایوان مین کیا انکو مقیم
اللہ اللہ یہ نوازش یہ رعایا پروری	حشر مین دیگا جزا کیا کیا تجھے رب کریم
تجھسا حاکم آج تک تخت دکن پر کب ہوا	واقعی ہے ذات تیری فخر شاہان قدیم
کیون نہ تاریکی شب غم کی دکن سے دور ہو	ماہ تابان تو ہے اور انجم ہین سب تیرے ندیم

ہاتف غیبی نے بہر سال مجھ سے بادشاہ
کہدیا۔ آیا دکن مین وائے سیلاب عظیم ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ جو مسند نشینی ہز ہائنس نواب سید غلام علیخان بہادر والی ریاست بنگن پلی کے متعلق لکھا گیا -

ہوی آج یہ کسکی مسند نشینی — ریاست کا گلشن ہے سرسبز و شاداب
درخشان ہے تقدیر بنگن پلی کی — کشادہ ہین کیا کیا مسرت کے ابواب
نہین کچھ یہ بیجا اگر آب زر سے — لکھین تذکرہ اسکا ذی فہم اصحاب
عجب چشمۂ فیض ہے یہ ریاست — شب و روز خلق خدا جس سے سیراب

لکھو بادشہ تم یہ سال مسیحی
غلام علیخان ہوا آج نواب ۱۹

قطعہ تاریخ جو لارڈ منٹو بہادر ویسرائے ہند کی تشریف آوری مدراس پر لکھا گیا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ڈسمبر سنہ ۹۰۹ اء مین شایع ہوا

کیا مبارک ہے تو اے ماہ ڈسمبر کی نہم — تیرا آنا گویا ہمکو فال نیکو ہے یہ آج
گلشن مدراس مین کیا لائی ہے تو نے بہار — جانفزا ہر یک گل و غنچے کی خوشبو ہے یہ آج
نائب ایڈورڈ ہفتم رونق افزا ہین یہان — شادمانی و طرب کی دہوم ہرسو ہے یہ آج
چل رہا ہے دور انکے بادۂ دیدار کا — ساغر چشم خلائق خوب مملو ہے یہ آج
خیر مقدم کے منانے کا ہے بس موقع یہی — ہمکو اظہار وفاداری کا قابو ہے یہ آج
بلدۂ مدراس ہے آراستہ پیراستہ — ہر گلی دلکش ہے ہر یک راہ دلجو ہے یہ آج
آپ لاثانی فراست مین ہو یکتا فہم مین — کون مانند آپ کے خوش خلق خوشخو ہے یہ آج
آپکی کوشش کا ثمرہ ہے یہ اسکیم جدید — آپ کے احسان کا انکار کسکو ہے یہ آج

جستجو ہے گر تجھے تاریخ کی ای بادشاہ
لکھہ۔ خوشا نیبا ورود لارڈ منٹو ہے یہ آج ۱۹۰۹ء

قطعہ تاریخ جو جناب محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب کے انتخاب لیجسلیٹو کونسل مدراس کی ممبری پر لکھا گیا

تاجر والا ہمم نیکو شیم — عبد بن قدوس کے عالی جناب

مجمع اوصاف جنکی ذات ہے — جن کا شہرہ ہے مثال آفتاب
ذی وجاہت ذی فراست ذی کمال — مدح خوان جنکے ہین سارے شیخ و شاب
جنکے گہر سے فیض یک عالم کو ہے — قوم ہے ممنون جن سے بے حساب
کونسل کے آج وہ ممبر ہوے — کر دیا انکو خدا نے کامیاب
دل ہر یک کا ہے خوشی سے باغ باغ — واقعی ہے یہ مسرت لاجواب
دہوم ہے ہر سو مبارک باد کی — ذکر ہے ہر جا یہی باآب و تاب
سرخرو یارب رہین یہ قوم مین — قوم ہو انسے ہمیشہ بہرہ یاب

مین نے سال کامیابی بادشاہ
لکھدیا۔ اچھا مبارک انتخاب

قطعہ تاریخ جو ہز مجسٹی کنگ جارج پنجم شاہ انگلنڈ و قیصر ہندوستان کے تخت نشینی کے متعلق لکھا گیا

ہے اب رونق فزاے تخت انگلنڈ — ہزاران آفرین ہے جارج پنجم
مبارکباد کی ہر سو صدا ہے — خوشی اب ہر کہین ہے جارج پنجم
رعایا پرور و عادل و باذل — کوئی تجھ سا نہین ہے جارج پنجم
ترے ہی خرمن فیض و کرم کی — رعایا خوشہ چین ہے جارج پنجم
سپہر دولت و اقبال کا تو — عجب ماہ مبین ہے جارج پنجم
سراسر مورد فضل الہی — ترا تاج و نگین ہے جارج پنجم
چلیگا باپ کے نقش قدم پر — یہی ہمکو یقین ہے جارج پنجم
سنادین مصرع سال جلوس آج — تمنا یہ ہمین ہے جارج پنجم

سر اعدا کو کردو دور سنلو
خوشا اورنگ نشین ہے جارج پنجم

قطعہ تاریخ جو صحت یابی شمس العلما خان بہادر نواب عزیز جنگ بہادر متخلص بہ ولا ساکن حیدر آباد دکن

لکھا گیا اور اخبار مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۳ر مئی سنہ ۱۹۱۱ء مین شایع ہوا

عزیز جنگ بہادر ولائے والاشان	شہیر خلق ہے تو باہزار زیبائی
وجود تیرا جہانمین بسا غنیمت ہے	ترے ہی دم سے ہے ہر فن کی قدر افزائی
ترے فیوض سے اب مستفید کون نہین	تمام ملک دکن دل سے تیرا شیدائی
خبر جو تیری علالت کی اندنون پھیلی	تو دوستونکی طبیعت بہت ہی گھبرائی
ہر ایک زبان پہ تھی تیری سلامتی کی دعا	ہر ایک دل تری صحت کا تہا تمنائی
ہتے علاج اطبا اودہر ہوے مصروف	ادہر عنایت خلاق جوش پر آئی
ہزار شکر ملی تجھکو دولت صحت	ہزار شکر خدا نے امید بر لائی

سنائی ہم نے لب بادشاہ سے تاریخ
عزیز جنگ نے نام خدا شفا پائی
۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ جو جلسہ ابتدائے رسالۂ المضمون مدراس کے لئے لکھا گیا

شکر صد شکر منعقد ہے آج	جلسۂ ابتدائے المضمون
بادشہ اسکی تم لکھو تاریخ	طرب افزا بنائے المضمون

۱۳ھ

قطعہ تاریخ جو جلوس ہز ہائنس میر عثمان علیخان بہادر جی سی ایس ای نظام ہفتم حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ پر لکھا گیا

ہوگیا تخت دکن پر جلوہ گر	میر عثمان علی والا مقام
بادشہ نے لکھدیا سال جلوس	اب ہوا شاہ دکن ہفتم نظام

۱۹۱۱ء

قطعہ تاریخ جو دول یوروپ مین جنگ عظیم چھڑ جانیکے متعلق لکھا گیا اور اخبار روزانہ قومی رپورٹ مدراس مطبوعہ ۱۲ر اگست سنہ ۱۹۱۴ء مین شائع ہوا

یوروپ کی دولتون مین کیا جنگ چھڑ گئی ہے	کس نے نظیر اسکی تاریخ مین ہے دیکھی
سال اسکا بادشہ سے گو پوچھتے ہو سنلو	جنگ عظیم یوروپ ہے۔ اسکا سال ہجری

۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ وعظ جناب مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی زادمجدہ جو مسجد میمنان کوچہ آنڈرسن مدرسہ مین پڑہا گیا

میمنو! آپ کی مسجد مین آج	شملوی وعظ کا کیا چرچا ہے
وہی پائیگا جزا خالق سے	دین کی باتون کا جو شیدا ہے
دین کے واسطے ہے یہ دنیا	گر نہو دین تو دنیا کیا ہے
مولوی شملوی صاحب کا بیان	پوچہنا کیا ہے بہت عمدہ ہے
ایسے واعظ کی اگر قدر نہو	قدر کا لفظ ہی پہر بیجا ہے
ہین یہی ندوۃ العلما کے وکیل	ہند مین انکا بڑا اشہرا ہے

بادشہ وعظ کی تاریخ لکھو
واعظ اسمہ بیان اچہا ہے

تاریخات مساجد وعید گاہ

قطعہ تاریخ جو مسجد پنکنڈہ واقع ضلع انت پور کیلیئے حسب فرمایش اہل پنکنڈہ لکھا گیا

خوب تیار یہ ہوی مسجد	دل ہوا مومنون کا فرحت ناک
کہدیا سال اسکا ہاتف نے	کہ زہے ہے خانۂ خدا سے پاک

قطعہ تاریخ جو مسجد پنگنور واقع ضلع چتور کیلیئے حسب فرمایش اہل پنگنور لکھا گیا

فضل سے اللہ کے پنگنور مین	ہوگئی تعمیر مسجد باصفا
کہدیا ہاتف نے سال اختتام	مومنین کا سجدہ گاہ بیت خدا

قطعہ تاریخ جو تعمیر عیدگاہ آمبور کیلیئے حسب فرمایش بانگی قادر بادشاہ صاحب کمپنی لکھا گیا

شکر ہے یہ عیدگہ طاعت حق کیلیئے	ہوگیا تیار از فضل خدا سے جہان
فکر تہی تاریخ کی دل نے کہا بادشاہ	لکھد وسے ہے یہ خوشنما عیدگہ مومنان

تاریخات شادی

قطعہ تاریخ نکاح احمد حسین صاحب فرزند جناب لطہر ماشمس الدین صاحب ساکن وانمباڑی جو محفل نکاح مین پڑہا گیا اور دوسرے شعرا کی تاریخون کے ہمراہ طبع کرکے تقسیم کیا گیا۔

گلشن مین فصل گل کی کیا دہوم ہے مچی آج ۔ نغمہ سرا ہے بلبل ہر ایک بصد خوشی آج
ابر بہار کا کیا جاری ہے فیض ہر سو ۔ ہر نخل تازہ تر ہے ہر شاخ ہے ہری آج
سبزہ کی سبز بختی ہے قابل نظارہ ۔ گویا بچھا ہے ہر جا فرش زمردی آج
غنچون کا مسکرانا پہولون کا پہول جانا ۔ دکہلا رہا ہے کیا کیا انداز خرمی آج
بے انتہا زر گل تقسیم کر رہا ہے ۔ دیکھو تو باغبان بھی کسدرجہ ہے سخی آج
مصروف ناز ہے گل محو نیاز بلبل ۔ دونون کی دل لگی یہ ہر دل کو ہے لگی آج
ثابت قدم ہے راہ عیش و طرب مین یکجا ۔ سرو سہی کو حق نے کیا دی ہے راستی آج
دل ہے کہین لبہاتی آنکھین کہین چراتی ۔ نرگس کی شوخیان ہین واللہ دیدنی آج
رنگ چمن سے ای دل حیران کیون ہوا ہے ۔ کیا یہ نوید فرحت تو نے نہین سنی آج
لطہر ماشمس دین کا فرزند نیک طینت ۔ پایا ہے بارک اللہ اعزاز نوشہی آج
چرچا ہے تہنیت کا ہر ایک کی زبان پر ۔ محو طرب ہین یکسر کیا پیر کیا صبی آج
علما و عمدگان سب ہین جمع باتجمل ۔ اس جشن کی عیان ہے رونق کچھ اور ہی آج
کس کس کا نام لون مین کسکی صفت لکھون مین ۔ عاجز قلم ہوا ہے قاصر زبان ہوی آج
یا رب عروس و نوشہ ہر دم رہین سلامت ۔ باصدق دل یہی مین ہون تجھ سے ملتجی آج
یہ لطف زندگی بس قایم رہے ہمیشہ ۔ جسطرح انکو حاصل ہے لطف زندگی آج

تاریخ کا یہ مصرع سن لیجے **بادشہ** سے
ہے بزم کتخدائی احمد حسین کی آج
۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب عبدالوہاب صاحب ویلوری جو جناب حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم متوطن ویلور کی لڑکی سے کیگئی

مرحبا اے تیسوین ماہ رجب — تو ہے کیا جلوہ نما با آب و تاب
تیرے آنیسے ہوے مسرور ہم — تیرے آنیسے ہوے ہم کامیاب
نیک ہے مسعود ہے محمود ہے — تجھکو زیبا ہے ہریک زیبا خطاب
تونے دکھلائی ہمین صبح امید — تجھ سے اب مقصد کا چمکا آفتاب
یعنے فضل حق سے اب نوشہ ہوا — دوست یک میر الیاقت انتساب
ذی مروت مظہر خلق و کرم — ہر صفت مین ہے وہ فرد لاجواب
دہوم ہے ہر جا مبارکباد کی — خرمی بیحد ہے فرحت بے حساب
یون شگفتہ ہے دل پیر و جوان — تازہ تر گلشن مین ہو جیسے گلاب
واسطے تاریخ کے ای بادشاہ — فکر میری ہوگئی وقف حساب

یکبیک ہاتف سے یون آئی ندا
ہے یہ فرخ شادی عبد وہاب ۱۳۱۵

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب عبد القادر صاحب برادر جناب شیخ احمد صاحب ویلوری جو جناب حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم متوطن ویلور کی لڑکی سے کیگئی تھی۔

بارک اللہ یہ کیا محفل ہے — ہر طرف جوش طرب سے ظاہر
شوق کہتا ہے کہ کچھ لکھ مضمون — طبع کہتی ہے کہ مین ہون حاضر
شکل غنچہ ہے کوئی متبسم — مثل گل کوئی شگفتہ خاطر
مدح خوان صورت بلبل کوئی — کوئی نرگس سا ہمہ تن ناظر
جا بجا یون ہے اثر فرحت کا — جیسے گلشن مین صبا ہے سایر
میرے یک دوست ہین شیخ احمد نام — صاحب خلق ہین ذی شان تاجر
ہوا اب انکے برادر کا نکاح — اسلیئے ہے یہ مسرت وافر
ذی وجاہت ہے سراسر نوشاہ — طرہ ہے اسپہ لباس فاخر

جمع کیا کیا ہین یہان اہل کمال / عالم و فاضل و منشی شاعر
رونق اس بزم کی کچھ اور ہی ہے / اہتمام اسکا ہے بالکل نادر
سب کے لب پر ہے مبارکبادی / کون ہے کسکی زبان ہے قاصر
چونکہ بے لطف ہے اب طول کلام / بس یہی میری دعا ہے آخر
شاد و خرم رہین دولہ دلہن / فضل حق انکا ہو ہر دم ناصر
بادشہ داد سخن کی دینگے / وہ جو ہین فن سخن کے ماہر

لب ارمان سے سنا دو تاریخ
خوب ہے شادئ عبد قادر

مادۂ تاریخ نکاح خطیب محمد عبدالرشید صاحب فرزند مصنف
نکاح خطیب عبدالرشید

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب خطیب مولوی محمد عبیداللہ صاحب فرزند جناب خطیب عبدالرحمن صاحب متوطن نہاڑی

شکر للہ آج ہے گلشن مین کیا فصل بہار / خندہ زن گل ہین شگفتہ طبع سارے عندلیب
نغمۂ بلبل ہے پیش شاہ گل اسطرح / جسطرح دربار شاہی مین ہو آواز نقیب
شاخہائے گل بہم کرتے ہین یون سرگوشیان / راز دل صبا کسی سے کوئی کہتا ہے حبیب
طفل غنچہ کا دہن وا ہے جو بسم اللہ سے / آتی ہے باد سحر اب بنکے استاد و ادیب
ہر شجر فیض زر گل سے تو نگر بنگیا / کون ہے اہل چمن مین آج محتاج و غریب
سر بسر حیران کہین گلچین کہین صیاد ہے / ناز ہے یہ بلبل و گل کو ہے کون اپنا رقیب
یعنی یکے میرے مکرم دوست ذی لطف و کرم / جسکا ہے اسم گرامی عبد رحمن خطیب
انکا نور العین ہے جو صاحب علم و کمال / آج وہ نوشہ ہوا از فضل خلاق مجیب
شاد ہے مسرور ہے خرسند ہے ہر یک بشر / آج آتی ہے نظر مجھکو خوشی ہی خوش نصیب
علم و اخلاق و تواضع نیکخوئی خوشدلی / ذات نوشہ مین یہ سب ہین جمع باشان عجیب

بزم یہ مثل فلک ہے شکل انجم جمع ہین
عمدگان شہر سارے اور علما تے لبیب

مولوی حاجی خضر محمود جن کا نام تہا
عقد نوشہ مین جو آئی انکی ہے دخت نجیب

گو نہین زندہ ہین وہ زندہ مگر ہے انکا نام
رہبر دین پیمبر تھے وہ روحانی طبیب

دولہ و دلہن کو یارب شاد رکہہ آباد رکہہ
تیرے افضال و کرم ہردم رہین انکے قریب

مصرع تاریخ یون لکہا ہے مین نے **بادشاہ**
ہے مبارک عقد نیکو ئے عبید اللہ خطیب

قطعہ تاریخ کتخدائی حکیم محمد عبد الواحد صاحب فرزند جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب ساکن مدراس

عبد واحد کا ہوا بیاہ جو آج
دہوم ہر جا ہے خوشی کی زاید

بادشہ تم یہ سنا دو تاریخ
شادی فرخ عبد الواحد

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر نیک اختر جناب واو الغنی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل سوسیٹی وانمباڑی

کس زبان سے ہو ترا شکر و سپاس
تفضل کیا ہم پر ہے اے اللہ آج

شاہد مقصود کو تو نے کیا
جلوہ گر مانند مہر و ماہ آج

جیسے گلشن مین روان باد نسیم
یون خوشی کی ہے دلو نمین راہ آج

دل سے ہر یک کے یہ کہتی ہے خوشی
خادمہ تیری ہون بے تنخواہ آج

کون ہے ایسا جو باغ دہر مین
اس مسرت سے نہین آگاہ آج

یعنے یک میرے مکرم دوست نے
عقد دختر کا کیا دلخواہ آج

واہ کیا محفل ہے جس پر ہے فدا
شان و شوکت اور عز و جاہ آج

اہل محفل صورت پروانہ ہین
اور شمع بزم ہے نوشاہ آج

ہر دہن وقف مبارکباد ہے
ہر زبان پر ہے صدائے واہ آج

دل مین مہمانون کے مدت تک رہے
میزبان تیری یہ لطف و چاہ آج

مصرع تاریخ کی تہی جستجو
آئی ہاتف سے ندا ناگاہ آج

کہدو از روئے بشاشت **بادشاہ**
دخت ابراہیم کا ہے بیاہ آج ۱۳۲۵ھ

قطعہ تاریخ شادی دختر مولوی احمد حسین صاحب یم - یے - بی - یل معتمد پیشی حضور نظام دکن جو برادر موصوف کے مکان مین روبرو حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ پڑ ہا گیا

محفل ہے عقد کی یہ کیا خوب بارک اللہ	سب دوستون کے دل کو فرحت ہے چین سے آج
اے کلک **بادشہ** تو لکھدے یہ سال ہجری	نوشاہ نیک خواجہ الطاف حسین ہے آج ۱۳۲۵

قطعہ تاریخ کتخدائی ملیالم عبدالرحیم صاحب فرزند جناب ملیالم امین الدین صاحب ساکن وانمباڑی

شکر تیرا کیا ادا ہو ہم سے اے رب کریم	ہم ہین بندے تو ہے مالک ہم ہین حادث تو قدیم
تیری صنعت کے ہین شیدا جملہ عقلائے زمان	تری حکمت سے ہین حیران سارے دنیا کے حکیم
شان ارفع ہے تری اور تیری قدرت ہے بڑی	تیری رحمت ہے کشادہ تیرا احسان ہے عظیم
سب سے اعلی سب سے برتر تیرا احسان ہے یہی	تو نے رکہا دین احمد پر جو ہمکو مستقیم
تو نے وہ بزم مسرت ہمکو دکھلائی ہے آج	سایہ افگن جسپہ ہے ہر دم ترا فضل عمیم
یعنے ملیالم امین الدین صاحب ذی وقار	مظہر لطف و عنایت دوست ہین میرے صمیم
آج نور العین کا انکے ہوا عقد نکاح	فرحت و بہجت ہین کیا کیا دین ہر یک کے مقیم
پورا پورا اگر لکھون اس بزم کا مین کروفر	صفحہ کاغذ پہ میرے ہون فدا اوراق سیم
اس مسرت کی خبر پھیلی ہے ہر سو شہر مین	جسطرح گلشن کے اندر ہو روان باد نسیم
واہ کیا رونق ہے کیا زینت ہے اس محفل کی آج	جمع ہین تجار کیسے کیسے علمائے فخیم
وصف کے قابل ہے نوشہ نیکخو نیکو نہاد	ذی مروت ذی وجاہت طبع ہے اسکی فہیم
فارسی اردو و انگلش کا نہین ماہر فقط	بلکہ عربی قابلیت بھی ہے اسکی مستقیم
اب دعا کرتا ہون حق سے بہر نوشاہ و عروس	خوش رہین خرم رہین یہ دہر مین بے خوف و بیم
سارے آفات و حوادث سے انھین محفوظ رکہ	کر کرم ان پر الہی نام ہے تیرا کریم

فکر تھی تاریخ کی دل نے کہا ای **بادشاہ**
لکھہ کہ - زیبا خوب ہے اب شادی عبد الرحیم
١٣٠٢ھ

قطعہ تاریخ کتخدائی احمد بادشاہ صاحب ولد جناب ٹی سید صاحب متوطن گوئندپور واقع وانمباڑی جو حسب فرمایش ارکین انجمن خیر خواہ عام گوئندپور وانمباڑی لکھا گیا

شکر تیرا کیا کریں ای خالق جل و علا
آج تو نے کیا خوشی کا دن ہمین دکھلا دیا

یون کیا خندان دلونکو آج تیرے فضل نے
جیسے غنچون کو شگفتہ کرتی ہے باد صبا

یعنے یک مخلص ہمارے ذی لیاقت ذی کمال
معدن اخلاق خوشخو صاحب فہم رسا

نام احمد بادشہ ہے عرف ہے باشا میان
بارک اللہ اب مبارک عقد انکا ہو گیا

کسکے چہرے پہ نہین آثار فرحت کے عیان
کسکے لب سے اب نہین آتی صدا اے مرحبا

ہے ہماری انجمن جو خیر خواہ عام نام
ہین یہ نوشہ اسکے یک پرجوش ممبر باصفا

انجمن اپنی طرف سے آج باصد ذوق و شوق
پیش کرتی ہے یہ ہدیہ قطعہ تاریخ کا

ازرہ الطاف اس ہدیہ کو ہو شرف قبول
ہے یہی مقصد یہی ارمان یہی ہے مدعا

التجا ہم سب کی ہے یارب کہ نوشاہ و عروس
خوش رہین خرم رہین دنیا مین ہر صبح و مسا

الفت و اخلاص ان مین دمبدم ہو ازدیاد
یا الٰہی انکو تو ہر یک مصیبت سے بچا

آگیا ای **بادشہ** تاریخ کا مجھکو خیال
شادی دلخواہ احمد بادشہ - دل نے کہا
١٣٠٢ھ

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب محمد اسحٰق سیٹھ برادر جناب محمد اسمٰعیل سیٹھ المتخلص بہ مغموم ساکن مدراس

ہنگام شادمانی عالم مین جلوہ گر ہے
اللہ کا کرم ہے کیا آج اللہ اللہ

یک دوست نیک طینت اسحٰق سیٹھ نامی
باشان باتجمل اب بنگئے ہین نوشاہ

مغموم سیٹھ انکے ہین محترم برادر
خوش خلق خوش طبیعت شاعر دقائق آگاہ

ہین دونون یہ برادر سب خوبیونکے جامع
اوج کرم کے گویا یک مہر ہین تو یک ماہ

دل نے سرور پایا آنکھون نے نور پایا — محفل ہے کیا یہ عمدہ مجمع ہے کیسا دلخواہ
ہر سمت سے صدا اب آتی ہے تہنیت کی — ہر لب پہ مرحبا ہے ہر یک زبان پہ ہے واہ
پدر عروس عالی ہمت ہین سیٹھ یونس — ذی فہم ذی فراست ذی قدر اور ذی جاہ
کہتے ہین ہم مبارک طرفین کو مبارک — یہ جشن یہ مسرت یہ ساعت اور یہ بیاہ
یارب عروس و نوشہ دایم رہین سلامت — تیری عنایتین ہون ہر وقت انکے ہمراہ

تاریخ بادشہ تم کہدو ز روئے اخلاص
اسحاق سیٹھ کی کیا شادی ہے بارک اللہ

قطعہ تاریخ عقد ثانی مولوی احمد حسین صاحب ایم اے بی ایل معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ

مرے برادر نے عقد ثانی کیا ہے اپنا بفضل یزدان — بر آئے ہین آج دوستونکے مقاصد و مدعا و ارمان
حضور عالی شہ دکن کے ہین اعلیٰ درجہ کے معتمد وہ — ہر ایک شام و سحر ہے انپر نوازش خسروی فراوان
یہ وہ ہے تقریب بے تکلف یہ ایسی محفل ہے سادہ سادہ — ہزارون آرائشین تصدق ہزارون زینت ہین اسپہ قربان
یہی ہے پابندی شریعت یہی ہے تعمیل حکم سنت — یہی ہے مرغوب اہل دانش یہی خداوندی کا فرمان
خوشی کی ہے آج دھوم ہر جا ہر ایک کے لب پر خوشی کا چرچا — کسی کا دل محو جوش الفت کوئی ہے شادان کوئی ہے خندان
یہ دولہا دولہن رہین سلامت خوب ہو اقبال و جاہ و حشمت — الٰہی انپر ہر آن و ہر دم تری عنایت رہے نگہبان

تلاش تاریخ کی جو ہوی ہے جب طبع بادشہ کو
کہا یہ ہاتف نے اپنے منھ سے نکاح احمد حسین ذی شان

قطعہ تاریخ کتخدائی عبد الباسط میان صاحب فرزند جناب ساہوکار عبد الرزاق میان صاحب مرحوم ساکن کڑپہ
جو ساہوکار رسید میر حسین صاحب بہادر ساکن چیتور کی دختر نیک اختر سے کیگئی

آمد فصل بہاری کیا طرب افزا ہے آج — باغ عالم کا عجب عالم نظر آتا ہے آج
چل رہا ہے ہر طرف سے دور صہبائے نشاط — گل ہر یک ساغر ہے غنچہ صورت مینا ہے آج
لڑکھڑاتا ہے نشہ سے سرو رعنا کا قدم — دیدۂ نرگس بجا مخمور و دل افزا ہے آج

بلبلو نغمہ پہ اپنے ناز کیا کرتے ہو تم ‏— بے زبان سوسن زبان حال سے گویا ہے آج

صفحۂ گلشن سے گم یون ہوگیا نام الم ‏— صورت حرف غلط داغ دل لالہ ہے آج

اللہ اللہ کسقدر رنگ چمن کا ہے اثر ‏— غیرت رگہائے گل تار نظر میرا ہے آج

چھینٹے دے دیکر جگانے کو لگا ابر بہار ‏— سبزۂ خوابیدہ اپنے خواب سے چونکا ہے آج

کیون نہو باد صبا دل سے ہوا خواہ چمن ‏— ہر لب غنچہ صدائے مرحبا سے وا ہے آج

بے سبب ہرگز نہین گلشن کی یہ دلچسپیان ‏— کرّ و فر سارا کسی کے جشن شادی کا ہے آج

ذی فراست ذی محبت عبد باسط جسکا نام ‏— جسکے چہرہ سے سعادت کا اثر پیدا ہے آج

فضل سے اللہ کے اسکا ہوا عقد نکاح ‏— نوشہی اعزاز اس نے واہ کیا پایا ہے آج

عبد رزاق گرامی قدر تھا اسکا پدر ‏— وہ نہین زندہ ہے لیکن نام تو زندہ ہے آج

جمع اسکی ذات والا مین تھین کیا کیا خوبیان ‏— فخر کنبہ تہا وہ بیشک ہر کوئی کہتا ہے آج

آرزو بر آئی یک عالم کی اب شکر خدا ‏— بعد مدت کے خدا نے دن یہ دکہلایا ہے آج

ہین خسر نوشاہ کے عالی ہمم سید حسین ‏— نام نامی آپ کا مشہور تر ہر جا ہے آج

دید کے لائق نہ کیونکر ہو یہ سارا اہتمام ‏— وصف کے قابل یہ حسن انتظام انکا ہے آج

خویش اور احباب سارے جمع ہین نوشاہ کے ‏— بلدۂ چیتور مین کیا جلوہ کثرت پہ ہے آج

اے فلک محفل یہ ایسی ایسا مجمع یہ خوشی ‏— سچ بتا تو نے کبھی دیکھا تہا جو دیکھا ہے آج

دولہا دلہن کو الٰہی شاد رکھہ آباد رکھہ ‏— التجا تجھ سے یہی ای خالق یکتا ہے آج

طبع کہتی ہے کہ اب بے لطف ہے طول سخن ‏— شوق کہتا ہے کرون کیا جوش کب تھمتا ہے آج

بادشہ اس جشن کی تاریخ گر لکھتے ہو تم

لکھئے۔ عقد عبد باسط کیا ہی فرخندہ ہے آج

قطعہ تاریخ کتخدائی سید عبد الحکیم صاحب فرزند جناب حکیم سید عقیل علی صاحب متوطن وانمباڑی

آج کیا تقریب ہے کیون شادمان ہین خاص و عام ‏— جوش پر ہے آج کیون فضل خداوند کریم

یون شگفتہ کس لئے ہے گلشن و بلور آج — ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی ہے کس مسرت سے نسیم

آرہی ہے کیون صدا ہر سو مبارک باد کی — محو شکر ایزدی ہے ہر مسافر ہر مقیم

یعنے یک میرے کرمفرما ہین جو سید عقیل — معدن فن طبابت دوست ہین میرے قدیم

آج فرزند سعادتمند کا اُن کے نکاح — ہوگیا باکر و فر باجاہ باشان عظیم

ہین خسر نوشاہ کے سید حکیم عارف علی — خلق مین مشہور تر ہین جنکے اوصاف عمیم

یون کہا دل نے مسرت سے نہین تجھ سا رفیق — دل سے کہتی ہے مسرت آپکی ہو مین ندیم

عمر و دولت دولہ و دلہن کی ہو یارب فزون — الفت و اخلاص مین باہم رہین یہ مستقیم

مصرع تاریخ تم سبکو سنادو بادشاہ
فرحت افزا ہے یہ زیبا شادی عبدالحکیم
۱۳[illegible]۲

قطعہ تاریخ کتخدائی محمد سعداللہ بادشاہ صاحب فرزند جناب الحاج محمد عبدالسلام بادشاہ صاحب مرحوم ساکن مدراس

شعبان کی مبارک انیسوین ہے آئی — مسند پہ نوشہی کے جلوہ کنان ہے نوشہ

آرایشین نئی ہین زیبائشین نئی ہین — ہر کر و فر بنا ہے اور نوجوان ہے نوشہ

ہین جمع کیسے کیسے ذی علم و ذی وجاہت — والا ہے شان مجلس عالی نشان ہے نوشہ

پدر عروس عبدالقدوس بادشہ ہین — لاریب افتخار کل نوشہان ہے نوشہ

عبدالسلام باشا تیرا پدر مکرم — مداح آج تیرا سب خاندان ہے نوشہ

عم بزرگ تیرا عبدالعزیز پاشا — باصدق دل وہ تجھ پر کیا مہربان ہے نوشہ

زیب بدن جو تیرے پھولونکے ہار ہین آج — کہتا ہے بلبل دل صد گلستان ہے نوشہ

یارب عروس و نوشہ دائم رہین سلامت — یہ التجا ہر یک کی ورد زبان ہے نوشہ

ای بادشاہ سال تاریخ تم سنادو
سعداللہ بادشہ اب باعز و شان ہے نوشہ
۱۳۲۸

قطعہ تاریخ کتخدائی حاجی عبدالرحیم صاحب فرزند جناب حاجی عبدالصمد صاحب مرحوم متوطن وانمباڑی

عقد کی کسکے یہ آج دہوم مچی خوب ہے
رنگ طرب خوب ہے جوش دلی خوب ہے

وقف سماعت ہے گوش محو نظارہ ہے چشم
شکر ہے لب پر روان دلمین خوشی خوب ہے

محفل بزم فلک تجہکو مبارک رہے
ہمکو یہی محفل پیر و صبی خوب ہے

جمع ہین علماے دین دین کے رکن رکین
انکے قدم سے یہان زیب وہی خوب ہے

ای مہ شعبان کی نوزدہم مرحبا
نیک ہے ساعت تری شان تری خوب ہے

تونے دکہایا ہمین آج وہ جشن نکاح
جسکا سجا اہتمام حسب دلی خوب ہے

نوشہ فرخ نہاد نام ہے عبد الرحیم
جسکی یہ باکرو فر جلوہ گری خوب ہے

منبع لطف و عطا صاحب فہم رسا
نیک خصائل سخی ابن سخی خوب ہے

والد نوشاہ تھے عبد صمد ذی ہمم
خلق و کرم مین جنہین نا موری خوب ہے

شاد رہین خوش رہین دولہ دولہن مدام
درگہ حق مین دعا اپنی یہی خوب ہے

مصرع تاریخ تم کیجیے رقم بادشاہ
شادی عبدالرحیم آج ہوی خوب ہے
۱۳[illegible]

قطعہ تاریخ کتخدائی شیخ امام صاحب ساکن تاڑپتری جو جناب ساہوکار عبدالرزاق میانصاحب مرحوم ساکن کٹرپہ کی دختر نیک اختر سے ہوی تھی۔

یہ کیا خوب تقریب شادی کی ہے
مسرت کی ہے ہر طرف دہوم دہام

مبارک سلامت کا ہے غلغلہ
شگفتہ ہین کیا کیا دل خاص و عام

تھے جو ساکن کڑپہ یک ساہوکار
جناب عبد رزاق والا مقام

ہوا عقد یہ انکی دختر کا آج
ہے داماد نیکو سیر نیک نام

اودہر تاڑپتری سے ہے کڑپہ ادہر
یہ دونون کا فرخندہ ہے انضمام

اودہر عمدہ تر ہے ہر یک کاروبار
ادہر اعلیٰ تر ہے ہر یک انتظام

اودہر جوش اخلاص و الفت ہے خوب
وفور تمنا ادہر لا کلام

عروس اور نوشہ کو رکھہ ای خدا | بصحت بشوکت بہ راحت مدام

اگر خواہش سال ہے بادشاہ
سنا دو - ہوی شادی شیخ امام
۱۲۸۲

قطعہ تاریخ جو جناب قادر محی الدین صاحب برادر زادۂ جناب ساہوکار عبد الرزاق میان صاحب مرحوم ساکن کڑپہ کی لڑکی کے عقد کیلئے لکھا گیا۔ جو عبد الصمد صاحب فرزند جناب عبد الواحد میان صاحب مرحوم ساکن کڑپہ سے منسوب ہوی تھی

چلی کس مسرت سے باد صبا | چمن آج ہے لہلہاتا ہوا
نہال آج ہر یک ہوا ہے نہال | ہر یک برگ سے ہے خوشی کا پتا
مسرت سے پھولا ہے ہر پھول یون | سماتا نہین پیرہن مین ذرا
کہین چشم نرگس ہے نظارہ باز | کہین لب ہین سوسن کے فرحت سے وا
کسی جا ہین غنچے تبسم کنان | کسی جا عنادل ہین نغمہ سرا
یہ رنگ آج گلزار کا دیکھکر | سبب دل سے پوچھا تو کہنے لگا
مرے دوست یکتا کہ ہے جنکی ذات | سراپا محبت سراپا عطا
بلند انکی کڑپہ مین ہے عز و شان | بلند انکی ہمت بلند حوصلہ
جو نام انکا قادر ہے اور محی دین | ہین بحر کرم کے دُر بے بہا
ہوا آج دختر کا انکی نکاح | یہ جلسہ یہ مجمع ہے اس عقد کا
نہین دل ہے کسکا مسرت پذیر | زبان پر نہین کس کے ہے مرحبا
ہے نوشاہ کا نام عبد الصمد | زہے نوجوان خوش ادا خوش لقا
نہ لکھون اگر سال تاریخ مین | مری نظم ہو جائیگی بے مزا

لب وجد سے طبع نے بادشاہ
خوشا عقد عبد الصمد - کہدیا
۱۲ ۸ ۲۸

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر نیک اختر جناب شیخ احمد صاحب ساکن ویلور

مکرم دوست میرے شیخ احمد
محبت مین ہین جو یکتائے افراد
سراپا مظہر اخلاص والفت
ہین اخلاق وکرم ان مین خداداد
سحاب فیض سے انکے ہمیشہ
دل احباب کا گلشن ہے آباد
ہزارون شکر ہے دختر کا انکی
ہوا ہے آج عقد نیک بنیاد
نمایان ہر طرف جوش طرب ہے
کوئی ہے جو نہین مسرور و دلشاد
مبارک باشد و باشد مبارک
خداوند بحق نون والصاد
رہین آباد یارب دولہ دلہن
بصحت عافیت با آل واولاد
زمانے کے حوادث سے رہین دور
انہین محفوظ رکھہ از چشم حساد

لکھا ہے سال ہجری بادشہ نے
مبارک ہووے شیخ احمد کو داماد
۱۲۹ھ

الیضاً

آج میرے دوست کی دختر کا ہے عقد نکاح
جوش پر ہے کسقدر فضل خداوند کریم
مصرع سال اسیمی تم سنا دو بادشاہ
عقد بنت شیخ احمد صاحب طبع سلیم
۱۱ ۱۹

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر نیک اختر جناب عبد العزیز احمد صاحب اپاتگری متوطن مدراس

ہوگیا عقد نکاح صبیہ عبد العزیز
کیون نہ ہم لائین بجا شکر وسپاس ایزدی
سال ہجری بادشہ کہدو ز روئے انبساط
واہ کیا فرخندہ یہ داماد ہے یوسف علی
۱۳ ۲ ۹

قطعہ تاریخ کتخدائی پٹیل احمد حسین صاحب خلف جناب پٹیل حاجی عبد الرحمن صاحب مرحوم متوطن پلیکنڈہ ضلع شمالی آرکاٹ

فضل سے حق کے ہوا نوشا آج
مظہر لطف وعطا احمد حسین
سال ہجری کیلئے ای بادشاہ
لکھ معزز کتخدا احمد حسین
۱۳ ۲

قطعہ تاریخ کتخدائی جناب آنریبل مولوی سید مرتضیٰ صاحب بہادر ساکن ترچنا پلی

ہوئی ہے آج میرے یک معزز دوست کی شادی	مبارک باد کی آواز ہے ہر سو ہر یک جانب
زروئے انبساط ای بادشہ سال مسیحی اب	کہا دل نے۔ ہمایون عقد سید مرتضیٰ صاحب

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر جناب احمد عبد الرحمٰن سیٹھ ساکن مدراس

دہوم مبارکبادی کی آج ہر یک سے خوب مچی	یعنے جلوہ آرا ہے شادی بنت احمد سیٹھ
یارب تیرا فضل ہے کیا دلہن ہے فرحت حد سے سوا	خوب مسرت افزا ہے شادی بنت احمد سیٹھ

سال کا اسکے تھا جویان بادشہ اخلاص نشان
کہدیا دل نے۔ زیبا ہے شادی بنت احمد سیٹھ

قطعہ تاریخ کتخدائی سید قادر محی الدین صاحب تاجر پارچہ ساکن پدوتور ضلع کڑپہ

باغ پدوتور مین آئی بہار	شاہدان گل کی نیرنگی ہے خوب
شاخ گل پرکس ادا سے بار بار	آج بلبل کی نواسنجی ہے خوب
چل رہا ہے بادہ عشرت کا دور	چشم نرگس مین سیہ مستی ہے خوب
گوش گل ہوجائے متوجہ نہ کیون	بے زبان سوسن بہی اب کہتی ہے خوب
آج پدوتور ہے دار السرور	منعقد یہ محفل شادی ہے خوب
صرف فرحت ہی نہین ہر دلمین آج	ساتھ اسکے جوش الفت بہی ہے خوب
بنگیا نوشاہ قادر محی دین	طبع مین جسکے ہر یک خوبی ہے خوب
بامروت بامتانت نوجوان	صورت و سیرت مین لاثانی ہے خوب
جسکے مامون پہولے فخر الدین ہین	نیکخوئی جن مین حق نے دی ہے خوب
دہوم ہے ہر جا مبارکباد کی	خوشنما ساعت یہ کیا آئی ہے خوب
دولہ دلہن شادمان یارب رہین	خوشنما ساعت بہی یہ کیسی ہے خوب
مصرع تاریخ سننے کے لئے	آرزو پیرو جوان نے کی ہے خوب

تم سنادو بادشہ از روے واہ
عقد قادر محی دین نامی ہے خوب

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر جناب مولینا مولوی الحاج حکیم سید شاہ محمد فخر الدین صاحب فخری نقوی میلاپوری مدراسی

چشم بد دور یہ کیا محفل ہے	یہ طرب کسلئے پھیلی ہے آج
جسطرف دیکھو ادہر عالم مین	بارک اللہ کی شادی ہے آج
خلق کیون جمع ہے مثل انجم	قدر کس ماہ نے پائی ہے آج
جابجا دور می عشرت ہے	کون اس بزم کا ساقی ہے آج
کشور دل سے طرب کہتی ہے	خوب تجہپر مری شاہی ہے آج
مٹگیا حرف غلط بن کے الم	خوش نما صفحۂ ہستی ہے آج
میرا ممدوح ہے جو آل نبی	مولوی فخری نامی ہے آج
صاحب علم ہے اور صاحب فضل	مایۂ فخر و مباہی ہے آج
جامع جملہ کمالات ہے وہ	معترف ساری خدائی ہے آج
اسکی دختر کا ہوا آج نکاح	فضل حق لامتناہی ہے آج
فخر شادی کو ہے جس شادی پر	کیسی دلچسپ یہ شادی ہے آج
خوف ہے چاک نہ ہو جامۂ تن	تن مین فرحت یہ سمائی ہے آج
رخ نوشہ پہ سعادت کی ضیا	مثل خورشید چمکتی ہے آج
عقد کا طرز یہ ماشاء اللہ	رہبر سنت نبوی ہے آج
گل و بلبل کے لوازم سے بہری	خوب یہ نظم انوکہی ہے آج
خوش و خرم رہین دولہ دلہن	یہ دعا تجہسے الہٰی ہے آج
ہمکو مقصود ہمیشہ انکی	عمر و دولت کی ترقی ہے آج

بادشہ تم یہ سنادو تاریخ

شادی صبیۂ فخری ہے آج
۱۳۰۱ ھ

ایضاً

بادشہ خوب ہے یہ عقد نکاح
کون ہے وہ جو نہین ہے دلشاد
کہد و تاریخ زروئے اخلاص
فخری صاحب کو مبارک داماد
۱۳۰۱ ھ

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر جناب عبدالعظیم احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن متوطن مدراس

میرے محب کے دختر کا ہے عقد نکاح
جوش پہ ہے اب فضل و لطف رب کریم
سال لکھو ای بادشہ اخلاص نشان
ہے یہ زیبا شادی بنت عبدعظیم
۱۳۰۱ ھ

قطعہ تاریخ کتخدائی محمد خلیل الرحمن صاحب خلف جناب ابوالعرفان شاہ محمد عبدالرحمن صاحب فاروقی تسلیم

للہ الحمد بفضل یزدان
آج بر آیا ہے دل کا ارمان
آج شاداب ہے باغ امید
آج ہے رحمت حق کا باران
آج بشاش ہین سارے احباب
آج مسرور ہین سب پیر و جوان
آج موجود ہین سب اہل کمال
آج سب جمع ہین ذی عزت و شان
زیب و زینت ہے فدا محفل پر
اور طرب کہتی ہے مین ہون قربان
میرے یک دوست جناب تسلیم
عبد رحمن معارف عنوان
مصدر خلق و ادب اہل ذکا
اور ہین مظہر علم عرفان
سب کمالات کے جامع ہین وہ
وصف انکا نہین محتاج بیان
انکے فرزند کی شادی ہے آج
سب اسی کا ہے یہ ساز و سامان
کیا جوان بخت جوان سال ہے وہ
نوشہی نام پہ جسکے نازان
جسکے چہرے سے ہین ما شاء اللہ
ارجمندی کے سب آثار عیان
جو ہر اسکے ہین خورشید اللہ
فاضل دین ہین یکتائے زمان
دولہ دلہن کو الہی دیجے
صحت و عافیت و حفظ و امان

ان مین اخلاص ومحبت ہو فزون	روز وشب شام وسحر ہر ہر آن
جیسے یوسف کے زلیخا تھے انیس	جیسے موسیٰ سے صفورہ شادان

بادشہ نے یہی لکھی تاریخ
محفل عقد خلیل الرحمان

قطعہ تاریخ کتخدائی دختر نیک اختر جناب عبدالعزیز احمد صاحب اپا تگری متوطن مدراس

آج آئی ہے مسرت کی بہار	خوب شاداب ہے صحن گلزار
گل ہین خندان تبسم غنچے	بلبلین کیون نہون سوجان سے نثار
شاخ سے شاخ گلے ملتی ہے	جیسے میخوار سے باہم میخوار
زنگ نرگس ہے وہ چشم بد دور	ہمہ تن آج ہے وقف دیدار
تحفۂ نکہت گل کی تقسیم	کرتی ہے آج صبا ہر یک بار
پاسبان کیون نہو ہر جا نرگس	منعقد ہے شہ گل کا دربار
وصف گل مین ہے یہانتک مصروف	لال بلبل کی ہوی ہے منقار
دیکھکر سرو کی ثابت قدمی	دل قمری ہے تصدق ہر بار
وصف گل ایک بھی پورا نہوا	رکھی سوسن نے زبان گرچہ ہزار
نسترن اور نسرین کی مہک	مشک وعنبر کو بنادی بیکار
تہا تعجب مرے دل کو ناگاہ	باغبان نے یہ کہی وجہ بہار
عبدستار کا اب عقد ہوا	ہے اسی کے یہ خوشی کی بہمار
رخ نوشہ سے نمایان بالکل	نیک بختی کے ہین عمدہ آثار
تہا پدر ساکن کہنبم اسکا	تاجرون مین تہا معزز بسیار
نام جسکا ہے محمد جعفر	بہائی نوشہ کا ہے عظمت آثار
وصف نوشہ کے ہنر کا کیا ہو	جسکا شہرہ ہے ہر یک شہر ودیار

نامور ہے وہ اسسٹنٹ سرجن جسکے مالوف صغار اور کبار
نام ہے عبد عزیز احمد مظہر خلق ہے ذی عز و وقار
نیک دل عبد رحیم عبد عظیم بہائی نوشہ کے خسر کے ہین شمار
یک وکیل ایک اسسٹنٹ سرجن دونون ذی رتبہ ہین نزد سرکار
الغرض آج شریک محفل اور موجود ہین سب خویش وتبار
ان سے محفل کو ملی عزت وشان ان سے محفل بھی ہوی زینت دار
ہو مبارک یہ مبارک تقریب ہر دم و لحظہ ہر یک لیل و نہار
رہین دلشاد عروس و نوشاہ رہین باہم وہ انیس و غمخوار
آل و اولاد سے آباد رہین یہ دعا حق سے ہے سبکی ہر بار
بادشہ خواہش تاریخ مین اب تا کجا اپنے سخن کا طومار

سال یہ بے سر اندیشہ لکھو
مرحبا شادی عبد الستار

یہ نظم اور قطعہ تاریخ کتخدائی دختر جناب مالگنی محمد یعقوب صاحب متوطن وانمباڑی کیلیئے حسب فرمائش
اراکین انجمن خیرخواہ عام گونڈپور لکھے گئے

آیا ہے موسم گل گلشن مین با مسرت نغمے ہین بلبلون کے دلچسپ بے نہایت
پہولونکا پہولنا یا غنچون کا مسکرانا کرتا ہے کیا دوبالا گلشن کی زیب و زینت
شاخین ہر یک شجر کے مستانہ جہومتے ہین کیا چل رہا ہے دور صہبائے فرح و بہجت
باد صبا خرامان ہے آج کس ادا سے سوسن ہے مدح گو اور نرگس ہے محو حیرت
گلشن مین باغبان سے پوچھی جو وجہ اسکی اس جشن کی ہوی ہے یون منکشف حقیقت
حاجی ملنگ عبد الرحمن جو باوقار ہین نبسی کا عقد انکے ہے جسکی یہ بشاشت
داماد حاجی صاحب یعنے حیات پاشا ہمزلف کی ہے انکے دختر یہ نیک طینت

داماد اور خسر کی توصیف کیا کرین ہم
مشہور خلق ہر جا دونون کی ہے تجارت

خلق و کرم مین دونون عالم مین ہین یگانہ
منظور اونکو ہر دم ہے قوم کی حمایت

تعلیم کیلئے وہ روپئے دئے ہزارون
والا ہے بذل انکا عالی ہے انکی ہمت

اہل وطن ہین انکے مالوف جان و دل سے
ہے نقش انکے دل مین اپنے وطن کی الفت

یہہ انجمن ہماری ہے خیر خواہ اونکی
محسن ہین وہ ہمارے ہم پر ہے انکی منت

تعریف محسنون کی ہے فرض انجمن پر
انکے ہر یک خوشی مین لازم ہے اپنی شرکت

ہم اہل انجمن اب از راہ جوش اخلاص
اس نظم تہنیت کو کرتے ہین پیش خدمت

کس کر و فر کی ہے یہہ تقریب اللہ اللہ
ہین جمع کیسے کیسے ذیجاہ ذی وجاہت

ہے انتظام عمدہ اور اہتمام اچھا
ہر کام باسلیقہ ہر امر با متانت

دلہن کے جو پدر ہین یعقوب صاحب جاہ
ذیجاہ ذی مروت خوش خلق خوش طبیعت

یارب رہین ہمیشہ دلشاد دولہ دلہن
حفظ و امان مین اپنے رکہہ انکو تو سلامت

مقصود بس یہی ہے ہم اہل انجمن کا
اس نظم کو عطا ہو مقبولیت کی خلعت

قطعہ تاریخ

دختر یعقوب صاحب کا ہوا عقد نکاح
شادمان خندان نظر آتے ہین خویش و اقربا

بادشہ کو جب ہوا تاریخ شادی کا خیال
کیا مبارک کتخدا ہے - آسمان نے کہدیا

۱۳۲۲ھ

نظم تاریخی کتخدائی دختر جناب الحاج محمد عثمان صاحب مرحوم ساکن دہوبی پیٹھ واقع مدراس

شکر خالق نہ کیون کرین ہر دم
ہم پہ کیا کیا ہین اسکے فضل و کرم

اور نعت رسول ہر دو جہان
رحمت دل ہے اور سرور جان

بنت حاجی محمد عثمان کی
آج کس دہوم سے ہوی شادی

جتنے ممدوح کے ہین فرزندان
سب ہین سرگرم اہتمام یہان

کوششون کا ہے انکی خوب اثر — کیون نہ خوش ہوگی انسے روح پدر
عبدحی ہے جو نام نوشہ کا — اس سے آتی ہے زندگی کی ضیا
طالب العلم ہے وہ ایف اے کا — نیک خو نیک دل ہے نیک ادا
پائے بی اے کا کیون نہ وہ اعزاز — خلق مین کیون نہوگا وہ ممتاز
نیک اوصاف سے منور ہے — اور وطن اسکا مچھلی بندر ہے
ہے خدا سے دعا یہ شام و پگاہ — دولہ دولہن ہون شادمان دلخواہ
ان پہ رکھہ یا خدا کرم کی نظر — تا خوشی مین ہو انکی عمر بسر
ان مین اخلاص دے محبت دے — تندرستی کی انکو نعمت دے
شوق تاریخ جبکے دلمین ہو — بادشہ ان سے تم یہی کہدو

مصرع سال ہے ای نیک مزاج
واہ یہ خوبتر نکاح ہے آج
۱۳۴۳ھ

تاریخات ولادت

قطعہ تاریخ تولد دختر جناب محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب متوطن مدراس موسوم بہ رقیہ بی بی مدعمرہا

بفضل خدا میسر داماد کے گھر — تولد ہوی دختر نیک اختر
ہوی فکر تاریخ جب بادشہ کو — کہا دل نے پیدا ہوی نیک دختر
۱۳۴۲ھ

قطعہ تاریخ تولد دختر جناب مولوی خطیب محمد عبیداللہ صاحب ساکن محلہ گوبندپور وانمباڑی

جوش پر کیا فضل حق کی ہے بہار — آج شادابی ہے گلشن مین عجیب
شاہد گل کو ہے رنگینی عطا — چشم نرگس کو ہے نظارہ نصیب
بوئے گل لاتی ہے گل سے یون صبا — جیسے نائب لائے پیغام منیب
کیون نہ ہر یک گوش گل محظوظ ہو — شاخ گل منبر ہے ہر بلبل خطیب
دختر اب پیدا ہوی اسکے مکان — ذی لیاقت ہے جو یک میر حبیب

دل پہ ہے احباب کے فرحت فزون — اور لب پر شکر خلاق مجیب
کوئی مصروف مبارک باد ہے — کوئی دیتا ہے دعا آکر قریب
کوئی کہتا ہے یہی با ذوق و شوق — مین گل تاریخ کا ہون عندلیب

بادشہ کہد وز روئے انبساط
بنت نیکو ہے عبید اللہ خطیب

ایضاً

عبید اللہ خطیب ذی وجاہت کے مکان مین آج — ہوی پیدا جو دختر ہر طرف جوش مسرت ہے
تلاش سال تھی ای بادشہ آئی صدا دل سے — صفیہ بی بی عالی بخت یہ سال ولادت ہے

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب وی محمد ابراہیم صاحب ساکن محلہ گوبندپور واقع وانمباڑی

کرم فرما ہین میرے دوست میرے ہموطن میرے — ہے جنکا نام ابراہیم صاحب نیکخو ذی جاہ
نہ کیون پیدا ہو جوش شادمانی دل مین ہر یک کے — ہوا پیدا مکان مین انکے اب فرزند رشک ماہ
خلیل اللہ رکھا نام اسکا سب لگے کہنے — پسر جز و پدر ہے ہو گیا ثابت یہان واللہ
الٰہی چتر سر پر اسکے ہو مان باپ کا قائم — ترقی عمر مین صحت مین اسکے دیجیے دلخواہ

لکھو ای بادشہ یہ مصرع سال ولادت اب
بحمد اللہ پسر نیک طالع ہے خلیل اللہ

ایضاً

ترے فضل کی آبیاری سے یارب — ہر یک نخل امید پھولا پھلا ہے
ہین میرے محب ایک اخلاص مظہر — کیا انکو فرزند تو نے عطا ہے
مسرت کی ہے دہوم فرحت کا سامان — مبارک سلامت کی ہر سو صدا ہے
محمد خلیل اللہ نام اسکا زیبا — پسندیدہ و دلکش و دلربا ہے

کہا مصرع سال یون بادشہ نے

خلیل خدا آج پیدا ہوا ہے

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب سید شاہ محمد صاحب قادری متخلص تسلیم نسبتی برادر جناب ساہوکار عبد الرزاق میانصاحب مرحوم ساکن کڑپہ

مبارک مبارک ہوای شہ محمد
پسر یہ نکو فال سلطان محمود

تو اوج لیاقت کا ہے مہر تابان
ہے یہ ماہ تمثال سلطان محمود

تری ذات والا ہے مدلول اسکی
شرف پر ترے دال سلطان محمود

شجر کو ثمر گل کو بو حق نے تجھکو
دیا ہے بہ افضال سلطان محمود

نہ محتاج ہے میری مدح وصفت کا
ہے محمود ہر حال سلطان محمود

مخاطب ادہر ہو کے کہتا ہون اب
ای فرخندہ منوال سلطان محمود

ولادت سے ہے تیری کسدرجہ فرحت
ہے ہر فکر پامال سلطان محمود

فدا نقد جان تجھپہ مادر پدر کا
زر و مال کیا مال سلطان محمود

بصحت بہ حشمت رہے شاد و خرم
الٰہی مہ و سال سلطان محمود

پدر اور مادر کے سایہ مین دائم
رہے باصد اجلال سلطان محمود

لکھو بادشہ تم یہ سال ولادت
ہے زیبا خوش اقبال سلطان محمود

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب سید حسین صاحب عرف مولنا ساکن وانمباڑی

محب ہین میرے جو سید حسین مولنا
ہین بحر خلق و مروت کے بے بہا گوہر

ہر یک ہے لطف وعنایت کا انکے گرویدہ
وطن مین اپنے وہ ہر دلعزیز ہین یکسر

خدا کا شکر بصد آرزو بصد ارمان
ہوا ہے آج تولد مکان مین انکے پسر

الٰہی جیسا مبارک ہو یہ پسر انکو
پسر کو آج مبارک ہون یہ پدر مادر

خبر خوشی کی یہ سنتے ہی بادشہ مین نے

لکھا ہے سال ولادت - نوید لخت جگر ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ تولد رضیہ بی بی مدعمرہا بنتی برادرم مولوی احمد حسین صاحب یم یے بی یل معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

خواجہ الطاف حسین نامی کو	ہوی پیدا جو دخت نیک اوصاف
بادشہ نے لب بشاشت سے	کہدیا سال - دختر الطاف ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ تولد محمد عبد القدیر مدعمرہ فرزند برخوردار خطیب محمد عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ الواہب

اللہ نے افضال سے اپنے دیا پوتا مجھے	سب خویش اور احباب کو ہے آج کیا فرحت مزید
تاریخ کی ہے جستجو تمکو اگر ای بادشاہ	کہدیجے - اب پیدا ہوا ابن خطیب عبد الرشید ۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند دلبند برادرم مولوی احمد حسین صاحب یم - یے بی یل معتمد پیشی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

حق نے دیا ہے سیرے برادر کو نور عین	کیا کیا سرور بخش دل دوستان ہے یہ
فی الفور بادشاہ نے سال اسکا لکھدیا	حید حسین واہ سعادت نشان ہے یہ ۱۳۲۸ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب حاجی محمد موسیٰ سیٹھ ولد جناب حاجی عیسیٰ سیٹھ متوطن بنگلور

مبارک ہو ای موسیٰ سیٹھ تمکو	دیا حق نے سعادت مند لڑکا
بہت دن سے پسر کی تھی تمنا	ہزاران شکر اب مقصد بر آیا
فراست اسکے رخ سے جلوہ گر ہے	جبین سے ارجمندی ہے ہویدا
ترقی پر نہ کیون ہو مال و دولت	ہے وہ ہمنام عثمان غنی کا
طفیل جامع القرآن یقین ہے	وہ لڑکا جامع اوصاف ہوگا
عزیز و اقربا مسرور ہیں آج	شگفتہ ترہین دلہائے احبا
عطا نعمت ہے حق سے شکر ہم سے	وہ شایان اسکو ہے یہ ہمکو زیبا
یہی ہردم دعا ہے اس پسر کو	سلامت رکھہ سلامت رکھہ خدایا

ہمیشہ یہ نہال باغ امید
رہیں مادر پدر دلشاد اس سے
رہے آب کرم سے تیرے تازہ
فدا ہوں اسپہ وہ یہ انکا شیدا

پے سال ولادت **بادشہ** سے
کہا ہاتف نے۔ برخوردار ہو سی ۱۳۲۹ھ

قطعہ تاریخ تولد رحیم النسا بی بی دختر برخوردار خطیب محمد عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ الواہب

اب رحیم النسا ہوئی پیدا
بادشہ نے لکھا یہ مصرع سال
کیوں نہ ہوں خویش واقربا شاداں
بنت عبد الرشید نیک عنوان ۱۳۳۰ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند جناب ملیالم عبد الرحیم صاحب متوطن وانمباڑی مسمی بہ عبد الحمید مد عمرہ

کیا تشکر ہو تیرا ادا ہم بندگوں سے اے خدا
ہر ذرہ تیرے فضل سے عالم میں گلشن بنگیا
یک دوست میرا نامور عبد الرحیم نیکخو
عربی و اردو فارسی ٹامل ہیں اور انگلش ہیں بہی
اس کا معظم ہے پدر جو یم۔ امین الدین نام
خوش قسمتی سے اندنوں اوسکو ملا فرزند نیک
ماہ ربیع الآخر میں تاریخ تہی چہبیسویں ۲۶
خویش و اقارب ہوگئے یکسر خوشی سے باغ باغ
نام اس پسر کا جسطرح رکہا گیا عبد الحمید
مسرور رکہ صبح و مسا آفات سے اسکو بچا
تیرا کرم بے انتہا احسان ہے تیرا عمیم
ہر قطرہ تیرے لطف سے دریا میں ہے در یتیم
ملیالم اسکے گہر کا ہے مشہور ترا اسم قدیم
خاصی لیاقت اسکو ہے رکہتا ہے وہ طبع سلیم
ذی تجربہ تاجر ہے وہ خوش خلق ہے مرد فہیم
چہرہ سے جہلکے ہے عیاں نور سعادت مستقیم
اور روز شنبہ کا تہا نعمت یہ پائی ہے عظیم
پہیلا ہے مثل بوئے گل یہ مژدۂ فرحت شمیم
وصف حمیدہ سطرح دے اسمیں ای رب کریم
یارب یہ کرتے ہیں دعا ہم تجہہ سے باقلب صمیم

ای **بادشاہ** خیر خواہ کہہ دو لب اخلاص سے
سال ولادت ہے یہی۔ زیبا گل باغ رحیم ۱۳۳۱

قطعہ تاریخ تولد کریم النسا بی بی دختر برخوردار خطیب محمد عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ الواہب

کریم النسا آج پیدا ہوئی ہے
کہا بادشہ نے سن معجمہ یون
یہی کہتے ہین اقربا سب مبارک
زہے دخت عبدالرشید اب مبارک

تاریخات بسم اللہ خوانی و ختان

قطعہ تاریخ بسم اللہ خوانی محمد صالح بادشاہ نور چشم جناب مولنا عبد السبحان صاحب متوطن مدراس

جناب عبد سبحان ذی لیاقت مجمع اوصاف
ہوی بسم اللہ خوانی آج نور العین کی انکے
زہے تقریب جس پر خود مسرت آج ہے نازان
نہ کیونکر جوش پر دریا ہو فضل و رحمت حق کا
سفیر روم کے داماد میر دوست لاثانی
نشاط و بہجت و فرحت کی ہے کیا کیا فراوانی
تکلف وہ کہ جس سے خود تکلف کو ہے حیرانی
زبان خلق سے بہر دعا ہے گوہر افشانی

ہوی تاریخ کی ای بادشہ جب جستجو مجھکو
صدا ہاتف نے دی۔ ہے یہ ہمایون تسمیہ خوانی

قطعہ تاریخ ختان برخوردار ممدوح

رسم ختان کی ہے پسر کی ادا
طبع مین کسکے نہین جوش نشاط
لب پہ نہین کس کے ہے شکر خدا
آج مرے دوست نے باعز و شان
کون ہے جو آج نہین شادمان
محو دعا اب نہین کس کی زبان

تحفہ تاریخ تم ای بادشاہ
پیش کرو۔ واہ مبارک ختان

ایضاً

ہے آج ختان ابن عبد السبحان
تاریخ لکھی ہے بادشہ نے فی الفور
آثار مسرت ہین ہر یک جا واضح
زیبا ہے یہ ختنہ محمد صالح

قطعہ تاریخ گلپوشی ختان فرزند جناب پٹیل عبد الرزاق صاحب متعلقہ افسر متوطن وانمباڑی

مونس من عبد رزاق وشیل
مرحبا تقریب گلپوشی یہ آج
کیا سعادتمند ہے تیرا پسر
خوب ہے محفل کا حسن انتظام
چل رہی ہے فرح وبہجت کی نسیم
فکر بہر سال ہے لازم ہمین

آج تیرے گھر یہ جلسہ خوب ہے
بہجت افزا جلوہ آرا خوب ہے
اختر طالع چمکتا خوب ہے
مجمع احباب کیسا خوب ہے
غنچہ خاطر شگفتہ خوب ہے
طبع مین جوش تمنا خوب ہے

بادشہ کہدو زروئے انبساط
رسم گلپوشی یہ زیبا خوب ہے

قطعہ تاریخ بسم اللہ خوانی برخوردار محمد عبد الودود عرف امیر جان سلمہ فرزند جناب حاجی حکیم محمد عبد الباسط صاحب متوطن مدراس

فضل سے حق کے اندنون دہوم طرب کی ہے مچی
حاجی حکیم خوش صفات نیک نہاد نیک ذات
انکے ہے نور عین کی تسمیہ خوانی کی خوشی
دیجیئے اس پسر کو ای خالق ذو الجلال تو

آتی ہے تہنیت کی اب دیکھیئے ہر طرف صدا
وہ جو ہین عبد باسط اب مظہر الفت و وفا
لب پہ کسی کے آفرین کہتا ہے کوئی مرحبا
عمر دراز وصحت وفہم وفراست و ذکا

سال کی تھی تلاش جب خامہ بادشاہ نے
عبد ودود کی ہے آج تسمیہ خوانی لکھدیا

نظم تاریخات وفات

یہ نظم درد انگیز جناب مولینا مولوی محی الدین صاحب فقیہ ویلوری مرحوم کے حالات مین لکھی گئی حضرت مرحوم کی وفات کے اظہار تاسف پر مسجد محلہ قلعہ واقع وانمباڑی مین مجلس جو منعقد کیگئی تہی اس مین پڑہی گئی اور اسکو جناب سیاہوکار حاجی عبد الصمد صاحب متوطن وانمباڑی نے چھپواکر تقسیم فرمایا

آئی ہے کیسی غم کی خزان واصیبتا
مرجھا گیا ہے باغ جہان واصیبتا
غنچون سے بیکلی ہے عیان واصیبتا
ہر گل ہے چاک سینہ یہان واصیبتا
نرگس ہے آج چونک پڑی اپنے خواب سے
سنبل تنگ آ ہی گیا پیچ و تاب سے
حالت یہ عندلیب کی ہے اضطراب سے
نغمے کے بدلے نوحہ کنان واصیبتا
سوسن کو جوش غم نے کیا بے زبان ہے آج
رو رو کے خون سرخ رخ ارغوان ہے آج
نخل الم کا سروسہی پرگمان ہے آج
ہے قمریون کے ورد زبان واصیبتا
ویلورمین تہا یعنی جو ایک شیخ نامدار
چہرہ سے جسکے شان ولایت تہی آشکار
تہا محی دین فقیہ سے موسوم ذیوقار
دنیا سے ہوگیا وہ روان واصیبتا
علم وکمال مین تہا وہ علامۂ شہیر
تہا زہد و اتقا مین وہ یک فرد بےنظیر
کسدرجہ فیضیاب تہے اس سے جوان وپیر
ہے اب کہان وہ فیض رسان واصیبتا
ماہر فقط نہ علم شریعت سے ہی وہ تہا
تہا بلکہ سارے اہل حقایق کا مقتدا
سینہ تہا اسکا مخزن اسرار کبریا
کیا پر اثر تہا اسکا بیان واصیبتا
ہردم کہلا تہا وعظ ونصائح کا اسکے باب
اعمال بد سے سب کو دلاتا تہا اجتناب
صد حیف ایسا اوج ہدایت کا آفتاب
زیر زمین ہوا ہے نہان واصیبتا
تہا وہ خلیفہ حضرت شہ محی دین کا
شہ رکن دین ہی کا ہے تلمیذ با صفا
غم اسکے انتقال کا کسکو نہین ہوا
مضطر ہین سارے خرد وکلان واصیبتا
پابند ذکر حق تہا عجب اسکا حال وقال
مصروف تہا اسی مین وہی اسکو تہا خیال
نفرت ہر ایک تکلف دنیا سے تہی کمال
تہا کیسا متقی زمان واصیبتا
چرچا تہا اسکے زہد کا ہر ملک مین مزید
آتے تہے دور دور سے عالم بشوق دید
شبلی کہون مین اسکو یا شیخ بایزید
تہا فخر عابدان جہان واصیبتا
تہا وہ مسافرون کا خبرگیر صبح وشام
ہر وقت انکو آپ ہی پہنچاتا تہا طعام

بیمار ہون تو انکی دوا کا بھی اہتمام
کرتا تھا خود وہ بادل وجان وا مصیبتا

قارورہ لیکے آہ مسافر مریض کا
نزد طبیب جاتا تہا لاتا تہا خود دوا

ہمدردی اس سے کرتا تھا بے حد و انتہا
تھا کام یہ نہ اسکو گران وا مصیبتا

مرغوب اسکے طبع کو اچھی غذا نتھی
پہنا نہ تھا کبھی کوئی عمدہ لباس بھی

سچ بات یہ ہے اسکو نہ منظور تھی کبھی
دنیا کی کوئی عزت و شان وا مصیبتا

آتا تھا مالدار اگر کوئی اسکے پاس
ہر عیب اسکا اسکو جتاتا وہ حق شناس

حق بات کہنے مین تہا کسی سے نہ کچھ ہراس
حق گو پھر ایسا ہوگا کہان وا مصیبتا

وہ بے ریائی نفس کی وہ عجز و انکسار
رونا وہ اسکا خوف الہی سے زار زار

وہ حلم وہ وقار وہ اخلاق بیشمار
کس کس صفت کو کیجیے عیان وا مصیبتا

تیرہ سو سولہ تہا سن ہجری ای نیکنام
تہا آشکار غرۂ ذوالحج بہ احترام

روز چہارشنبہ قریب نماز شام
نکلی ہے اسکے جسم سے جان وا مصیبتا

دیکھین کہان پھر ایسے ولی خدا کو ہم
پائین کب ایسے فاضل دین ہدا کو ہم

ڈھونڈین کہان یہ متقی و پارسا کو ہم
کیونکر کرین نہ آہ و فغان وا مصیبتا

بے نفس و بے ریا کوئی ایسا بشر کہان
یون خوف حق کا دین کسی کے اثر کہان

ناصح کہان پھر ایسا ملے راہبر کہان
پائین کہان ہم اسکا نشان وا مصیبتا

افسوس کیسے نعمت عظمی کو کھو دئے
افسوس قدر اسکی نہ زنہار ہم سکے

افسوس کیسے عالم غفلت مین ہم رہے
خجلت سے وہ یہ دل ہے طپان وا مصیبتا

ہم سے ہوی نہ اسکے خصائل کی پیروی
ہمکو ہوی نہ اسکی نصائح سے آگہی

ہم منہمک ہین حیف بہ لذات دنیوی
عقبیٰ مین کیون ہو ہمکو امان وا مصیبتا

حرمت سے اس بزرگ کے ای رب دوسرا
تو بخش دے گناہ ہمارے بصد عطا

کیا لکھے بادشاہ یہ پر درد ماجرا

خامہ ہوا ہے اشک فشان وا مصیبتا

قطعہ تاریخ وفات جناب محمد فخر الدین صاحب ویلوری غفر لہ الباری

بجمع اوصاف استاد و ادیب	عالم باقی کو جب راہی ہوئے
یون لب افسوس سے نکلا ہے سال	فخر دین صد حیف دنیا سے چلے

قطعہ تاریخ انتقال نواب فصیح الملک داغ دہلوی استاد حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ جو اخبار نیر آصفی مدراس مطبوعہ ۹ مارچ ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تہا

دار فانی سے سوئے دار بقا	حضرت داغ نے کیا ہے سفر
یک دکن کیا ہے سارا ہندوستان	نظر آتا ہے رنج کا منظر
پھر کہان پائین ایسا اہل کمال	دیکھین کب ایسا ہم سخن گستر
اسکی تربت پہ ہو نزول مدام	رحمت خاص خالق اکبر

بادشہ نے لکھا یہ سال وفات
آہ کیا داغ دیگئے دل پر

ایضاً جو اخبار مخبر دکن مدراس مین شائع ہوا تہا

جن نے پوچھا ای شب عید الضحیٰ	رنج و غم سے کیون ہے تو مانوس آج
اس کا یہ ماتم یہ کیا ہے وا اتعجب	تو نے کیون پہنا سیہ ملبوس آج
ہے مبدل غم سے کیون تیری خوشی	طرفہ ہے یہ حالت معکوس آج
یون کہا اسنے کہ مین کیا چیز ہون	یک جہان کو رنج ہے محسوس آج
ن اس غم سے نہین ہے داغدار	بنگیا ہر دل پر طاؤس آج

کیا نہین تجہکو خبر ای بادشاہ
داغ کی رحلت ہوئی افسوس آج

قطعہ تاریخ وفات نواب سید فتح علی خان بہادر سی ایس آئی - نواب بیکن علی غفر لہ جو اخبار

مخبر دکن مدراس مطبوعہ ۳ مئی ۱۹۰۵ء مین شائع ہوا تہا اور بوساطت ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب ولیعہد بہادر نواب بنگن پلی کی خدمت مین بہیجا گیا تہا۔

کیا کہئے ای ریاست بنگن پلی تجہے
صد حیف آج کیون تری حالت خراب ہے

والی ترا رئیس ترا حکمران ترا
اب اوٹھ گیا جہان سے یہ کیا انقلاب ہے

سینتیس ۳۷ سال تجہ پہ جو فرمان روا رہا
افسوس آج زیر زمین محو خواب ہے

کس درجہ دوست دولت برطانیہ کا تہا
جسپر دلیل سی آئی ایس۔ وآئی کا خطاب ہے

بذل وکرم کی اسکے نہ تہی کوئی انتہا
اسکی عنایتون کا نہ کوئی حساب ہے

مانند ابر کون نہین آج اشکبار
سیماب وار کسکو نہین اضطراب ہے

معمور آج دلین ہر یک خاص وعام کے
حسرت ہے درد ویاس ہے اور پیچ وتاب ہے

یارب ہو اسکا خلد مین اعلیٰ ترین مقام
یہ التجا یہ آرزوئے شیخ وشاب ہے

ای کلک بادشاہ پئے سال عیسوی
لکھ۔ انتقال فتح علی خان نواب ہے
۱۹۰۵ء

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم محمد اعظم صاحب مہکری ساکن چتور جو حسب ایمائے جناب مولوی حکیم سید شاہ محمد فخر الدین صاحب فخری نقوی میلاپوری مدراس لکہا گیا اور اخبار جریدۂ روزگار مدراس مین شائع ہوا

حکیم ذیشان لئیق دوران محمد اعظم تہا نام جسکا
وطن مین ہر دلعزیز ایسا بہلا ہمین کوئی اب بتادو

ہوی ہے اسکی وفات جبدم فلک سے ای بادشاہ مجہکو
صدا یہ آئی ہے۔ این جہان سے محمد اعظم گئے۔ سنادو

قطعہ تاریخ وفات جناب مولوی قاضی قادر محی الدین صاحب المتخلص بہ اظہر ساکن پیارم پیٹھہ ضلع شمالی آرکاٹ

چل بسے دنیا سے ہے ہے شاعر شیرین کلام
ابر رحمت سائبان ہو قبر پر شام و پگاہ

جستجو تاریخ کی تہی دل نے بولا فی البدیہہ
رحلت قادر محی الدین ہے افسوس آہ

قطعہ تاریخ وفات حضرت شمس العلما مولنا مولوی شاہ محمد رکن الدین صاحب قادری ویلوری

نور اللہ مرقدہ جو اخبار مخبر دکن مدراس مین شائع ہوا تہا

حسرتا ای لبستم ماہ صیام — صبح محشر تیری گو یا صبح تہی
تونے دکہلایا وہ غمگین واقعہ — دہوم جسکی سارے عالم مین مچی
کون اس غم سے نہین ہے اشکبار — کسکو اب حاصل نہین رنج دلی
چاک سینہ ہے کسیکا مثل گل — شکل غنچہ ہے کسیکو بیکلی
کوئی ملتا ہے کف افسوس و غم — کوئی حیران ہے پریشان ہے کوئی
یعنے یک شیخ زمن راہی ہوا — جانب عقبی بحکم ایزدی
مہر کے مانند روشن جسکا نام — شاہ رکن الدین محمد قادری
سید السادات عالی منزلت — جان زہرا و علی آل نبی
مولوی حاجی و مرشد رہنما — مجمع اوصاف صوری معنوی
مثل جود مرتضی تہا جسکا جود — خلق جسکا مثل خلق احمدی
تہا مجسم وہ سراپا خلق کا — یک جہان گرویدہ اسکا واقعی
جابجا اسکے مرید و معتقد — ہین ہزارون سیکڑون پیر و صبی
جمع تہے اسکے جنازہ پر جو لوگ — کم سے کم چہے الف کی تعداد تہی
جلسہ ہائے تعزیت ہر شہر مین — ہو رہے ہین ہونگے اسپر اور بہی
موت ایسے شیخ دین کی ناگہان — ہے ہماری قوم کی بد قسمتی
یا الہی اسکی روح پاک پر — اب ہو نازل دمبدم رحمت تری
جنت الفردوس ہو اسکا مقام — التجا ہم بندگون کی ہے یہی

مصرع تاریخ لکہدو بادشاہ
وائے رحلت شاہ رکن دین کی

قطعہ تاریخ وفات جناب پاک ملکی محمد عثمان صاحب متوطن وانباڑی جو انکی شرکاء کی فرمائش پر لکہا گیا

تہا ایک حامی دین تاجر خلیق بے مثل ذی وجاہت — بلند طالع بلند ہمت فہیم و دانا سخی دوران
کشادہ دست کرم تہا جسکا کیا نہ محروم جو کسیکو — تمام خویش اقربا برادر ہین جسکے مرہون لطف و احسان
رجب کی بائیسوین تہی تاریخ روز یکشنبہ ای محبو — ظہور وقت سحر تہا نکلی بحکم حق اسکے جسم سے جان
کیا ہے وہ انتقال جسدم بپا تہا سارے وطن مین ماتم — کوئی تہا جانسوز آہ بہرتا کوئی تہا مضطر کوئی تہا نالان
الہی کر سرفراز اسکو تو اپنی رحمت سے مغفرت سے — عجب نہین فضل سے ہے تیرے ملے جو جنت کا اسکو ایوان

تلاش سال وفات کی تہی کہا ز روئے الم فلک نے
کیا ہلاک بقلب ہے افسوس پا کملکی محمد عثمان
۱۳ ۲ ۵

قطعہ تاریخ انتقال جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

ہدایت بھی ضلالت بھی ہے یارب تیرے قبضہ مین — ہمین معلوم کیا ہے تجہکو ہے زیبا تری حکمت
تماشا یک نہ یک نادر نظر آتا ہے دنیا مین — عجب جلوہ دکہاتی ہے تری نیرنگی قدرت
مسیحیت کے تھے جو مدعی مرزا غلام احمد — ہر یک جا ہند مین برپا تہی جنکے نام کی شہرت
مرید و معتقد موجود ہین اب سیکڑون انکے — یہ سچ ہے جو نئی ہو بات ہے اسمین بڑی لذت
کیا کرتے تھے پیشین گوئیان غیرون کے مرنیکی — نہ تہی معلوم انکو حیف اپنی مرگ کی ساعت
برا ہو یا بہلا ہو نام تو جسکا دیا اپنا — رہیگی مدتون تک صفحہ تاریخ کو زینت
کچھ اس مین شک نہین تہی یادگار خلق ذات انکی — لکہون تاریخ رحلت یہ مری بیجا نہین جرأت

لب اخبار سے آئی صدا ای بادشہ مجہکو
مسیح قادیانی کی ہوی لاہور مین رحلت
۱۴ ۲۶

قطعہ تاریخ وفات جناب خطیب عبد الرحمن صاحب المتخلص بہ خطیب متوطن وانمباری

کر گئے رحلت جہان سے حیف آج — متقی دیندار تھے کیسے ادیب
مجمع اوصاف انکی ذات تھی — تھے سراپا خلق وہ مرد لبیب
قرأت قرآن سنکر ان سے ہم — قلب مین پاتے تھے کیفیت عجیب

اللہ اللہ اب وہ روز حشر تک — ہوگئے ہم سے جدا حق سے قریب
لٹ گئی انکی بہار زندگی — نوحہ خوان ہم ہین مثال عندلیب
التجا ہے بادشہ کی روز و شب — بخشدیجے انکو ای رب مجیب

لوح مرقد کے لئے لکھا ہون سال
ہے یہ قبر عبد رحمن خطیب
۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم سید حسین صاحب متوطن کڑپہ جو مراسلۂ تعزیت کے ساتھ جناب خان بہادر حکیم سید عبد المجید عرف منجو میان صاحب فرزند مرحوم کو روانہ کیا گیا اور اخبار شمس الاخبار مدراس مین شائع ہوا

حیف سید حسین عالی شان — یک جہان پر تہا جسکا فیض عمیم
چھوڑ کر اس سراے فانی کو — ہوا دار البقا مین آج مقیم
اسکے اوصاف یاد آتے ہین — تیغ غم سے ہمارا دل ہے دو نیم
دیجئے خلد مین جگہ اسکو — رحم کر اس پر ای خداے رحیم

بادشہ نے لکہا یہ سال وفات
گم ہوا آج بے نظیر حکیم
۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم شفیل علی صاحب المعروف بہ حکیم سید صاحب غفر اللہ لہ متوطن وانمباڑی

طبیب نامور دنیا سے گزرا — خلائق کو ہوا صدمہ یہ جانکاہ
خلیق و بامروت تجربہ کار — کہان پھر پائین ایسا اللہ اللہ
کمال اوسکو تہا تشخیص مرض مین — کہ جسکے ڈاکٹر قائل تہے ہرگاہ
تہا سید صاحب اوسکا نام مشہور — ہر یک واقف تہے جس سے اور آگاہ
برس پچیس سے افزود گزرے — محبت مجھسے وہ رکہتا تہا دلخواہ
نہ رنجیدہ ہوا مجھسے کسی دن — نہ مین نے لی تجاہل کی کوئی راہ

کرم سے اپنے یارب بخش اسکو — تری رحمت نہین زنہار کوتاہ
محبون کی دعا ہے یا الٰہی — کہ دایم خلد ہو اسکی گزرگاہ

جو پوچھا **بادشہ** نے سال رحلت
کہا دل نے۔ غم سید عقیل آہ
[illegible]

قطعہ تاریخ وفات زوجۂ جناب ساہوکار حاجی محمد بادشاہ صاحب مرحوم ساکن مدراس

ای زوجۂ حاجی بادشاہ نامی — دنیا کا چلے چھوڑکے تم معمورہ
ہاتف نے کہا یہ **بادشہ** سے فی الفور — تاریخ وفات ہے یہی۔ مغفورہ
[illegible]

قطعہ تاریخ وفات جناب سیٹھ بی۔ عبدالرحمن صاحب المتخلص بہ شاد متوطن وانمباڑی

ہے بے ثبات دنیا دنیا مین کوئی انسان — ہرگز نہین رہیگا ہرگز نہین رہا ہے
دورروزہ زندگی پر ہے کیا گھمنڈ ہمکو — اعمال نیک کا کچھ ہم مین نہین پتہ ہے
یک دوست تھا ہمارا ذی خلق ذی مروت — رحلت سے اپنی سب کو کیا داغ دیگیا ہے
فہم و فراست اسکی علم و لیاقت اسکی — اور اسکی دینداری مشہور جابجا ہے
صبر و شکیب دیجیے سب دوستون کو یارب — تیری رضا پہ راضی رکھ بس یہی دعا ہے

ای **بادشاہ** لکھدو تاریخ رحلت اسکی
اب انتقال عبدالرحمن شاد کا ہے
[illegible]

قطعہ تاریخ وفات جناب مولوی حسن میان صاحب مرحوم ابن جناب مولنا شاہ سلیمان صاحب پھلواری

شہ سلیمان کا پسر افسوس — گیا دنیا سے وائے ناکامی
زاہد و متقی تھا عالم تھا — اور سچا تھا قوم کا حامی
پختگی اسکے ہر سخن مین تھی — اسکی تحریر مین نہ تھی خامی
حب دین سے دل اسکا تھا معمور — تھا رگ و پے مین جوش اسلامی
رہین راضی رضائے حق پر ہم — ہے عبث ذکر رنج و آلامی

خلد مین اسکو دے جگہ یارب | التجا ہے بدرگہ سامی

بادشہ نے لکھا ہے سال وفات
آہ داغ حسن پسیان نامی

قطعہ تاریخ وفات نواب خورشید النسا بیگم صاحبہ مرحومہ جدۂ نواب سر غلام محمد علی خان بہادر جی سی
ای - ای - پرنس آف آرکاٹ

دار دنیا سے گئین دار البقا | بیگم والا گہر عالی صفات
بذل وجود و لطف و احسان انمین تھے | گویا وہ مصدر یہ سارے مشتقات
یک قیامت ہے بپا مدراس مین | محو رنج و غم ہین سب دن اور رات
جنت الفردوس ہو انکا مقام | یا خدا تیرے کرم سے ہے نجات

بادشہ نے معمہ مین ان کا سال
لکھدیا - خورشید بیگم کی ممات

ایضاً

ہوگئین فوت بیگم خورشید | باعث رنجش قلوب ہے یہ
بادشہ معمہ مین لکھدو سال | آہ کیا شمس کا غروب ہے یہ

قطعہ تاریخ وفات جناب مولنا الحاج مولوی محمد بشیر صاحب غفر اللہ لہ ساکن وانمباڑی

واقف تھا کون کسکو تھا معلوم جز خدا | ناگہ ہوئی ممات محمد بشیر کی
یکتا تھا علم و فضل مین اور بذل وجود مین | کیا مغتنم تھی ذات محمد بشیر کی
کسکو نہین ہے اسکی لیاقت کا اعتراف | شہرت تھی شش جہات محمد بشیر کی
تھا وہ قبیلہ پرور و ذی خلق ذی ہمم | تھی بات بھی نبات محمد بشیر کی
پینتیس سال سے متجاوز نہو گا سن | ہے ہے تھی کم حیات محمد بشیر کی
تھا حالت مرض مین عجب مستقل مزاج | اللہ رے ثبات محمد بشیر کی

سب دوستون کو کیون نہ رلائیگی مدتون — فرقت دن اور رات محمد بشیر کی
عالم تہا اور حاجی و عابد خدا شناس — کیونکر نہو نجات محمد بشیر کی

لکھد یجیے یہ مصرع تاریخ بادشاہ
افسوس اب وفات محمد بشیر کی
۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب ڈکو حاجی بہارالدین صاحب مرحوم متوطن وانمباڑی

نیک باطن نیک طینت دین کے عاشق تھے حیف — انہون نے دنیا سے ملک آخرت کی لی ہے راہ
بے سر اندیشہ ہاتف نے کہا سال وفات — رحلت جنت مکان حاجی بہارالدین آہ
۱۳۲۲ھ

ایضاً

وا دریغا حاجی الحرمین مرد متقی — دار دنیا سے گیا اب جانب دار البقا
سال اسکا ہاتف غیبی نے مجھہ سے ناگہان — رحلت ڈکو بہارالدین دانشور کہا
۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ وفات ہز مجسٹی کنگ ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلنڈ و قیصر ہندوستان آنجہانی

ای شہ ایڈورڈ ہفتم بادشاہ مہربان — مضطر و مغموم تیری مرگ سے ہے یک جہان
تار برقی آئی کیا لندن سے تیری موت کی — خرمن دلہائے عالم پر گرادین بجلیان
موت کی صرصر نے دم بھر مین اسے ویران کیا — کیا ترو تازہ تہا تیری زندگی کا گلستان
کسکا دل کسکا جگر اس غم سے متاثر نہین — کلمۂ افسوس سے خالی ہے اب کسکی زبان
صفحۂ ہستی سے ہے بے گم ہوا تیرا وجود — اب کہان ڈہونڈین کدہر دیکھین تجھے پائین کہان
دونون حصہ لیتے ہین تیرے غم و اندوہ مین — یکطرف ہے ملک انگلنڈ یکطرف ہندوستان
گو نہ اپنے عہد مین تو ہند مین آیا مگر — تیری شفقت کی نظر پہرتی تہی ہر جا و دلان
تار تیری تعزیت کے کیا لگا تار ہندیون — ہر طرف سے لارڈ منٹو کی خدمت مین روان
سارے امرا سارے وزرا ہین مقر اس امر کے — فہم و دانش مین تہی تیری ذات یکتائے زمان
تجھکو بھی تہی خاص الفت اہل ہندوستان سے — چاہتا تہا ہر طرح سے انکی تو بہبودیان

تو نے اسکیم رفارم ہند مین جاری جو کی — ہم رعایا کو بنایا بے نہایت شادمان
ممبری کونسل کا تو نے حق انتخاب — ہم مسلمانون کو بخشا ہے بلطف بیکران
ایکزی کیٹو کونسل کی ممبری بھی تو نے دی — پائی اہل ہند نے ابتک کہان یہ عز و شان
شورش بنگالہ تیرے عہد مین پیدا ہوی — ایک مدت تک رہا ہیجان تو گو بیگمان
انکا پورا انتقام اسوقت پر تو نے لیا — حد سے متجاوز ہوین جب باغیونکی شوخیان
جنگ و خونریزی سے تیری طبع کو نفرت رہی — بس اسیکر تجھکو سب کہتے ہین عقلائے زمان
نقش دلپر مدتون تیرے رہین اوصاف نیک — عہد والا کی تری کسطرح بھولین خوبیان
باادب ہم اب بجا لاتے ہین رسم تعزیت — ہمکو تیرے خاندان سے ہین دلی ہمدردیان
جارج پنجم تیرا جو فرزند عالی جاہ ہے — جانشینی سے ہے اسکی ہمکو حاصل عز و شان
ہے یقین ہمکو رہے بیشک وہ تیرا ہمقدم — تیرے الطاف و نوازش کا ملے اسمین نشان

بادشہ تم یہ سنادو مصرع سال وفات
رحلت ایڈورڈ ہفتم شاہ عالی دودمان
۱۹۱۰ ع

نظم تاریخی جو جناب حاجی حکیم محمد عبد الباسط صاحب غفر اللہ لہ ابن جناب حاجی حکیم محمد عبد العزیز صاحب متوطن مدراس کی وفات پر لکھی گئی۔

اللہ اللہ قادر مطلق ہے اسکی پاک ذات — اسکے ہی قبضہ مین ہے عالم کی سب موت و حیات
وہ جو کچھ چاہے کرے اسکا مزاحم کون ہے — دو جہان محکوم اوسکے اسپہ حاکم کون ہے
عاجز و ناچار ہم اسکے ہین سارے بندگان — دخل اسکے کام مین دین ہمکو یہ طاقت کہان
اسکی قدرت اسکی عظمت سب سے ہے اعلیٰ ترین — اسکا ہمسر ہو منو کوئی نہین کوئی نہین
کون ہین کیا ہین ہمارا کچھ بھی ہے نام و نمود — اسکی ہستی کے مقابل کیا ہمارا ہے وجود
ہم امانتدار سب چیزونکا مالک ہے وہی — لے جو مالک ملک اپنی اسکا شکوہ احمقی
ہمکو ہے لازم رہین ہر وقت راضی برضا — صابر و شاکر رہین رنج و خوشی مین برملا

بندگی اپنی یہی اسکی اطاعت ہے یہی
واقعہ پر درد یک مدراس مین گزرا ہے آہ
عبدالباسط نام تہا یک صاحب فہم وتمیز
تہا پدر کو ناز یہ ہے سربسر لائق پسر
حاجی الحرمین تہا وہ اور مرد متقی
عمر سی سالہ تھی جسکی نوجوان نیکو خصال
جسکو تھا اپنے بزرگونکا بڑا پاس ادب
طبع مین اسکے متانت اور تھی سنجیدگی
صحبت بد سے برے فعال سے رہتا تہا دور
فارسی اردو مین کامل مین مہارت جسکو تہی
ہے مقرر وہ جو انگریزی کمرشل کی کلاس
اسکی محتاج ومساکین پر تھی شفقت کی نظر
پارچہ کے تہا تجارت پر وہ مائل بالدوام
تیسوین شوال کی تہی یکبیک آئی بلا
نوبجے شب کے کیا ہے آہ اسنے انتقال
ماہ ذیقعدہ کی پہلی روز دوشنبہ کا تہا
آہ وزاری مین ہوے مصروف سب خورد وکلان
تہا جگر خستہ پدر اسکا بحال دلفگار
خاصکر زوجہ کی اسکے غم سے تہی حالت عجیب
پہر کہان دیکھون مین اسکو ای مرے پروردگار
کوہ غم سر پر گرا ہے مین سنبہالون کسطرح

دین و دنیا مین سعادت کی علامت ہے یہی
جسپہ کرتا ہے ہر یک افسوس وحسرت کی نگاہ
نامور جسکا پدر حاجی حکیم عبدالعزیز
تہا پسر کو فخر یہ اپنا معزز ہے پدر
دینداری اس مین تھی پرہیزگاری اسمین تھی
جسکی خوش خلقی تہی سب مین بے نظیر و بے مثال
جسکو تھی مد نظر تعظیم انکی روز و شب
باوجود اپنے تمول کے نہی تکبر عاجزی
نیک کامون کی طرف جسکو تہی رغبت بالضرور
اور انگریزی مین بھی خاصی لیاقت جسکو تہی
امتحان اس مین دیا اسنے کیا تہا اسکو پاس
تا بمقدور انکی کرتا تہا اعانت سربسر
اور کوچہ مین گرہ نک کے تہا تجارت کا مقام
نشکوہ ہیضہ مین یعنے ہو گیا وہ مبتلا
دل پہ سارے اقربا کے دے گیا رنج و ملال
دفن سب نے آہ کیسے گنج خوبی کو کیا
درد و رنج و غم کا ہر چہرہ سے ظاہر تہا نشان
چہٹ گیا تہا بہائیون سے دامن صبر و قرار
کہتی تہی مجہ سا نہین دنیا مین کوئی بدنصیب
دل مرا سوزان ہے اور میرا کلیجہ داغدار
زندگی کے اپنے یہ ایام کاٹون کسطرح

الغرض تہا جو ارادہ مین خدا کے وہ ہوا
گریہ وزاری سے بے صبری سے ہے کیا فائدہ

کچھ نہین چارہ یہان ہمکو بجز صبر و سکون
اناللہ کہئے اور انا الیہ راجعون

روح پر مرحوم کے فضل تو یارب مدام
دیجیے خلد برین مین اسکو اعلیٰ تر مقام

خواہش تاریخ رکہتا ہے اگر کوئی بشر
ہے (قتیل ہیضہ ۱۳۴۲) یہ تاریخ رحلت مختصر

ختم کردے **بادشہ** یہ داستان پر الم
غم سے بہر آتا ہے سینہ چل نہین سکتا قلم

قطعہ تاریخ وفات جناب مولنا مولوی عبدالقادر بادشاہ صاحب غفرلہ مدرس اول مدرسہ باقیات الصالحات ویلور

فاضل یکتا ادیب باقیات الصالحات
ناگہان دنیا سے اس نے آخرت کی لی ہے راہ

کیا فن تدریس مین حق نے دیا اسکو کمال
سارے علمائے زمان کرتے تھے اسکا عز و جاہ

اسکے شمع وعظ پر پروانے سب پیر و جوان
قوم تہی اسپر فدا وہ قوم کا تہا خیر خواہ

ملک مین پہیلے ہوے تھے اسکے انوار فیوض
تہا سما پر وہ جنوبی ہند کے رخشندہ ماہ

عالم جید پہر ایسا کب نظر آتے ہمین
کم نصیبی کی ہماری اسکی رحلت ہے گواہ

اسکے اولاد و اقارب کا نہ پوچھو درد و غم
روز روشن ہوگیا انکی نگاہون مین سیاہ

ہے جدا وہ مدرسہ سے جیسے گلشن سے بہار
یا گلون سے بو گئے گل زائل ہوی بے اشتباہ

یا الٰہی صالحون مین اسکو تو محشور کر
جنت الفردوس ہو اسکے لئے آرامگاہ

بادشہ یہ مصرع تاریخ تم لکہدو سلیس
ہوگیا ہے انتقال عبد قادر بادشاہ ۱۳۴۳ھ

قطعہ تاریخ وفات دختر جناب حکیم رکن الدین صاحب متوطن ترپاتور ضلع شمالی آرکاٹ

ہائے افسوس گئی دنیا سے
رکن دین شمع ہدیٰ کی لڑکی

بادشہ نے سن رحلت یہ کہا
داخل خلد زبیدہ ہے ہوی ۱۳۴۳ھ

تاریخات کتب

قطعہ تاریخ دیوان شاکر تصنیف جناب حاجی محمد عبد القادر صاحب شاکر متوطن وانباڑی

صدمرحبا ایک سیر محبّ نے
لکہا ہے دیوان کیسا خوش اسلوب

ہین پیارے پیارے اشعار اسکے
طرز بیان ہے ہر دلکو مرغوب

لفظ اور معنی آپس مین ہین یون
وہ اسکا مفتون یہ اسکا محبوب

دیکھین پڑہین اور داد اسکی دین سب
لطف سخن ہے جن جن کو مطلوب

ای بادشہ تم تاریخ لکھدو
دیوان شاکر دلچسپ ہے خوب
۱۳۱۴

قطعہ تاریخ مثنوی نالۂ شاکر تصنیف صاحب موصوف

لکھی کیا مثنوی تونے اے شاکر
ہوا ظاہر غم دیرینۂ عشق

دل عاشق نہ کیون حیرت زدہ ہو
سکندر تو ہے یہ آئینۂ عشق

لکھون گر اسکو بام حسن خوبان
ہے ہر یک شعر اسکا زینۂ عشق

لکھو ای بادشہ تاریخ اسکی
ہے نیکو مثنوی گنجینۂ عشق
۱۳۱۵

ایضاً

عمدہ ترین مثنوی طبع ہوی اندنون
کیون نہ یہ مرغوب دل خلق مین ہو بالعموم

اہل سخن ہین فدا اسکے مضامین پر
شمع پہ پروانون کا رہتا ہے جیسے ہجوم

حسن بیان دیکھکر جی ہے یہی چاہتا
لیجئے بڑہکر ابھی دست مصنف کو چوم

ہے یہ خدا سے دعا اسکی ہو شہرت فزون
ہند کی سرحد سے تا مصر و عرب شام و روم

فکر سن طبع جب مجھکو ہوی بادشاہ
دل نے کہا خوب ہے نالۂ شاکر کی دہوم
۱۳۱۵

قطعہ تاریخ زواجر منظوم تصنیف جناب منشی عظیم الدین صاحب متخلص بہ عظیم متوطن بیارم پیٹھ ضلع شمالی آرکاٹ

کون ایسا اٹھایا بار عظیم — کسنے لکھا زواجر منظوم
مثل شاہد بہ حجلہ گاہِ نظم — جلوہ آرا زواجر منظوم
آفرین مرحبا لگا کہنے — جس نے دیکھا زواجر منظوم
گلشن امر و نہی خالق مین — گل نکیتا زواجر منظوم
یادگار مصنف ذی جاہ — ہے یہ اعلے زواجر منظوم
تا قیامت نہ کیون رہے باقی — تیرا چرچا زواجر منظوم

بادشہ سال طبع تم لکھدو
کیا ہے زیبا زواجر منظوم

قطعہ تاریخ مثنوی نغمۂ توحید تصنیف جناب ابو العرفان شاہ محمد عبد الرحمن صاحب فاروقی تسلیم مجدد علوم صوفیہ

لکھی مثنوی خوب تسلیم نے — ہزار آفرین اور صد مرحبا
مرے طبع نے بادشہ بہر سال — تصوف کا پاکیزہ دفتر کہا

قطعہ تاریخ رسالہ ہدایۃ الاخوان تصنیف جناب مولنٰنا الحاج مولوی عبد الہادی صاحب متوطن وانباڑی

جناب مولوی الحاج عبد ہادی نام — یگانہ منتخب عالمان دین ہے یہہ
رسالہ فن تجوید اس نے خوب لکھا — مدام قابل تحسین و آفرین ہے یہہ
ملیگا حشر مین خالق سے اسکا اجر عظیم — ذرا بھی شک نہین واللہ ہین یقین ہے یہہ
بیان ہو ہم سے کہان وصف اس رسالہ کا — پسند اہل نظر حرز شایقین ہے یہہ
نہین فقط طلبا ہونگے مستفید اس سے — فروغ بخش کمال معلمین ہے یہہ
یہہ کہہ رہا ہے ہر یک شائق فن تجوید — مکان دل کیلیئے واہ کیا مکین ہے یہہ

رقم کیا قلم بادشہ نے مصرع سال
زہے ہدایت اخوان مومنین ہے یہہ

قطعہ تاریخ کتاب آئینہ فی اخبار المدینہ تصنیف جناب الحاج محمد صبغۃ اللہ صاحب مہاجر متوطن مدراس

اللہ اللہ یہ رسالہ	مطبوع ہو الطبع زمرغوب
ہر حرف حسین ہے مثل یوسف	ہر دائرہ گویا چشم یعقوب
مسجد کا یہ اسکے تذکرہ ہے	جسکی ہمت سے ہم ہین منسوب
خواہان نہین اسکا کون مومن	کسکے دل کو نہین یہ مطلوب
محبوب خدا کے شہر کا حال	کیونکر نہو یک جہان کو محبوب
یک فاضل دہر کی ہے تالیف	انداز بیان ہے کیا خوش اسلوب
اعمال مین تیسکرای مولف	بیحد ہو ثواب اسکا محسوب

تاریخ لکہی ہے بادشہ نے
یہہ تحفۂ مومنین ہے خوب ۱۳۲۰

قطعۂ تاریخ رسالہ النسب معروف بہ تحقیقات فخری تصنیف جناب مولنا الحاج مولوی حکیم شاہ سید محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری میلاپوری مدراس

مسلمانو! یہ سب مین عمدہ تر ہے	بہت ہین یون تو تصنیفات فخری
دکہائے خوب فرق حق و باطل	یہ توضیحات و تفہیمات فخری
عجب کیا ہے نصاریٰ کے دلون پر	موثر ہون جو تصدیقات فخری

ز روئے آفرین ای بادشہ تم
لکہو تاریخ تحقیقات فخری ۱۳۱۹

قطعۂ تاریخ رسالۂ البشارت تصنیف مولانائے موصوف

مقابل ہو توحید تثلیث سے کب	وہ مہر منور ہے ظلمات ہے یہہ
بھلا ایک ہو تین اور تین ہون ایک	ای نصرانیو! کیا خرافات ہے یہہ
منزہ فقط ایک ذات خدا ہے	نہین ہے شریک اسکا حق بات ہے یہہ
محمد نبی خاتم المرسلین ہے	ہے افضل ترین سب مین کیا ذات ہے یہہ

بشارات جتنے ہین اگلے کتب مین
بمصداق جملہ بشارات ہے یہہ

چہپا اندنون نسخۃ البشارۃ
مدلل بہ انجیل و تورات ہے یہہ

مولف جو اسکا ہے مولنا فخری
سزاوار فخر و مباہات ہے یہہ

یہہ فاضل ہے سید ہے عالی مراتب
زہے منبع فیض و برکات ہے یہہ

مباحث ہے اعلیٰ مناظر ہے یکتا
معراج علم و کمالات ہے یہہ

ہزار آفرین ای مؤلف ہو تجہہ پر
نصاریٰ پہ بازی تری مات ہے یہہ

موثر ہے طرز بیان باسلاست
دکہایا ہے دن یہ ہے اور رات ہے یہہ

جو دیکہے یہ تالیف وہ کہہ اٹہیگا
بلاشک اہم مہمات ہے یہہ

اسی کو ہین تبلیغ اسلام کہتے
یگانہ بہ جملہ مثوبات ہے یہہ

خدا و نبی تجہہ سے راضی نہ کیون ہو
کہ اعظم ترین ہدایات ہے یہہ

لکہو بادشہ سال طبع رسالہ
بشارات احمد کا اثبات ہے یہہ
۱۳۱۹ھ

نظم

جو جلسہ عام انجمن خیر خواہ عام گوبندپور واقع و انمباڑی کیلیئے لکہی گئی تھی

مرحبا ساکنان گوبندپور
حبذا مومنان گوبندپور

انجمن آپ نے جو کی قایم
بڑہگئی عز و شان گوبندپور

فیض پاتے ہین جس سے صبح و مسا
سارے پیر و جوان گوبندپور

مدرسہ ایک از پئے نسوان
کیا جاری میان گوبندپور

انجمن اور مدرسہ دونون
گویا تن اور جان گوبندپور

زیور علم سے مزین اب
ہونگے سب دختران گوبندپور

نام تا حشر کیون نہ ہو باقی
زہے زندہ دلان گوبندپور

چندہ دس روپے ماہوار دئے ‏ ‏ ‏ ‏ ایک عالی نشان گوبندپور

نام اسکا ہے ٹی امین آلدین ‏ ‏ ‏ ‏ زبدۂ تاجران گوبندپور

اور بھی حسب حوصلہ چندہ ‏ ‏ ‏ ‏ دئے سب عمدگان گوبندپور

اور دیگر محلے والے بھی ‏ ‏ ‏ ‏ ہو گئے مہربان گوبندپور

رقم چندہ سے جو کئے تائید ‏ ‏ ‏ ‏ سب ہین یہ قدردان گوبندپور

شکر سب معطیون کا ہے لازم ‏ ‏ ‏ ‏ آفرین حامیان گوبندپور

یا الہی ہو تیرا فضل و کرم ‏ ‏ ‏ ‏ دمبدم پاسبان گوبندپور

تیرے ابر کرم سے ہوا فزون ‏ ‏ ‏ ‏ رونق گلستان گوبندپور

مین بھی ہون بادشاہ انروزون
شاعر خوش بیان گوبندپور

رباعیات

مندرجہ ذیل رباعیات مولنا حالی کے مصرعہ پر لکھی گئین اور رسالہ تعلیم ہنباڑی بابت رمضان المبارک سنہ ۳۳۵ ہجری مین شایع ہوین

جو کام شریعت کے صریحاً ہو خلاف ‏ ‏ ‏ ‏ ہو گا نہ ضرورت سے زمانے کے معاف

ہے شرع پہ اب ضرورت زمانہ فائق ‏ ‏ ‏ ‏ انصاف انصاف آہ انصاف انصاف

ولہ

کہتا ہے کوئی پردۂ نسوان ہے معاف ‏ ‏ ‏ ‏ ترمیم فرایض مین کسیکو ہے لاف

پابند نہین دین کے دعوی دین اسکا ‏ ‏ ‏ ‏ انصاف انصاف آہ انصاف انصاف

ولہ

اسلاف کے ہم مین نہین گرچہ اوصاف ‏ ‏ ‏ ‏ کہلاتے ہین آخر تو ہہین کے اخلاف

کچھ قدر نہین ہم کو ہے اس نسبت کی — انصاف انصاف آہ انصاف انصاف

مندرجہ ذیل رباعیات اخبار روزانہ قومی رپورٹ مدراس مین شائع ہوی تھین

عید آئی ہے تہنیت ای اہل نظر مبارک — اس بہجت و طرب کا سب پراثر مبارک
ہر سمت سے صدا یہ کانون مین آرہی ہے — عید الفطر مبارک عید الفطر مبارک

ایضاً

بلبل کو گل مبارک گل کو چمن مبارک — جان کو بدن مبارک لب کو سخن مبارک
عید الفطر مبارک ہے جیسے مومنون کو — قومی رپورٹ تمکو اہل زمن مبارک

ایضاً

ادہر ہم سب کو فرحت عید کی ہے — ادہر یوروپ مین تیغ اب چل رہی ہے
خوشی اور غم ہین دونون طفل توام — خوشی سے غم مین اور غم مین خوشی ہے

ایضاً

شاعری کی آرزو رکھتے ہین ہم دلمین کثیر — کہنہ طرز شاعری کے ہین مقلد بے نظیر
یہ نہین معلوم آزادی ہو کب حاصل ہمین — فرضی معشوقون کے ہم ہین زلف پیچان مین اسیر

ایضاً

متبدل کیون کر نہو دنیا مین حال شاعری — عشق فرضی کو سمجھتے ہین کمال شاعری
ہند مین پوچھے کوئی قومی تنزل کا سبب — بے تحاشا مین یہ کہدونگا وبال شاعری

ایضاً

امر معروف سے جدا ہین ہم — نہین منکر مین مبتلا ہین ہم
حشر مین کسطرح سے ہو گی نجات — پارسائی سے پارسا ہین ہم

ایضاً

دین پر دنیا کبھی غالب نہین — اسکا شائق ہکا کچھ طالب نہین

لیک ہے یون دین دنیا کے بغیر — روح یک موجود ہے قالب نہین

ایضاً

تم رہو دنیا کے ہر یک کام مین — پر نہ آؤ دین کے الزام مین
دین و دنیا دونون ہم کو چاہئے — ہے کہان رہبانیت اسلام مین

ایضاً

قومی خدمت اِیہ بہبود دین — قوم کے محسن پہ صد ہا آفرین
کسطرح بھولین یہ فرمان خدا — لا یضیع اللّٰہ اجر المحسنین

ایضاً

جائز کوئی می کو ہے بتا تا گمراہ — بے پردہ ہون نسوان کسی کو ہے چاہ
بازیچۂ اطفال بنا ہے مذہب — لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

ایضاً

بے پدری عیسیٰ کا ہے قرآن گواہ — منکر اسکا ہو کون غیر از گمراہ
کہتے ہین یہ ہے خلاف عقل و فطرت — لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

ایضاً

رہبر راہِ خدا ہے روزہ — دین و ایمان کی جلا ہے روزہ
حال کیا اسکا ہو عمداً جس نے — ترک خواہش سے کیا ہے روزہ

ایضاً

گر لاکھ بھی جہان مین کمائین تو کیا ہوا — جو کچھ ہوا حصول وہ یکدن فنا ہوا
عبرت کیواسطے یہ سخن بس ہے بادشاہ — اقبال کو جوا دلئے تو وہ لا بقا ہوا

ایضاً

کوئی نعمت نہین دنیا مین مقابل اسکی — ملی خالق سے جو عزت تو سخن کو ہی ملی

بے خبر ہین جو سخن سے مین نہین کہتا ہون
ذوق این می نشناسی بخدا تا نہ چشی

ایضاً

لیگ اور کانگرس پہ کرو غور کی نظر
دختر یہ دونون ایک ہی مان کے ہین بسر
ہرچند اب بچاؤ کرین ممبران لیگ
چھپتی نہین ہے بات بناوٹ کی بال بھر

ایضاً

ای لیگ خلق مین ہے تو مورد عتاب کی
خود غرضیون نے کیا تری حالت خراب کی
تیرے ملمع کاریان پوشیدہ کیون رہین
کھل جاتی ہے اخیر کو رنگت خضاب کی

مضامین نثر

انسان کیلئے مذہبی ضرورت

دنیا مین انسان کی زندگی سے بیحد وبیشمار ضرورتین وابستہ ہین کوئی ضرورت ایسی نہین جس سے انسان کو ہم مستثنیٰ کرسکین از انجملہ جاہل کو علم کی ضرورت عالم کو خلائق کو مستفیض بنانے کی ضرورت شاعر کو عمدہ خیالات کی ضرورت بدن کو صحت کی ضرورت گرسنہ کو طعام کی ضرورت پیاسے کو پانی کی ضرورت مفلس کو مال وزر کی ضرورت تاجر کو سرمایہ کی ضرورت دہقان کو آلات کشتکاری کی ضرورت وغیرہ وغیرہ ہم جہان تک غور کرین جسقدر خیال کو بلند کرین ہماری گرد وپیش طرح طرح کی ضرورتین ہی نظر آرہی ہین اگر ایک ضرورت حاصل ہوگئی تو پھر دوسری ضرورت حاصل کرنے کی جستجو رہتی ہے کوئی شخص دنیا مین ایسا نہین ملتا جو تمام ضرورتون سے فارغ ہوگیا ہو مہد سے لحد تک ہر انسان کو اپنی ضرورتون کو پورا کرنے کے سواتے چارہ نہین ہر ضرورت کی ایک حیثیت اور ایک درجہ ہے حسب حیثیت حسب مراتب ہمکو کاربند ہونا چاہئے ہمارے مضمون کا عنوان مذہبی ضرورت ہے یہ وہ ضرورت ہے کہ انسان کی کوئی ضرورت اسکے مقابل ہو نہین سکتی تمام ضرورتون پر مقدم تمام حاجتون سے معظم حاجت ہے تو بس یہی ہے یہ وہ ضرورت ہے جسکے لئے صدہا ہزارہا انبیائے کرام دنیا مین مبعوث ہوے یہ وہ ضرورت ہے جسپر ہمارے روحانی اور جسمانی اصلاح کا انحصار ہے یہ وہ ضرورت ہے جسپر دنیا و دین کی تمام خوبیونکا دارومدار ہے

یہ وہ ضرورت ہے جسکے روبرو دنیا کی تمام ضرورتین ایسی ہین جیسے آفتاب کے سامنے ذرہ یا دریا کے روبرو قطرہ خوش نصیب وہی لوگ ہین جنکو مذہبی ضرورت کا نہ فقط پورا پورا احساس ہے بلکہ مذہبی فرائض سے غافل رہنا انکے پاس انسانیت سے بعید ہے سچ پوچھو تو دنیا کا انتظام بغیر مذہب کے ممکن ہی نہین فرض کرو اگر دنیا مین مذہب نہوتا تو انسان کی مطلق العنانی دنیا مین کیا کیا جرائم کیا کیا خرابیون اور کسقدر فسادون کی باعث ہوتی کیا سرکار کی موجودہ پولس اور موجودہ مجسٹریٹون کی تعداد اسکے انسداد کیلئے مکتفی ہو سکتی تھی نہین ہرگز نہین یہ مذہب ہی کا طفیل ہے کہ آج ہم امن وامان سے زندگی بسر کر رہے ہین انسان کے محکمہ جسم مین دل جو بمنزلہ مجسٹریٹ ہے وہ خود سیکڑون فیصلے صادر کرتا ہے متعدد برے خواہشون کی مزاحمت اس سے ہو جاتی ہے ہان جو کام اسکے حدود اختیار سے متجاوز ہو البتہ انہی کا دنیا مین ظہور ہوتا ہے مجسٹریٹ دل کا سرپرست اور مقتدا کون ہے وہی مذہب ہے فی الحقیقت وجود مذہب ہی وجود عالم کا باعث ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ ہوتا اگر دین دنیا نہ ہوتی ؎ تمدن کی تصویر زیبا نہ ہوتی

یون تو دنیا مین سیکڑون مذہب ہین ہر مذہب والے کا دعوی ہے کہ ہمارا مذہب اچھا ہے مگر جن حضرات کو خدا نے چشم بصیرت دی ہے جن لوگون کے دل و دماغ نور ہدایت سے منور ہین وہ یہی کہینگے کہ دنیا بھر مین مذہب اسلام سے بہتر کوئی مذہب نہین مذہب اسلام کے سچے اور پاکیزہ اصول ایسے ہین جسکے روبرو اعدائے اسلام خود بخود سر تسلیم خم کر دیتے ہین انکے متعدد تصانیف و متعدد اقوال اس امر کے گواہ عادل ہین انشاء اللہ المستعان اور کسی مضمون مین اسکی تفصیل ہم بیان کرینگے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم ایسے سچے مذہب کے نام لیوا ہون اور ہم سے اس سچے مذہب کی پابندی مین قصور ہو۔

اہل اسلام اور انگریزی زبان

مدتون سے دنیا کا یہ دستور اور یہ قاعدہ چلا آرہا ہے کہ حاکم کی زبان محکوم رعایا پر زیادہ اثر کر جاتی ہے نہ فقط زبان بلکہ حاکم کے اوضاع و اطوار اور لباس کی تقلید بھی محکوم رعایا کو پسندیدہ ہو جاتی ہے حاکم و محکوم کے تعلقات بھی کچھ ایسے ہین کہ خواہی نخواہی رعایا کو ہر امر مین بغیر تقلید کے چارہ نہین ہر طرح سے حاکم کی دلجوئی محکوم کے مدنظر رہتی ہے ہندوستان مین مغلیہ سلطنت کے عہد مین سرکاری زبان فارسی تھی رعایا کے دل مین زبان

فارسی کی قدر و قیمت اسی قبیل کی تھی جسطرح آجکل زبان انگریزی کی ہے ہندوستان کا بچہ بچہ فارسی زبان کا
دلدادہ اور اسکا مشتاق نظر آتا تھا اکثر فارسی کتب مذہبی رنگ مین تصنیف ہوا کرتے تھے جسکی وجہ سے مذہب
کو بڑی تقویت حاصل ہوتی تھی آجکل جسقدر کتب انگریزی مین تصنیف ہوتے ہین مذہبی رنگ سے معرا ہین مذہبی قوت
کی کاستگی کا غالبًا یہی سبب ہوگا۔ سرکار مغلیہ کی زبان کا اثر دیکھیے کہ باوجود سالہا سال گزر جانے کے ہنوز ہندوستان
مین اسکا رواج باقی ہے۔ جیسے ضلع۔ تعلقہ۔ تحصیلدار۔ منصف۔ سررشتہ دار۔ دربار۔ قسط۔ جمعبندی۔ آبکاری
ضابطہ وغیرہ وغیرہ۔ اگر غور کرین تو اور بہت سے الفاظ قبیل کے دستیاب ہوسکتے ہین ہماری دوراندیش برٹش
گورنمنٹ نے غالبًا مرقومۃ الصدر الفاظ کو انگریزی مین اسلیے بحال رکھا تاکہ اسکے مقبولیت عامہ مین خلل واقع نہو
اگر وہ چاہتی تو ان الفاظ کو انگریزی سے بدل دینا کوئی بڑی بات نہ تھی غرض حاکم کی زبان کا اثر محکوم رعایا پر ہونا
جب ایک لازمی امر ٹھیر الو فی زمانناً جو لوگ اشاعت زبان انگریزی کے مخالف ہین انکی مخالفت دانشمندی سے بعید
ہے جس جس طرح برٹش سلطنت کا اقبال اور اسکی قوت و شوکت ہندوستان مین افزون ہوتی جائیگی اس اس طرح
زبان انگریزی کی ترقی معراج کمال پر پہنچنے مین کوئی شک و شبہ نہین اشاعت زبان انگریزی کا روکنا گویا ایک سیلاب
عظیم کو ہاتھون سے تہامنا ہے اب یہ دیکھنا چاہیے کہ زبان انگریزی کے ناپسندیگی کی وجہ کیا ہے جو لوگ اس سے
ناراض ہین وہ کیسے لوگ ہین تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوچکی کہ انہین اکثر لوگ اہل علم و کمال منصف
مزاج ہین انکی ناپسندیگی اسوجہ سے نہین کہ انگریزی ایک غیر مانوس زبان ہے اسوجہ سے نہین کہ اسکی اشاعت
دیگر زبانون کی ترقی مین حائل ہوگی اسوجہ سے نہین کہ انگریزی حکام ہمارے ہم قوم نہین ہین بلکہ انکی ناراضامندی
ناپسندیگی اسوجہ سے ہے کہ آجکل انگریزی خوان گروہ سے دینداری مفقود ہوی جا رہی ہے انکے اقوال اعمال بالکل
مذہب سے معرا ہین انکے پاس دین و مذہب کوئی چیز نہین حشر و نشر۔ دوزخ و جنت کا اعتقاد انکے پاس فضول ہے
مسلمان کہلانیکے لیے فقط نام مسلمانی کافی ہے ان کے پاس دنیا مین اگر کوئی نیکی ہے تو وہ یہی ہے کہ ہر طرح سے قوم
مین انگریزی زبان کی اشاعت ہو اسکی تائید و کمک کیلیئے زبان و قلم دل و جان مال و زر راحت و آرام سب کچھ وقف
ہوجائے تو بہتر ہے حالانکہ انکا یہ خیال سراسر غلط ہے دنیا کی کوئی نیکی حق تعالی کی عبادات یعنے نماز و روزہ حج و زکواۃ
کے مقابل ہو نہین سکتی جسکے دل مین ایمانی جوش ہے وہ شخص ہرگز کسی نیکی کو عبادات سے افضل نہین سمجھ سکتا

انگریزی خوان گروہ پابند شرع نہونیکی اصلی وجہ یہ ہے کہ انکے آبا و اجداد نے بجز انگریزی تعلیم کے سرے سے لڑکون کو دینی تعلیم ہی نہ دلوائی بعضون نے دینی تعلیم سرسری لڑکون کو دلوائی مگر انگریزی تعلیم کو ہر طرح مقدم رکھا دین و مذہب کی حقانیت ایام کمسنی مین بخوبی ذہن نشین نہونے پائی لڑکون کی عمر جب عہد شباب کو پہنچی تو مذہبی قیعت گھٹانے کیلیے انگریزی جدید فلسفہ کی تعلیم نے گویا سہنے پر سہاگہ کا کام دیا ہمارے پاس بیچارے انگریزی خوان گروہ کا کوئی قصور نہین البتہ اس خرابی کے باعث اگر ہین تو انکے ورثا انکے آبا و اجداد ہین اگر لڑکپن سے ہی دینی تعلیم انکو بخوبی دی ہوتی تو آج کیون ہم انکو دینی بے اعتنائی مین منہمک دیکھتے جس عمارت کے بنیاد مین ہی غلطی ہو اس عمارت کے استحکام کی کیا امید ہو سکتی ہے ہمین شک نہین کہ اگر انگریزی خوان گروہ کی دینی بے اعتنائی یون ہی بڑھتی جائیگی تو قوم کے لئے آئندہ بہت بڑی خرابی کا سامنا ہوگا ؎

این مراتب کہ دیدۂ جزوی است　　　کار کلی ہنوز در قدر است

البتہ ہمپر یہ اعتراض ہوگا کہ غیر انگریزی خوان بھی تو صدہا ہزارہا افراد موجود ہین جن مین شریعت کی مطلق پابندی نہین ہے کیون انکو نصیحت نہین کیجاتی ؟ کیون انکو راہ پر نہین لایا جاتا ؟ صرف انگریزی خوان فریق کے تخصیص کا کیا سبب ہے ؟ اسکا جواب یہی ہے کہ انگریزی خوان اور غیر انگریزی خوان مین بہت بڑا فرق ہے وہ یہ ہے کہ جسقدر انگریزی تعلیم یافتہ ہین ہمین کوئی فرد بشر ایسا نہوگا جسکو قومی اصلاح کا دعوٰی نہو کوئی شخص ایسا نہوگا جسکے زبان پر قوم کے تنزل و ادبار کا مرثیہ نہو کوئی ایسا نہوگا جو اپنے فریق کو سب مین معزز و ممتاز نہ سمجھتا ہو اور ہر ایک کو اپنا ہمخیال بنانا نہ چاہتا ہو برخلاف غیر انگریزی دان کے جو شریعت کے پابند نہین ہین انمین ہر گز یہ امور نہین ہین انکے افعال لازمی ہین یعنے اسکا اثر انکی ذات پر محدود رہتا ہے قوم کے دیگر افراد پر سرایت نہین کرتا انگریزی خوان فریق کے افعال متعدی ہین جس سے قوم کے دیگر افراد متاثر ہوتے ہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ حتی الامکان انگریزی خوان فریق کو پابند شریعت بنانیکی کوشش کیجائے اس مضمون کے لکھنے سے ہرگز ہرگز ہمارا یہ مقصود نہین کہ انگریزی زبان کی اشاعت نہ ہو بلکہ ہم یہی کہتے ہین کہ جسکا جی چاہے جہان تک چاہے انگریزی سیکھے پڑھے دنیاوی وجاہت دنیاوی جاہ و ثروت دنیاوی رسوخ جسقدر چاہے حاصل کرے مگر شرط یہ ہے کہ اسکے ساتھ دیندار بھی رہے احکام شریعت کا لحاظ رکھے ورنہ اس پیر مرد یگانہ ناصح زمانہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے قول کے مصداق ہوگا جو چھ سو سال کے پیشتر ہمکو جتلا گئے

مبادا دلِ آن فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

انگریزی خوان گروہ مین بغیر پابندی شریعت کے سیکڑون ہزارون افراد کلکٹر اور جج بنجائین بلکہ گورنر کے عہدے تک بہی انکی رسائی ہوجائے ان سے نہ خدا خوش نہ رسول راضی نہ قوم پر وہ فخر کرسکتے ہین نہ قوم انکو سرمایہ ناز سمجھ سکتی ہے ؎

ہر آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

صبح

صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل
گر علاج زخم عصیان ہی کنی بیدار باش

اللہ اللہ یہ کسی استاد کا کیا عمدہ شعر ہے جس عمدہ پیرایہ مین جس قریب الفہم انوکہے طرز مین صبح کی تعریف اس نے ادا کی ہے نہایت درجہ قابل تحسین و آفرین ہے اور اسکی داد نہ دینی سخت بیدادی ہے صبح صادق کو مرہم کافور سے تشبیہ دینی مجروحان خنجر عصیان کا اس سے علاج مقرر کرنا کسقدر دلکش اور دلچسپ مضمون ہے بیدار باش سے صرف ہوشیار رہنا یہان مراد نہین بلکہ اپنے پاک پروردگار کے ذکر و فکر مین اسکے عبادت مین مشغول رہنا مقصود ہے دنیا بہر کے تمام حیوانات چرند پرند ہر قسم کا ذی روح ہر طرح کا جاندار صبح کے وقت اپنے حقیقی مالک و آقا اپنے پاک پروردگار کے دہیان مین لگا رہتا ہے یہ تو بدیہی بات ہے اس سے کوئی انکار کرسکتا ہے؟ نہین ہرگز نہین بہت تعجب ہے ہم انسانون سے جو صبح کے وقت نشۂ غفلت مین مست ہوکر بیخبر پاؤن پہیلاتے سو رہتے ہین ایسے مبارک ایسے پیارے وقت کو بے پروائی سے کہو بیٹھتے ہین باوجود اسکے پہر ہم کو اشرف المخلوقات کہلانیکا دعویٰ بہی ہے کیا یہ بے زبان بے شعور نا چیز حیوانات سے ہمکو عبرت حاصل نہین ہوتی کیا اشرف المخلوقات کہلانے کا یہی مقتضا ہے کہ صبح جیسے پاکیزہ وقت مین بہی اپنے خدا کو یاد نکرین ؎

وائے بر ما وائے بر انجام ما
عار دارد کفر از اسلام ما

رات اور دن کے چوبیس گھنٹون مین صبح کا وقت ایسا پیارا اور سہانا وقت ہے ممکن نہین کہ کوئی

وقت اسکے مقابل ہوسکے وہ شمع سحر کا جھلملا جھلملا کے جلنا وہ پروانون کی کنارہ کشی وہ معشوقون کا اپنے عاشقون کے بستر سے تھوڑے وقت کیلئے ہٹ جانا وہ تھنڈی تھنڈی نسیم سحر کی چمن مین خوش خرامی وہ سربستہ غنچون کی شگفتگی وہ شبنم کے قطرون کی درختون کے سبز پتیون پر موتیون جیسی بہار وہ درختون کی سرسبزی اور انکا نکھار وہ بلبلون کی نغمہ سنجی ودلگداز وہ قمریون کی سروچمن پر کوکو کی پیاری پیاری آواز وہ زاغ وزغن کا بیساختہ بے محابا شور وغوغا وہ سخت سخت مریضون کا مرض سے افاقہ وہ دلجمعی وسکون وقرار وہ پرنور نیسی کا عالم وہ موذنون کی اذان کے الفاظ کے ساتھ الصلوٰۃ خیر من النوم کی پاک ہدایت وہ مصلیون کا جلد جلد اپنے قضائے حاجت سے فارغ ہوکر مسجد کی طرف متوجہ ہونا وہ نماز مین امامان مسجد کی خوش لہجگی کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت وہ بعد نماز باعجز وانکسار دعا کی طوالت غرض ان تمام امور ان تمام واقعات مین کوئی امر کوئی واقعہ ایسا نہین جو دلون کو اپنی طرف کھینچنے مین قوت مقناطیسی کا حکم نہ رکھتا ہو ہر امر ہر واقعہ دلربا ہے دلکش ہے دلچسپ ہے دلفریب ہے جسکو دیکھکر بے اختیار یہ شعر زبان پر آہی جاتا ہے۔ ؎

ایک دل دلبر بہت اب کس کو کس کو دیجئے
دلمین آتا ہے کہ اس دل کے ہی ٹکڑے کیجئے

اہل سخن کے گروہ مین مختلف مذاق مختلف طبیعت کے لوگ موجود ہین ہر شخص کچھ نہ کچھ کہیگا۔ مگر مجھ سے پوچھا جائے تو مین یہی کہونگا کہ فکر سخن کیلئے صبح کے وقت سے بہتر اور کوئی وقت نہین طبیعت کی آمد خاطر جمعی پر منحصر ہے خاطر جمعی جسطرح ہونی چاہئے بجز وقت صبح کے اور کسی وقت مفقود ہے علاوہ اسکے تمام اطبائے یونانی اور انگریزی ڈاکٹرون کے نزدیک قواعد احتیاط صحت مین صبح خیزی ایک جزو اعظم سمجھی جاتی ہے صبح کا غسل صبح کی ورزش صبح کی مشی یہ تمام امور حفظان صحت کے ماتقدم اسباب ہین اور تمام مغربی اقوام ان پر عمل پیرا ہین تعجب کا مقام ہے کہ ہم مسلمانون مین جو لوگ مغربی طرز معاشرت مغربی اوضاع واطوار کے دلدادہ ہین ان مین اکثر افراد نہ فقط صبح خیزی کی نعمت سے محروم ہین بلکہ اسکے متعلق دیگر ابواب کے بھی عادی

نہین ہان البتہ ایسے امور کی زیادہ تقلید کیجاتی ہے جس سے نہ کوئی ذاتی نفع ہے نہ قوم کی کوئی بہبودی۔ جیسے تقلید لباس تقلید ماکولات و مشروبات تقلید رسومات مغربی وغیرہ وغیرہ مین یہ نہین کہتا کہ بالکلیہ مغربی اقوام کی تقلید نہ کرنی چاہیئے بلکہ میرا مطلب یہہ ہے کہ ان امور کی تقلید کیجئے جن سے اپنی ذات کیلیے اپنی قوم کے لئے کوئی فائدہ کی بہی صورت نکل آئے دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین جو تمام خوبیون کا مجمع ہو۔ بلکہ خوبیون کیساتھ چند در چند برائیان بھی ضرور موجود رہتی ہین ہمکو چاہیئے کہ خوبیون کو اخذ کرلین برائیون سے احتراز کرین۔ خذ ما صفا و دع ماکدر کے مقولہ پر کاربند ہونا چاہیئے خیر یہ ایک جملہ معترضہ تہا جو درمیان مین آگیا پھر مین اپنے اصلی مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون مین نے جو کچھ وقت صبح کی تعریف کی ہے وہ مشتے نمونہ از خرواری ہے مجھہ جیسے کم استعداد قلیل البضاعت سمجھدان کا کیا حوصلہ اور کسطرح مجھہ سے صبح کی تعریف کا حق ادا ہوسکے میری تقریر مین اگر کوئی خطا و لغزش ہے تو اہل مجلس سے معافی کا خواستگار ہون ؎

آئینہ خود باش صفائے بہ ازین نیست　　عیب ہمہ کس پوش قبائے بہ ازین نیست

شام[1]

اے وقت شام مین آج تیرے حالات تیرے کیفیات ظاہر کرنے پر اردو سوسائٹی کی طرف سے مامور ہوا ہون مگر مین اس حیص و بیص مین ہون کہ لکہون تو کیا لکھون تعریف لکھون یا مذمت اگر مذمت کرون تو تجھکو اچھا جاننے والے لوگ مجھہ پر برہم ہوجائینگے تعریف کرون تو تیرے بدخواہ مجھہ پر چاپلوسی اور خوشامدی کا الزام دہرینگے اور یون کہینگے ؎

اچھے کو برا برے کو اچھا سمجھے　　کتنی یہہ بری ہے اچھا سمجھے

خیر کچھ ہی ہو مین غلو او رمبالغہ کو بالائے طاق رکہکر صحیح صحیح حالت واقعی و واقعی کیفیت کا فوٹو کھینچ دیتا ہون ع　　ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

اے وقت شام اتمام ذی لیاقت تمام شعرا تیرے جادو بیان تیرے اور وقت صبح کے درمیان جو واو عطف لاتے ہین اور اس کو اپنا محاورہ بناتے ہین یعنے صبح و شام و سحر کہتے ہین۔

اس سے ہرگز یہ مطلب نہین کہ تو وقت صبح کا مقابل ہے یا مترادف ہے یا تجھہ مین ہمسری صبح کے اوصاف موجود ہین بلکہ اس سے مراد کسی چیز کی ابتدا اور انتہا بیان کرتا ہے گویا از ابتدا تا انتہا اس کا پورا مفہوم سامع کے ذہن نشین بنا دینا ہے یعنے دن کی ابتدا صبح ہے اور انتہا شام اسلئے صبح کو معطوف الیہ اور تجھکو معطوف بنایا جاتا ہے ورنہ کہان وقت صبح اور کہان تو ؎

گرگتان اس سے پھٹے اس سے جگر ہو چاک چاک　　　ماہِ تابان اور ہے رخسار جانان اور ہے

اے وقت شام! مین نے مانا کہ صبح کے وقت نور کا عالم جو تمام دنیا پر چھا جاتا ہے وہ تجھہ مین موجود ہے مگر انسان کے دلمین جو اطمینان اور جو تفریح کا سامان صبح کے وقت قدرت نے عطا کیا ہے۔ وہ تجھہ مین بالکل مفقود۔ مریض گو اسکی کیسی ہی سقیم حالت ہو مگر صبح کے وقت اس مین کچھ نہ کچھ افاقہ نظر آتا ہے برعکس اسکے تجھہ مین مرض کا اشتداد بڑھجاتا ہے شعراے زمانہ صبح کو وصال سے نسبت دیتے ہین اور تجھکو فراق سے یعنے کہتے ہین کہ صبح وصال اور شام فراق وصال جیسی پیاری شی کو صبح سے نسبت دینی اور استعارہ کرنا اور فراق جیسی ناگوار چیز کو تیرے متعلق نسبت کرنا اس امر کی واضح تر دلیل ہے کہ تجھہ مین اور صبح مین بہت بڑا فرق ہے وقت صبح باعث مسرت ہے اور تو موجب کدورت وقت صبح دیرپا ہے اور تو سریع الزوال صبح کے ساتھ ساتھ مہر منور کا نور ہی نور ہے اور تیرے ساتھ شب دیجور صبح کو رخ یار سے شعرا تشبیہ دیتے ہین اور تجھکو نہ فقط گیسوے سیاہ سے مثال دیتے ہین بلکہ کالی بلا بھی کہتے ہین جیسے کسی نے کہا ہے ؎

صبح جسطرح گزرتا ہے گزر جاتی ہے　　　شام کیا آتی ہے یک کالی بلا آتی ہے

اوقات نماز مین جسقدر تنگی اور کمی تجھہ مین پائی جاتی ہے اور مصلیون کو نماز فوت ہونیکی گھبراہٹ تیرے وقت مین پیدا ہوتی ہے اور کسی وقت مین نہین البتہ ایک بڑی خوبی تیری یہ ہے کہ ملازمت پیشہ تجارت پیشہ زراعت پیشہ لوگ تمام دن کی جسمی دماغی محنتون کو برداشت کرکے تیرے ظہور سے پہلے اپنے اپنے مکانون کو واپس آجاتے ہین اور تجھہ سے وہ آرام

لیتے ہین اور تو انکے لئے مرکز مسرت و انبساط بنجاتی ہے وہ لوگ بازبان حال تجہہ سے مخاطب ہوکر کہتے ہین ع

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ای وقت شام! اگرچہ نسیم صبح گلزار مین غنچون کو شگفتہ بناتی ہے درختون کو ترو تازگی مین لاتی ہے اور تیری ہوا بھی کم و بیش وہی صفت رکہتی ہے اور تیرے وقت بہی طیور اپنی اپنی بولی بولتے ہین مگر کیا حاصل تیرے وجود و عدم کے درمیان فاصلہ اسقدر کم ہے کہ کچہہ کہا نہین جاتا۔ اگر فاصلہ زیادہ ہوتا تو ہمکو تیری کارروائیون پر غور کرنے کا موقع ملتا تیری تنگدلی نے تیرے تمام اوصاف کو ملیامیٹ کردیا۔ اے وقت شام! بعضے اہل محاورہ صبح کو وطن سے تجہکو غریبان سے نسبت دیتے ہین یعنے صبح وطن شام غریبان کہا کرتے ہین سچ ہے دنیا مین کسی فرد بشر کا دل وطن کی انست سے خالی نہین یہ ایک فطرتی امر ہے۔ سہ

یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد　　می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

حب وطن کی دلچسپی کے ساتھ صبح کی بہار بہی شامل ہوجائے تو پہر کیا پوچہنے نورٌ علی نورٌ دونون کا انضمام سونے پر سہاگہ ہوگیا غرض اہل وطن کیلئے صبح وطن بڑی پیاری چیز ہے اور نہایت مسرت انگیز ہے اس کا لطف اسکی خوشنمائی اسکی بہار انہی لوگون سے پوچہنا چاہیئے جو اہل وطن ہین ع　　تیغ قاتل کی صفت گہائل سے پوچہا چاہیے

صبح وطن کے مقابل مین شام غریبان کے حالات بالکل مغائر ہین لفظ غریبان سے اگرچہ مفلس و محتاج لوگ کا مفہوم بہی نکلتا ہے مگر شام کے ساتھ لفظ غریبان کا استعمال زیادہ تر مسافرون کے ہی معنے پر ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسافر لوگ شام کے وقت جب منزل پر پہنچتے ہین تو کسقدر رنجیدہ اور کبیدہ خاطر رہتے ہین گو ان کیلئے منزل پر ہر طرح سامان راحت و آرام میسر ہو مگر راہ کی تکان جسم کی کوفتگی مزاج کی پریشانی و کدورت سامان راحت و آرام سے پورا پورا حصہ نہین لینے دیتی بلکہ رنج مسرت پر غالب آہی جاتا ہے۔ سہ

حسرت پہ اس مسافر بیکس کے روئیے ۔ جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

اے وقت شام! مین خوب جانتا ہون کہ تو بے جان ہے بے زبان ہے تجھے مجھہ پر حرف
گیری کرنے کی طاقت نہین ہان وہ لوگ جو تیرے کیفیات تیرے جذبات کو محسوس کرنے والے
ہین تیری نیابت مین کچھ نہ کچھ کہینگے مجھے ان کا کہنا بسر وچشم قبول ہے وہ لوگ جو کچھہ کہتے ہین کہنے
دو اے وقت شام! خدا حافظ اب تجھہ سے رخصت لیتا ہون ؎

ہر طرح رنج جدائی سے بچائے اللہ ۔ زندگی باقی ہے گر پھر بھی ملائے اللہ

تقریظات وقطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

تقریظ دلپذیر جناب شاہ ابو العرفان محمد عبد الرحمن صاحب فاروقی المتخلص بہ تسلیم مجدد علوم صوفیہ دام لطفہ

گلزار بادشاہ اپنے مصنف کی ذاتی خوبیون کے باعث تقریظات. تمہیدات وتاریخات
کا خواہان نہین آفتاب عالمتاب کے طرح وہ خود ضیا گستر ہے مین نے چونکہ اپنا نام گلزار بادشاہ کے
ساتھہ قایم رکھنا چاہا اسلئے مین بھی لہو لگا کے شہیدون مین ملگیا مصنف گلزار بادشاہ کی قومی خیر خواہی
اور لیاقت نفسی معارف بادشاہ (انکی سوانح) سے اظہر من الشمس ہو چکی اور دوبارہ قند مکرر کیطرح گلزار
بادشاہ سے عیان ہو رہی ہے میرے محترم دوست جناب مغموم صاحب مدراسی نے بادشاہ نور اللہ
مرقدہ کی شاعری بلند خیالی بے مثل تاریخ گوئی کا جو نقش کھینچا ہے ممکن نہین کہ مرحوم کا کوئی زندہ دوست
اب اور ایسی تصویر اتارے - بادشاہ نور اللہ مرقدہ کا دوسرا نام حالی مدراس تھا اپنی عمر کا اخیر حصہ جن خیالات
اور قومی خدمات مین طی کیا ایک حیرت انگیز معاملہ ہے - گلزار بادشاہ کا مضمون بزبان حال کہہ رہا ہے
کہ بادشاہ کا شاعرانہ خیال ؎ دگر آسمان و دگر عرش جوید ÷ بلندی طبع حقایق بیانش -
دہلی اور لکھنؤ والون کی اردو نظم اور انکی روزمرہ بول چال اور انکے ملکی محاورے اہل مدراس
کی فطرت سے دور ہین بعض شعرائے مدراس دہلی لکھنو والون کی تقلید اور انکی شاگردی کو اسلئے فخر سمجھتے
ہین کہ انہین بجز الفاظ پرستی اور کوئی مادہ نہین مضمون آفرینی کا جوہر جو خاص موہبت ایزدی سے

متعلق ہے الفاظ پرست شعرا مین نہین پیدا ہوتا وہ کتنا ہی سرمایہ حقیقی شاعری (مضمون آفرینی) کی تعریف مولانا روم رح نے یون کی ہے۔ سے

شاعری جزو لیست از پیغمبری　　جاہلانش کفر خوانند از خری

مین کہتا ہون کہ میرے مخدوم بادشاہ کی مقدس فطرت مین خدا نے مضمون آفرینی کی وہ قابلیت رکھدی تھی جو جزو نبوت سے متعلق ہے پس بادشاہ نے اس جوہر الہی کو اپنے ملک کی زبان مین عرض کیا ہے جسکا نام گلزار بادشاہ رکھا گیا ہے۔ بادشاہ نور اللہ مرقدہ کا لائق جانشین اپنے والد امجد کی یادگار قایم رکھنے والا خطیب محمد عبد الرشید زاد اقبالہٗ نے ۱۳۳۶ہجری مین گلزار بادشاہ طبع کرواکے صرف اپنے والد ماجد کی روح مقدس کو ہی خوش نہین کیا بلکہ اپنے والد کے احباب اور اپنے وطن کے اہل علم کو تحفہ گلزار بادشاہ سے ممنون و مشکور کیا مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم عزیزم خطیب محمد عبد الرشید زاد عمرہ کو تندرستی اور تجارت مال کی ترقی کے ساتھ ازدیاد ایمان اور رخاص اپنی معرفت کا علم عنایت فرمادے اور اپنے والد ماجد کی یادگار مین تعمیرات پل و مسجد و چاہ و مہمان سرا کی توفیق بخشے آمین۔

نظم

صاحب خلق و مروت ذی وجاہت ذی کمال　　شاہ اقلیم سخن اور منبع جود و نوال
حافظ شرع پیمبر سالک راہ خدا　　حاجی الحرمین قادر بادشہ فرخندہ فال
وہ خطیب دین و دنیا وہ ادیب ملک و قوم　　وہ جنوبی ہند کا تھا شیخ اہل حال و قال
یاد حق سے دولت دین اور تجارت سے معاش　　مہدی اہل وطن تھا حق نما فرخ مآل
وہ ابھارا قوم کو تہذیب اور اخلاق پر　　مذہبی تعلیم کا تھا را تدن اسکو خیال
صوفی و عارف نہان و عابد و زاہد عیان　　سیکڑون مین منتخب تھا شاعر شیرین مقال
خاک وانمباڑی کہتی ہے زبان حال سے　　حاجی قادر بادشہ تھا بے عدیل و بے مثال
انجمن اور دار اخبار و سوسیٹی مدرسے　　یاد کرتے ہین تجھے اے بادشہ صاحب کمال
یادگارین سب وہ اپنی آپ قایم کرگیا　　اور یک گلزار نامی بادشہ کا تھا مقال

جانشین بادشہ عبد الرشید نامور — باپ کے گلزار کا ہے باغبان وہ خوش خصال
اس کلام بے بہا کو اسنے شائع کردیا — تا ہو خوشنودی پدر کی اور رضائے ذوالجلال
دوسرا مقصد یہ تہا ہو قوم اس سے مستفید — اور احباب مصنف پائین لطف لازوال
جن بزرگون کو ہو حاصل سیر اس گلزار کی — ملتجی ہون وہ بدرگاہِ خدائے لایزال
تا مصنف پر ہو نازل رحمت باری مدام — روح اسکی شادمان ہو رنج وغم ہون پائمال
صدق دل سے فاتحہ ہو اور ایصال ثواب — ہے یہی میری گزارش اور یہی ہے عرض حال

ہے دعا تسلیم کی ہر اہل دین کے واسطے
بادشہ کی زیست کر اسکو عطا ای ذوالجلال

"فکر علامہ فخری"

تقریظ جناب مولانا الحاج مولوی حکیم شاہ محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری سجادۂ خانقاہ ومتولی مسجد فخریہ واقع سیلاپور مدراس

"خیر جاری بادشہ" ۱۳۴۶ھ

خطیب قدرشناس ۱۳۴۶ھ - عزیزی محمد عبد الرشید صاحب خلف الصدق جناب اخی فی اللہ حاجی خطیب قادر بادشاہ صاحب مرحوم نے مجھ سے یہ فرمایش کی ہے کہ مین جناب بادشاہ مرحوم کے مجموعہ مسمّیٰ بہ گلزار بادشاہ پر جو زیر طبع ہے تقریظ لکھون کلام بادشاہ پر تقریظ وہی لکھے جو بادشاہ کلام ہو۔ بادشاہ کا کلام کلام بادشاہ ہے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کلام الملک ملک الکلام نہ مین بادشاہ ہون اور نہ میرا کلام بادشاہ ہے۔ جناب بادشاہ مرحوم کی تعریف اور انکے کلام کی توصیف وہ کرسکے جو اونہین سا ہو۔ نہ وہ ہوگا نہ یہ ہوسکیگا۔

جنوبی ہند کی خصوصیت کیا ہے ہندوستان کے خاص قادر الکلام لوگ بہی آپ کے کلام سے واقف ہین۔ عجم تو عجم عرب مین بہی آپ نے اپنا سکہ جمایا تہا کعبۂ مقدس اور روضۂ مطہر

زادھم اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت کے وقت بادشاہ سخن نے اپنے بادشاہ اور آقائے حقیقی جل جلالہ وعلیہ الصلوۃ والسلام کے درباروں میں کلام بادشاہ قرأۃ فرمایا تھا آفتاب کی منوری اور آسمان کی بلندی کو سب مانتے اور جانتے ہیں کوئی کہے تو کیا اور نہ کہے تو کیا۔

علاوہ اسکے ہر قسم کے صفات حمیدہ اور قابلیت پسندیدہ کی جامع بادشاہ مرحوم کی ذات شریف تھی۔ شاعری انشاپردازی میں بھی آپ ہی اپنا نظیر یا ثانی تھے۔ آپ کی خوش بیانی اور نازک خیالی کا یہ مرتبہ کہ جنکو انا ولاغیری کا دعویٰ ہے۔ جب آپکے نثر و نظم کلام کو سنتے ہیں تو آپ کی استادی کو تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ توصیف بھی کی ہے۔ کسی نے آپکی تعریف میں کیا خوب کہا ہے ؎

دربستن شعر ہم سنگ بیدل　　　وندر قصاید ہم دوش سلمان

یہ تصنیف بھی ایسی ہے جسکی تعریف حد امکان سے باہر ہے میرا دعویٰ بے دلیل نہیں ہے جسکو یقین نہ ہو وہ اس کتاب کو دیکھے اور ابتدا سے اس وقت تک جتنی کتابیں اردو نثر و نظم میں لکھی گئی ہیں مجھے دکھاوے کہ اسطرح کی نظم و نثر کسی نے لکھی ہے؟ یہہ سلاست ہاں یہہ صفائی ترکیب یہ نازک خیالی۔ یہہ مضامین عالی۔ یہہ رنگ۔ یہہ ڈھنگ۔ کس کے نظم و نثر میں ہے؟ ارباب زمانہ اگر رشک نہ کریں اور انصاف سے نہ گزریں تو اونکو تسلیم کرنا لازمی ہے۔ حاسدوں کو سوا اسکے غم کہانے اور مغموم ہونیکے اور کیا نتیجہ حاصل ہوسکتا ہے آپ کی نظم "نظم سربلند" ۱۳۳۶ اور آپ کی نثر۔ "گلستان بلند فطرت" ۱۳۳۶ ہے۔

جان رسیدہ بقالب معنی　　　گویم اورا اگر خدای سخن ۱۳۳۵
گر چنین شاہد سخن باشد　　　می کنم جان خود فدای سخن

خطیب رشید سلمہ اللہ" نے یہ ایک معمولی کتاب نہیں چھپوائی ہے بلکہ مجموعہ بےنظیر۔ سلک کے پیش کیا ہے جسکو فی الحقیقت۔ مجموعہ اسرار سخن" یا تبرکات بادشاہ کہنا زیبا ہے۔ خدا بادشاہ مرحوم کو اسکا اجر دے اور آپ کے خلف الصدق کو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے اور الولد سر لابیہ کا سچا فوٹو بنادے۔

تقریظ از نتیجہ طبع جناب ابو المقبول محمود الحسن صاحب المتخلص بہ محمود متوطن وانمباڑی

لائق حمد و ثنا وہی باغبان حقیقی ہے جس نے سرزمین عالم مین گلزار سخن کو سرسبز و شاداب کیا فہم ناقص اور ذہن نارسا کو کنہ ذات باری تک رسائی کہان زبان و قلم سے اسکی حمد ادا ہو کیا امکان۔ جل جلالہ و عم نوالہ۔ نہ فقط حمد کا ہی یہ حال ہے بلکہ نعت کا دعوی کرنا بھی نرا بیہودہ خیال ہے۔ مگر خاموشی بھی باعث رنج و ملال ہے سیاح لامکان کے ادراک کیلیے طائر حواس مقطوع البال ہے اسکا ادا کرنا غیر ممکن ہے نہ کہ محال۔ انسان ضعیف البنیان اسکا اہل ہو سکے کیا مجال۔ سزاوار ستایش وہی چمن آرا ے رسالت ہے کہ جس نے نکہت گلزار سخن سے مشام اہل ایمان کو صورت طبلہ عطار معطر کیا اور گنہگاران امت کی شفاعت کا بیڑا اٹھایا صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد خاکسار حقر الزمن محمود الحسن متخلص بہ محمود ارباب علوم کی خدمات مین بشارت تازہ اور نوید روح افزا پیش کرتا ہے۔ الحمد للہ کہ ان ایام فرحت انضمام مین شاہد مدعا پردۂ اخفا سے جلوہ فرما ہو یعنی میرے مخدوم و معظم۔ مجید و مکرم حضرۃ الحاج خطیب قادر بادشاہ صاحب المتخلص بہ بادشاہ۔ طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کا دیوان مسمی بہ گلزار بادشاہ زیور طبع سے مزین ہو کر غنچۂ آرزوئے دیرینہ کو شگفتہ بنایا اور مشتاقان سخن کو اپنی دلربائی کا عالم دکھا کر شیدا کیا ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست — آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

باغ سخن کے متوالو! شاعری کا صحیح مذاق رکھنے والو! ذرا اس گلزار پر بہار کی سیر کرو اور گلہائے سخن سے اپنا دامن بھر لو پھر اگر آپ کی زبان پر یہ شعر جاری نہو تو میرا ذمہ ؎

چون این رشک چمن محفل بدیدم — شگفتم گل شدم گلزار گشتم

سبحان اللہ گلزار بادشاہ کیا پیارا نام ہے سخن فہم دقیقہ رس اصحاب نام کی بندش پر ہی جان دینگے یہ وہ گلزار ہے جسکو نہ خوف خزان ہے نہ خلش خار ہے ہر گل اسکا گل خورشید کا ہمسر ہے ہر شگوفہ شگوفۂ امید کا مظہر ہے ؎ عجب سخن کا شگفتہ ہے گلشن بے خار ٭ خزان کا خوف نہ صیاد کا ہے غم زنہار

بڑی خصوصیت اس دیوان کی یہ ہے کہ یہ مرحوم کے سچے خیالات اور پاک جذبات کا آئینہ ہے جسمین عشق رسول مقبول کا عکس رونما ہے نہ اس مین حق وصداقت کا خون ہے نہ الشعراء یتبعہم الغاوٗن کا مضمون ہے اسلئے ہر پیر و جوان اسکے حسن وجمال پر مفتون ہے ہر شعر نازک خیالی کا میدان وسیع ہے ہر کلام نو ایجاد اور ہر مضمون بدیع ہے فقرہ فقرہ مین فصاحت ہے لفظ لفظ مین بلاغت ہے جسکو ذہن سلیم اور فکر رسا کا عطیہ حاصل ہے وہ اتنا کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ ہر ہر شعر اسکا غواصان دریائے فکر کیلئے گوہر آبدار ہے یہی راستی کا اظہار ہے اس مین لاف وگزاف کو دخل ہے نہ مبالغہ شاعری کی نقل ہے بلکہ اس سراپا مخزن برکات مین حمد الٰہی نعت نبی مدح خلفائے راشدین واہل بیتؑ کے ساتھ ساتھ قومی نظمین بھی درج ہین گو کہ مین علمی میدان مین پسماندہ ہون مگر مذاق سخن سے بے بہرہ نہین ہون۔ شاہد سخن پر جان دیتا ہون حسن معانی کا فریفتہ اور دیوانہ ہون اس لحاظ سے بلا تصنع یہ کہتا ہون کہ بادشاہ سخن کی طبع خداداد نے جو جوہر دکہاتے ہین اسکی قدر وقیمت وہی جان سکتے ہین جو مذاق سخن مین کامل دستگاہ رکھتے ہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ فرضی عشق کے ناپاک جذبات سے انکا کلام مبرا ہے میری دعا ہے کہ خدا سر سے تو یہی سوداوے کہ محبت محبوب خدا اور اہل بیت مین محو رہے وہ انسان ہی کیا ہے جو اس دولت سے محروم رہے قوم کا ہمدرد اور غمخوار بھی وہی بن سکتا ہے جو مصنوعی تعشق اور خیالی ڈھکوسلون سے محترز رہے اخیر مین ناظرین سے ملتجی ہون کہ اس پر بہار گلزار کی سیر سے حظ وافر اٹھانیکے بعد میری دعا مین شریک ہو جائین کہ خداوند کریم مصنف کو اس کا نیک صلہ عطا کرکے اپنی رحمت کاملہ سے ممتاز فرماتے۔

ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

قطعات تاریخ

از جناب محمد اسمعیل سیٹھ صاحب المتخلص بہ مغموم متوطن مدراس

سر سبز و پر بہار ہے کیا گلشن سخن	پہنچے یہان خزان یہ نہین اسکو دستگاہ
مغموم بلبلان سخن کو یہ دے نوید	راحت فزا پیام ہے گلزار بادشاہ
	۱۳۳۶ھ

ولہ

دلچسپ و دلفزا احسن بنظیر ہے	عشاق شاہدان معانی کی سیرگاہ
ہیں کلک بادشاہ کے گلکاریاں دلا	لکھ نقش آفریدہ ہے گلزار بادشاہ

ولہ

سرمایۂ نشاط ہے باغ گل سخن	حاصل ہو جس سے معرفت قدرت الہ
معنوم سال طبع کا خواہان ہو گر کوئی	لکھ۔ ہے مفید رویت گلزار بادشاہ

ولہ

حاصل ہو سیر لطف ارم اہل ذوق کو	پڑ جائے اسکے حسن معانی پہ گر نگاہ
معنوم بہر سال لب انبساط سے	لکھ۔ زینت ربیع ہے گلزار بادشاہ

ولہ

کیا دلربا ہے نکہت گلہائے معنوی	لطف سخن اٹھائیں جو ہیں غم کے مبتلا
معنوم سال طبع کہو از لب امید	گلزار بادشاہ ہے نقش طرب فزا

از جناب الحاج محمد عبدالقادر صاحب متخلص بہ شاکر ساکن و انمباڑی

بادشہ نے گل کھلائے تازہ تر	تیسرا دیوان ہے یہ گلزار شاہ
ہے مشام آرا یہ گلزار سخن	روح افزا ہے کلام بادشاہ
تمکو گلہائے مضامین گوندھنے	چاہیئے تفہیم کا تار نگاہ
شاہ معنی کا لقب ہے آپ کو	ہیں تصانیف آپکے اسپر گواہ
آپ ہیں جان سخن کان سخن	آپ افلاک سخن کے مہر و ماہ
آپ کا ہے نام بالائے زمین	آپ ہیں زیر زمین باعز و جاہ
آپ کے اخلاق کی مداح خلق	آپکے اوصاف ہیں شہرت پناہ
آپ ممدوح خلائق سربسر	خیرخواہ ملک و قومی خیرخواہ

آپ کے اشعار سرتاج سخن — آپ ہین شاہ سخن بے اشتباہ
روح اقدس آپ کی ہو خلد مین — قرب حق ہو آپ کی آرام گاہ
حق کرے مرحوم کو جنت نصیب — یہ دعا شاکر کی ہے شام و پگاہ
اسکی یہ تاریخ شاکر نے کہی — تاج نو گلزار قادر بادشاہ

ولہ

کرتے ہین بادشہ کے سخن کو سند ہین پیر — ملک دکن کے نامی سخنور جوان و پیر
شاکر نے اسکی عیسوی تاریخ یہ کہی — گلزار بادشہ ہے یہ علامہ بے نظیر

از جناب حکیم سید شاہ محمد صبغۃ اللہ صاحب حسینی القادری نور۔ متوطن مدراس

آئی بہار تازہ کھلا اک نیا چمن — اتراتی ہے ہر ایک نظر باز کی نگاہ
بلبل ہے شاد رنگ گل و غنچہ دیکھکر — باد خزان کو بھولی ہے اس بوستان کی راہ
گو باغبان لگا کے چمن ہو گیا روان — باران و باد بنگئے بلبل کے اشک و آہ
اسکے جو ہین کھلائے ہوئے وہ بہی چمن — ہر ایک رنگ خاص کا ہے شاہد و گواہ
جسطرح لہلہاتے ہین عالم مین وہ چمن — اسپر بہی تازگی سے ہے جنت کا اشتباہ
مطبوع نظمین اون چمنون سے مراد ہین — مقصود باغبان سے ہے شاکر سخن پناہ
شاعر وہ بادشاہ تخلص شبیر خلق — بحر اجل نے کشتی عمر اوسکی کی تباہ
دیوان چہپگیا ہے یہ اوسکا جو اوسکے بعد — جو شخص دیکھتا ہے وہ کہتا ہے واہ واہ

نکلا یہ سال نور نے ڈالی جو چشم دید
رنگین و پر بہار ہے گلزار بادشاہ

از جناب نواب محمد منور صاحب گوہر نائب خاندان کرناٹک مدراس

دیوان نہین یہ گلشن رنگین ہے لاکلام — گلدستۂ شگفتہ اسکے مضامین ہین سب کے سب
یون عندلیب خامۂ گوہر ہے نغمہ زن — گلزار بادشاہ سخن کو چھپا ہے اب

از جناب مولوی سید علی صاحب قادری بہار ساکن حیدرآباد دکن

گلزار بادشہ کا پہولا پہلا ہے کیسا
کہدو بہار تم بہی تاریخ اسکی ہجری
دیکہو تو سیر اسکی آنکہین یہ کہہ رہی ہین
نظمین یہ واہ کیسی اچہی کہی گئی ہین ۱۳۴۶ھ

از جناب خان بہادر ڈاکٹر الحاج خواجہ محمد حسین صاحب متخلص بہ خواجہ حبیب مڈیکل آفسر بیگن پلی اسٹیٹ

ہست فرزند رشید بادشاہ
طبع زاد والدش راقصد طبع
بسکہ در نعت محمد بادشاہ
مشفقی عبد الرشید نیکنام
این زمان دارد بجن اہتمام
شعرہا دارد عقیدت انضمام

از سر انصاف خواجہ سال آن
گو۔ کلام بادشہ خیر الکلام ۱۳۴۶ھ

ولہ

از طبع بادشہ چون گلزار نظم شگفت
ای خواجہ بہر سالش فکرم چون جستجو کرد
گوئی کہ لعل و گوہر از بحر و کان بر آمد
تصنیف بادشاہ رنگین بیان۔ بر آمد ۱۳۴۶ھ

ولہ

بود قادر بادشہ قادر باصناف سخن
چشم بد دور این سن فصلیش خواجہ زد رقم
نقش در ہر صنف رنگ طبع او دارد جدا
اندرین گلزار ہر گل رنگ و بو دارد جدا ۱۳۴۷ف

ولہ

گلزار بادشاہ ہو مصر سخن نہ کیون
خواجہ سروش غیب نے مجہسے یہ کہدیا
ہے جلوہ گاہ شاہد یوسف جمال طبع
گلزار بادشاہ سخندان۔ ہے سال طبع ۱۳۴۶ھ

از جناب مولانا عبد السبحان صاحب روشن آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ مدراس

فضل خدا سے چہپگیا گلزار بادشاہ
گلہائے تازہ اسکے ہین ہمرنگ مہر و ماہ

جتنے گل سخن ہین بانواع رنگ و بو | فرحت فزائے دل ہین لطافت دہ نگاہ
اس شاعر شہیر کی یہ یادگار ہے | ملک جنوب جسکے سخن کا تہا جلوہ گاہ
یعنے وہ بادشاہ سخن سنج بے نظیر | جنکا کلام جنکی لیاقت پہ ہے گواہ
کچھ عشقیہ کلام پہ اونکا نہ تہا حصر | بتلاتے تھے وہ قوم کی بہی حالت تباہ
ہر بزم و انجمن مین وہ پڑہتے تھے نظم و نثر | اور لوگ اسپہ کہتے تھے تحسین و واہ واہ
انکا کلام نعتیہ مشہور عام ہے | جسپر گواہ خود ہے یہ گلزار بادشاہ
تاریخ کا جو فن ہے وہ ہے درد سر مگر | حاصل تہی اونکو اس مین بہی اک خاص دستگاہ
آخر وہ اس جہان فنا سے گزر گئے | روتی ہے خلق اونکے لئے شام اور پگاہ
حاجی تھے اور خطیب تھے ہر دلعزیز تھے | دیندار تھے خلیق تھے سبکے تھے خیر خواہ
عبدالرشید انکے جو فرزند ہین رشید | ہم سیرت پدر رہین وہم شکل بادشاہ
ترتیب دی اونہون نے ہی اس یادگار کو | دونون جہان مین اونکی بڑے عزت اور جاہ

تاریخ اس کتاب کی روشن نے یون لکھی
گلزار بادشاہ سخن لاجواب واہ

از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب متخلص بہ سلیم وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

چہ دیوان است این دیوان کہ ہر حرفش گلستانے | عروسش غنچہ و گلہا سطورش نخل بستانے
زمین نظم این دیوان زمین باغ فردوس است | شگفتہ نعتیہ گلزار معنی خیز دیوانے
مثال مطلع خورشید رخشان مطلع غزلش | بچشم حاسدان چون نیزہ و خار مغیلانے
حروفش را سیاہی صورت شام غریبان است | بیاض صفحہ را بین السطورش چو خیابانے
گل مضمون اشعارش مثال غنچہ خوشبو | دماغ بلبل طبعم کند چون مست ریحانے
بگلہاے معانی بلبل طبعم فدا گردید | فشاندہ غنچہ جنت بر اوراق ریحانے
حروفش بر بساط صفحہ مثل سنبل و لالہ | نشستہ چون عروسان چمن الفاظ عیلانے

مثال نخل مثمر صف بصف الفاظ منقوطش ... زلف چون سرو آشاد است با یکپا نگہبانے

اگر گویم کہ عینش مثل چشم عاشقے باز ہست ... بہ بین لامش مثال زلف محبوب پرستانے

چو زاہد کوزہ پشتے میم قصد سجدہ میدارد ... چو دیدم سین گفتم شاہد نمود دندانے

مثال ابروے معشوق آمد قد دیوانش ... کہ شمشیر برہنہ از پئے حساد خشلانے

بہ بین تشدید چون سوراخ ہائے بینی دلبر ... فتادہ با مثال نعش عاشق دریا بانے

بہر نقطہ دل عارف نکات معرفت بیند ... ہزاران رمز یابد گر کسے خواند بمعانے

بہر بطنش نہان معنی بہر معنی نہان رازے ... پری در شیشہ بنشست است با چہرہ سلیمانے

کرامتش ببین خواند ہمین بچہ گر غزلش ... بخواند کلمہ توحید از دل چون مسلمانے

شود گلدستہ گلزار وحدت از غزل ظاہر ... ز بیتش گنج عرفان می شود اظہر فراوانے

ز گلزار خطیب حاجی قادر بادشہ صاحب ... کسے گلچین شود مصئون بود دایم ز حرمانے

کلامش شہ تخلص بادشہ مداح شاہنشہ ... ببین این طرفہ مضمونے بشانش ہست شایانے

بعالم در رموز نعت مگویم کہ کم یابی ... کتابے با چنین اوصاف و با این ساز و سامانے

پئے عشاق پیغمبر چہ خوش گلہائے معنی خیز ... مضامین بہ زنیلو فر مطالب بہ ز خرمانے

درین گلزار عالم از طفیل مصطفٰے بادا ... نہال خانہ انشش منشعب سبز اعضانے

چو فرزند رشید او کہ اسمش باسمی شد ... خطیب عبد الرشید نیکخو با کس مرنجانے

پدر را شادمان فرمود شائع کرد دیوانش ... کز وقلبش فروغے یافت چون شمع شبستانے

ندا آمد ز ہاتف از سر انصاف گو سالش
سلیم بین چہ گلزار یست ہمہ گلہائش عرفانے

از جناب مولوی قاضی محمد کریم الدین صاحب زعیم ساکن بندیال ضلع کرنول

ہے خوب ہی ملاحت گفتار بادشہ مین ... بے انتہا ہے لذت اشعار بادشہ مین

قربان تھی فصاحت دلدادہ تھی بلاغت ... صحنی تھی وقف خدمت دربار بادشہ مین

جنکے کلام کا تہا سارا زمانہ خواہاں
وہ آج چھپ رہا ہے گلزار بادشہ مین
کیا دلنشین حلاوت ہوتی ہے سامعین کے
سے طرز ہی انوکہا اشعار بادشہ مین

بہرِ سنِ اشاعت تم ای زعیم کہدو
گلہائے نعتیہ ہین گلزار بادشہ مین
۱۳۳۶

ازجناب الحاج محمد عبد السبحان صاحب متخلص بہ دل متوطن مدراس

عبد الرشید نے کیا منظر دکہا دیا ہے
گلزار بادشہ کی دلچسپ ہے نمائش
وہ معدن بلاغت گنجینۂ فصاحت
تہا ایک دُرِ مکنون چند نے منو سے روکش
ظلمت ہوی جہان سے کافور مثل عنقا
وہ مہر علم نکلا جب وقت آزمائش
یہ طبع کی روانی یہ بندش معانی
یہ طرز خوش بیانی ہر دل سے نکلے غش غش
ہین یادگار تیرے اے بادشاہ مغفور
احباب کے دل افزا حاسد کے دل مین آتش
تو کشور سخن کا ہے بادشاہ بیشک
منہ آتے منہ کی کہائے تیرا عدو تے سرکش
سنکر کلام تیرا عشاق وجد مین آ
خوش ہوکے جہومتے ہین محفل مین جیسے میکش
ای بادشاہ عالی جنت کا تو ہو والی
حاضر جلو مین ہردم تیرے ہو حور مہوش
یہ ہے مرا عقیدہ اور ہے یہی بہروسہ
دار السلام مین ہے بیشک ثواب فروش

تاریخ دل نے چاہی ہاتف نے یون ندا کی
گلزار بادشاہ ہے قادر کلام دلکش
۱۳۳۶

ازجناب مولوی حافظ قاضی محمد عبد الحمید صاحب متخلص بہ حمید پروفیسر عربی و فارسی رپن کالج کلکتہ

مژدہ ای والیان حسن کلام
مژدہ ای ناظمان سحر نوا
آن خطیبے کہ خطبۂ سخنش
امرأ القیس را جنون افزا
قادرے کوست بادشاہ سخن
بادشاہے کہ شاہ ملک صفا
اشرف الحاج بادشاہ خطیب
قادر اہل کمال اہل وفا

داد ترتیب طرفہ دیوانے
تازہ فرمود طرز عرفی را

برسواد بیاض رنگینش
جان فدا کردہ گیسوی لیلیٰ

بیتہایش نگار بیت عروس
مصرعش سرو قامت عذرا

زد رقم سال طبع کلک حمید
سخن بادشاہ شہ بادا
۱۳۳۶ھ

از جناب خواجہ محمد مرتضیٰ حسین صاحب تلبسم ساکن مدراس

یہ ہے نسخہ حسن شعر و سخن
کہ گلدستہ تازہ اشعار ہے

کہی میں نے تاریخ بے ساختہ
یہ نظم دلاویز گلزار ہے
۱۳۳۶ھ

از جناب مولوی سید شاہ حسین صاحب نیسان ممتحن مدارس اسلامیہ بنگن پلی

چون دید جلوہ گلزار بادشہ دل گفت
بہار رشک دہ گلشن جنان این ست

نشان دہند مضامین نعت شاہ امم
شمیم غنچہ گلزار رضوان این ست

بہ اہتمام جناب خطیب عبد رشید
سخن بگفت گل گلشن بیان این ست

ز فکر خویش بگو سال عیسوی نیسان
بجا نسیم گلستان بے خزان این ست
۱۸۱۹

ولہ

می سراید طایر قدسی درین گلزار نعت
لحن داودی برآمد از زمین و از یسار

گفت نیسان از پئے سال اشاعت فی البدیہ
چہچہاتے عندلیب گلشن نعت کبار
۱۳۳۶ھ

ولہ

دیکھکر گلزار کو دل نے کہا
کیا قصیدے افضل و اعلیٰ ہیں یہ

شاعر یکتا کا ہے یکتا کلام
طبع کہتی ہے دُرِ یکتا ہیں یہ

سال فصلی بھی لکھا نیسان نے خوب

نغمہاے بلبل مولا ہین یہ
۱۳۲۷ف

از جناب محمد تاج الدین صاحب متخلص بہ شوق ساکن مدراس

للہ الحمد چون مرتب گشت — سخن بادشاہ خاطر خواہ
سال طبعش بشوق ہاتف گفت — مدحت ختم مرسلین اللہ
۱۹۰۶ء

از جناب قاضی سید عبد العزیز صاحب المتخلص بہ عزیز مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارک

گلزار بادشہ کا دیوان ہے یہ نادر — کیا خوشنما چمن ہے بے خار بادشہ کا
ہوتی ہے سیر جسدم گلزار بادشہ کی — پھرجاتا ہے نظر مین دیدار بادشہ کا
لاکھون عزیز سے یوسف کے مشتری ہین — ہے مصر کا نمونہ بازار بادشہ کا
اس فن شعر مین وہ شاہ سخن ہین یکتا — ثانی نہین ہے کوئی زنہار بادشہ کا
وابستہ اسکے دم سے رونق تھی شاعری کی — جلسون مین تہا منور دربار بادشہ کا

تاریخ عزیز اسکی کہدو زروئے بلبل
دلچسپ وخوب ہے یہ گلزار بادشہ کا
۱۳۲۵ھ

ولہ

عجب دیوان ہے یہ گلزار شاہی — مضامین صورت گلہائے خندان
کلام صاف قادر بادشہ کا — منور ہے بشکل ماہ تابان
ہے شہرہ آپ کا ہندوستان مین — ہین قائل آپ کے سارے سخندان

عزیز اسکی کہو تاریخ شمسی
ہے نادر خوبتر دلکش یہ دیوان

از جناب محمد فخر الدین صاحب الفت ساکن محفوظ خان باغ مدراس تلمیذ حضرت مرحوم

طبع گلزار بادشہ گردید — نور بخش جمال باغ سخن
زد رقم سال خامۂ الفت — نو دمیدہ نہال باغ سخن
۱۹۰۸

ازجناب منشی محمد سعد الدین صاحب متخلص بہ سعد ساکن مدراس

حاجی قادر بادشہ صاحب خطیب — شاعرِ نامی تھے جو بالکل نیک نام
چھوڑ کر صد حیف اپنے طبع زاد — جنت الفردوس میں پایا مقام
اندنون مرحوم کے فرزند نے — اونکو چھپایا ہے بحسن انتظام

سعد سال اسکا ز روے آفرین
لکھہ ۔ کلام بادشہ خیر الکلام

ولہ

فیض نسیم طبع سے باغ جہاں میں آجکل — ہوگیا گلشن سخن کیا تر و تازہ واہ واہ
ہوگئی سال طبع کی سعد کو جبکہ جستجو — بلبل طبع نے کہا ۔ واہ ریاض بادشاہ

ازجناب زکریا عبدالرحیم سیٹھہ صاحب متخلص بہ متین ساکن مدراس تلمیذ جناب مرحوم

چھپگیا دیوان انکا ای متین — تھے جو قادر بادشہ عالی جناب
منتخب ہر شعر اس کا بے بہا — ہے غزل ہر ایک اسکی لاجواب
یہ فصاحت یہ بلاغت دیکھکر — رشک سے کھاتے ہیں حاسد پیچ و تاب
اسکو گر سحبان وائل دیکھلے — طاق نسیان پر دہرے اپنی کتاب

اسکا سال طبع کہدے ای متین
گو یہ معنی کتاب مستطاب

ازجناب محمد احمد محی الدین صاحب لوی شہرت موجد معراج خیال و مالک اسلامی جنتری مدراس

بادشاہ عروض و ملک سخن — نوزدہ بحر کے چلتے پھر
شعر گوئی میں دور رس تھے وہ — نکتہ پرور تھے اور وسیع نظر
ذکر خالق سے عشق احمد سے — تھی زبان شستہ دل بشکل قمر
منیر اشفق خطیب عبد رشید — اسکو چھپوا کے کردیا اظہر

طبع کا سال کلک شہرت نے
لکھدیا ہے یہ مدح پیغمبر
۱۳۲۶

از جناب خواجہ شاہ سید حبیب اللہ حسینی چشتی القادری جلال مدرس مدرسہ ناصر الاسلام گوشنہ پوروہ مبارک تلمیذ جناب شاگرد داغ صاحب

گلزار بادشاہ ہے دیوان بادشاہ — عمدہ سخن یہ شاہ سخن کا ہے لاکلام
مرحوم بادشاہ کے اوصاف ہین بہت — فن سخن مین آپ کا بالاترین مقام
اشعار بادشہ کے فصیح و بلیغ ہین — دلکش ہے نظم نثر ہے مقبول خاص عام

تاریخ طبع تم نے سنا دو یہ اے جلال
گلزار بادشاہ ہے بے مثل و السلام
۱۳۲۶

از جناب قاضی میر غیاث الدین صاحب متخلص بہ اظہر ساکن پالکوڈ ضلع سیلم

گلزار بادشاہ عجب پر بہار ہے — رشک ارم جو اسکو کہون سازوار ہے
باغ سخن کے گل سے نکلتی ہے جو شمیم — کیا اسکے آگے نکہت مشک تتار ہے
شاخ سخن پہ کیا گل معنی کا رنگ ہے — ہر دل مثال بلبل شیدا نثار ہے
اے طالبان ذوق کرو سیر بے خطر — جز گل کے اس چمن مین نہ امکان خار ہے
آئے وہ جسکو حسن حقیقی کی ہو طلب — ہر شعر بادشاہ کا روئے نگار ہے
مرحوم بادشہ کے جو خلف الرشید ہین — بس انکی سعی سے یہ چمن یادگار ہے
آسیب چرخ سے رہے محفوظ اے خدا — جبتک جہان مین گردش لیل و نہار ہے
نکہت سے اسکے تازہ رہے روح بادشاہ — یہ التجا غیاث کی بس بار بار ہے

تاریخ اسکے طبع کی مرغوب جان و دل
اظہر سروش غیب سے یون آشکار ہے

از جناب محمد عبد الحلیم صاحب بشر حیدرآبادی فرزند جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مرحوم
(در صنعت معجمہ) سبحان اللہ آج گلزار بادشاہ تیرہ سو چھبیس ہجری النبوی مین چھپا
۱۳۲۶

مطبوع ہو گیا ہے جو گلزار بادشاہ　　جوہر کہلا ہر ایک پہ انکے کمال کا
وہ نعتیہ کلام ہے اور ہے مفید قوم　　پُر لطف صفحہ صفحہ ہے اس قیل و قال کا

کہدے بشیر مٹا کے حسد کو حسود سے
دیوان چھپا ہے شاعر نازک خیال کا

ولہ

یارب رہے جناں مین مصنف کی روح پاک　　اس نعتیہ کلام سے دل کا گیا ہے کرب
منقوط مین ہو سال سر قلب سے عیان　　گلزار بادشاہ کو دین چار مین جو ضرب

ازجناب حافظ محمد عبد القادر صاحب حافظ مالک مطبع رزاقیہ مدراس

جو عاشق لقائے پیمبر تھے بادشاہ　　تصنیف انکی ہے یہ زمانہ مین منتخب
ابن رشید انکے جو عبد الرشید ہین　　شائع کیا انہون نے یہ سرمایۂ طرب

حافظ کہو یہ مصرع تاریخ انطباع
گلزار بادشہ زہے نعت حبیب رب

ازجناب ابو المقبول محمود الحسن صاحب المتخلص بہ محمود متوطن وانمباڑی تلمیذ جناب مغموم

میرے خالو کا اب چھپا دیوان　　گل معنی کا دلکشا گلزار
لب بہجت سے سال ای محمود　　لکہہ کہ ۔ زیبندہ دفتر اشعار

ولہ

لطف گلزار بادشہ کیا ہے　　حمد باری ہے مدح شاہ زمن
گلشن نعت مصطفےٰ مین ہے　　نغمہ پرداز عندلیب دکن

سر بد بین اڑا کے لکہہ محمود
واہ کیا بینظیر ہے یہ چمن

ولہ

پانچویں تصنیف حضرۃ بادشہ مغفور کی
سال اسکے طبع کا ای خامۂ محمود یون

اندنون شائع ہوی از فضل خلاق جہان
لکھہ کہ ہے دیوان قادر بادشہ شیرین بیان

ولہ

لیا طبع بادشاہ نے اب گل کہلائے ہین
محمودین نے بے سر اندیشہ اسکا سال

گلزار پُر بہار کی نکہت ہے جانفزا
گلزار بادشاہ انکو ہے کہا

از جناب مولوی سید سلطان محی الدین صاحب قادری ساکن وانمباڑی

لیا خوب آبیاری فکر رسا سے آج
سبز و پر بہار ہے گلزار بادشاہ

ہر لفظ حسن شاہد معنی سے مفتخر
ہر حرف نقش گوہر اشعار بادشاہ

ہے لیکے جو آئے شوق سے دامان آرزو
دربار فیض عام ہے دربار بادشاہ

ہر پند ہے مفید مس قلب کیلئے
اکسیر بےنظیر ہے گفتار بادشاہ

شام و سحر ہو بلبل دل اس سے بہرہ ور
گلزار بےخزان ہے یہ گلزار بادشاہ

گلچین ہون کیون نہ سارے سخنور کہ حسن ہین
لاریب بےمثال ہین اشعار بادشاہ

سلطان نے یون کہا سر اعدا کو کاٹ کر
مرغوب طبع آج ہے گلزار بادشاہ

از جناب خطیب محمد عبدالرشید صاحب ساکن وانمباڑی (فرزند مصنف نسخۂ ہذا)

اپنی تصنیفات میرے والد مرحوم نے
یہ ہین جنکو زندگی مین اپنے شائع کر دیا

پہلی دیوان اور دوم یادگار بادشاہ
ذوق حاصل کر رہے ہین جن سے ارباب صفا

ایک جاپر جمع کرد ولفظ جو ہر اور خیال
جلوہ گر ہو نام انکی تیسری تصنیف کا

اور چوتھی وہ ہے جسکا نام ہے سفر حجاز
درج ہین حرمین کے حالات جس مین جابجا

پانچوین تصنیف انکی یہ کتاب لاجواب
طبع کرنے کا جسے بعد خیال انکو رہا

موت نے افسوس انکو اتنی مہلت بہی دی
تا کہ مقصد مین وہ پائین کامیابی کی ضیا

حضرت مغموم نے جو شاعر بیمثل ہین
طبع کی تحریک کی اسکے جو بالکل تہی بجا

انکی کوشش کو خدائے پاک کے افضال سے
مین نے اپنی سعی سے آخر مکمل کر دیا

ناظرین بالکرم سے ہے یہ میری التجا
پڑہ کے اسکو کیجئے مرحوم کے حق مین دعا

فکر سال طبع کی مجہکو ہوی جب ای رشید
دفتر گنج فصاحت۔ غیب سے آئی ندا

از جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب شرر آلندوری ایڈیٹر اخبار قومی ریپورٹ مدرس

حاجی الحرمین قادر بادشاہ صاحب خطیب
عندلیب خوشنوا تہے علم کے گلزار مین

قوم کے ناصح تہے مداح رسول اللہ بہی
تھی جگہ حاصل انہین احرار مین ابرار مین

سادگی تہی وضع مین شایستگی اخلاق مین
راستی رفتار مین حق گوئی تہی گفتار مین

انکی نظم و نثر سے زندہ ہے انکی یادگار
ملگیا ہوگا صلہ اللہ کی سرکار مین

باپ کے نقاش ہین بیشک خطیب عبد الرشید
لائے ہین پہر صورت یوسف کو وہ بازار مین

فکر کیون تاریخ کی ہے ای شرر کہدیجئے
بادشاہ حالی تہے اپنے حال مین ہنجار مین

از جناب مولانا عبد السبحان صاحب روشن آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ مدراس

از فضل کردگار شہنشاہ ذو الجلال
گلزار بادشاہ بصد زینت و جمال

طبع رسید و خامہ ز روشن باانبساط
گلزار بادشاہ سخنداں نوشت سال

اعلان

آج خوش فضل خدا سے ہے طبیعت میری
للہ الحمد ٹہکانے لگی محنت میری

دلدادگان سخن اور شایقین نعت رسول من کو مژدہ ہو کہ ایک مدت کے انتظار
کے بعد میرے والد بزرگوار حضرت خطیب الحاج قادر بادشاہ صاحب المتخلص بادشاہ مرحوم و مغفور
کا غیر مطبوعہ کلام المسمیٰ بہ گلزار بادشاہ چھپکر تیار ہے غالبا مصنف سے روشناس کرانیکی چندان
ضرورت نہین کیونکہ اونکا دلچسپ کلام مقبول خاص و عام ہونیکی سند حاصل کرچکا ہے اور اخبار بینون نے
بہی وقعت کی نظر سے دیکہا گیا ہے جنوبی ہند کے علاوہ شمالی ہند کے متعدد اخبارات و رسالجات
مین بہی اونکا کلام طبع ہو کر شہرت پذیر ہو چکا ہے اس سے پہلے اونکے دو دیوان طبع ہو کر
پیش ناظرین ہو چکے ہین یہ اونکا تیسرا دیوان اور آخری مجموعہ کلام ہے جسکے اہتمام مین مین نے سعی
بلیغ سے کام لیا کیونکہ یہ میرا فرض تہا اس سے پہلے کا کلام چونکہ والد ماجد کی حین حیات مین شائع ہوا تہا لہذا
اوس مین میری جد و جہد کو کچھ دخل نہ تہا [illegible] وصال [illegible] منتشر کلام کو فراہم کرنیکی [illegible] اس
[illegible] اونکے احباب کے اشتیاق اور اصرار کی کوئی حد نہ تہی بار بار تقاضا ہوتا تہا کہ کلام جلد شائع ہو کر
[illegible] باقی تھا اس شاہد رعنا کی جلوہ آرائی مین تاخیر رونما ہوئی مین نے ہر چند اسکے اہتمام
مین جد و جہد کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا اور حتی الامکان خوشنویسی و صحت کا لحاظ کیا گیا پہر بہی سہو و
نسیان کا نقصان [illegible] نہین ہو سکتا لہذا اگر کہین غلطی نظر آئے تو ناظرین [illegible] مصنف کا [illegible]
[illegible] شعر [illegible] جب وہ زمین [illegible] اشعار [illegible] تہے [illegible]